شادی بیاہ میں دینے کے لیے بہترین تحفہ

تحفۂ دلہن

شادیِ مبارک

مرتب

مفتی منیر احمد صاحب

استاذ الحدیث

جامعۃ معہد العلوم الاسلامیات (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تحفۂ دلہن

شادی مبارک

مرتب

مفتی منیر احمد صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں }

◀ کتاب کا نام : شادی مبارک
◀ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
◀ تاریخ طباعت : رجب المرجب 1443ھ / فروری 2022ء
◀ ناشر : ادارہ المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
◀ ای میل : admin@almuneer.pk
◀ ویب سائٹ : almuneer.pk
◀ فیس بک : AlMuneerOfficial
◀ یوٹیوب : AlMuneer

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ
متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تقریظ، تبصرے	
1	خلاصہ کتاب	14
	باب:1 ازدواجی رشتہ کے فوائد اور اس سے محرومی کے نقصانات	
2	فصل:1 ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے	16
3	ا(1) نکاح دنیا کا پہلا اور قدیم ترین رشتہ ہے	16
4	(2) نکاح رفاقت کے اعتبار سے طویل ترین رشتہ ہے	5
5	(3) نکاح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس میں بندہ کے لیے خیر و بھلائی ہے۔	16
6	(4) نکاح کی دعا مانگنا اللہ کے یہاں پسندیدہ عمل ہے	17
7	(5) نکاح آپ ﷺ اور تمام انبیاءؑ کی سنت ہے	18
8	(6) امت کا نکاح کرنا حضور اکرم ﷺ کے لیے قیامت کے دن باعث فخر ہے	18
9	(7) نکاح سے انسان کا آدھا دین محفوظ ہو جاتا ہے	18
10	(8) نکاح انسان کو جنسی آلودگی سے محفوظ رکھتا ہے	19
11	(9) نکاح انسان کے لیے سکون اور صحت کا ذریعہ ہے	19
12	(10) نکاح کے ذریعہ انسان کو ایک ہمدرد ساتھی ملتا ہے	20
13	(11) نکاح کے ذریعہ انسان کے تعلقات وسیع ہوتے ہیں	20
14	(12) نکاح نسل انسان کی حفاظت کا سبب ہے	20
15	(13) نکاح کے ذریعہ عورت اور اس کے بچوں کی تمام ضروریات باعزت طریقے سے پوری ہو جاتی ہیں	21
16	(14) نکاح معاشرے کو بے راہ روی سے محفوظ رکھتا ہے	22
17	(15) اللہ تعالیٰ نے نکاح کو بطور احسان ذکر کیا	22
18	فصل:2 ازدواجی رشتہ سے محرومی بڑی بڑی مشکلات کا سبب ہے	23
	باب:2 نکاح کیجیے اور نکاح میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کریں	
19	☐ بے نکاحی زندگی نہ گزاریں	31
20	● نکاح نہ کرنے کے غلط اعذار	32
21	☐ نکاح اور رخصتی میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کیجیے	33
22	● نکاح میں تاخیر کے اعذار	34
	باب:3 ازدواجی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں بے جا توقعات سے بچیں	
23	☐ بے جا توقعات	38
24	● بے جا توقعات کے نقصانات	41
25	☐ جائز اور صحیح توقعات	43

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
	باب:4 شریک حیات (لائف پارٹنر) کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں	
26	❑ جذباتی انتخاب	45
27	● جذباتی انتخاب اور اس کے نقصانات	46
28	❑ رواجی انتخاب	47
29	❑ جلد بازی کا انتخاب	48
30	❑ جبری انتخاب	49
31	❑ صحیح انتخاب	49
32	1. مسلمان ہونا	50
33	2. دینداری	50
34	3. مال	51
35	4. نسب وخاندان	51
36	5. پیشہ	51
37	● اچھا رشتہ ملنے کے غیبی اسباب	51
38	(1) نیک عمل بہت بڑی طاقت ہے	51
39	(2) برے اعمال بڑی مصیبتوں کا ذریعہ ہیں اس کو سمجھیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔	51
40	(3) نگاہوں اور شرمگاہ کی حفاظت کریں	52
41	(4) اوقات قبولیت میں گڑگڑا کر دعائیں کریں	52
42	(5) استغفار، صدقات وخیرات بھی کریں	52

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
	باب:5 گھر بچانے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں	
43	تمہید: شوہر کو راضی رکھیں اس کو سکون پہنچائیں	55
44	فصل 1: اطاعت کریں	60
45	❑ صرف بیوی ہی شوہر کی کیوں اطاعت کرے؟	60
46	❑ شوہر کو مطیع کرنے کا آسان طریقہ	69
47	❑ آخر بیوی شوہر کی کیا کیا بات مانے؟	72
48	(1) کبھی بھی شوہر سے ضد بحث نہ کریں	72
49	(2) جو کام کہا جائے اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں	74
50	(3) خاوند کی ضرورت پوری کرنے سے انکار نہ کریں	76
51	(4) شوہر کی اجازت کے بغیر کبھی گھر سے باہر نہ نکلیں	77
52	(5) جس کا گھر میں آنا شوہر کو پسند نہیں ان کو نہ آنے دیں	78
53	(6) شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت بھی نہ کریں	79
54	(7) شوہر کی اطاعت والدین کی اطاعت پر مقدم ہے	79
55	فصل:2 محبت کریں	80
56	❑ ازدواجی رشتے میں محبت کتنی ضروری ہے؟	80
57	(1) خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے شوہر سے محبت ضروری ہے	80
58	(2) شوہر سے محبت کرنا اللہ رسول کا حکم ہے	81
59	(3) اچھی عورتیں شوہر سے محبت کرتی ہیں	83
60	(4) شوہر سے محبت کرنا جنتی حوروں کی صفت ہے	83
61	❑ شوہر کے علاوہ کسی سے ناجائز محبت نہ کریں	83

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
62	(1) بیویوں کو حکم ہے کہ اجنبیوں کو نہ دیکھیں	83
63	(2) اجنبیوں کو نہ دیکھنا جنتی عورتوں کی صفت ہے	85
64	(3) اجنبیوں سے بلا ضرورت بات نہ کریں	85
65	❑ شوہر سے نفرت اور بغض نہ کریں	86
66	بغض کرنا منع ہے	86
67	❑ شوہر کی محبت اپنے دل میں کیسے پیدا کریں	86
68	(1) شوہر کی کمیوں کو نہیں، خوبیوں کو دیکھیں اور سوچیں	86
69	(2) اپنے شوہر کا موازنہ کسی اور سے نہ کریں	87
70	(3) کسی سے شوہر کی نہ برائی کریں نہ سنیں	90
71	(4) اوقات قبولیت میں یہ دعا کثرت سے مانگیں	90
72	(5) ایام بیض (13-14-15) کے روزے رکھیں	91
73	❑ شوہر کے دل میں اپنی محبت پیدا کریں	91
74	❑ شوہر کے دل میں اپنی محبت کیسے پیدا کریں	92
75	**• شوہر کے دل میں محبت پیدا کرنے والے 15 اعمال**	92
76	(1) محبت کرنے سے محبت ملتی ہے	92
77	(2) اللہ کا قرب حاصل کریں	92
78	(3) سلام کریں	93
79	(4) نرم گفتگو نرم لہجہ اختیار کریں	93
80	(5) ہدیہ، تحفہ دیتی رہیں	95
81	(6) شوہر کے مال سے بے رغبتی اختیار کریں	95
82	(7) مزاج شناسی موقع شناسی سے کام لیں	96
83	(8) ہمیشہ مسکراہٹ، خندہ پیشانی سے ملیں	98
84	(9) کثرت سے خوشبو کا استعمال کریں	99
85	(10) برے رویہ کا بدلہ اچھے رویے سے دیں	100
86	(11) شوہر پر اپنی جان مال وقت خرچ کریں	100
87	(12) اوقات قبولیت میں کثرت سے یہ دعا کریں	101
88	(13) خوش گفتاری، میٹھے بول میٹھا لہجہ اختیار کریں	101
89	(14) پر جوش استقبال کیا کریں	101
90	(15) شوہر کیلئے زیب وزینت اختیار کریں	103
91	**• شوہر کے دل میں نفرت پیدا کرنے والے 5 اعمال**	103
92	(1) اللہ سے دوری	103
93	(2) تندخوئی سخت دلی	108
94	(3) بخل، کنجوسی	108
95	(4) شوہر کے مال/ چیزوں کی حرص وہوس	109
96	(5) پراگندہ، میلی کچیلی رہنا، میلا کچیلا گھر اور چیزیں	109
97	❑ اظہار محبت ہو، اظہار نفرت واظہار بے زاری نہ ہو	110
98	(1) خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے شوہر سے اظہار محبت ضروری ہے۔	110
99	(2) شریعت میں بھی اظہار محبت کا حکم ہے	111
100	❑ اظہار محبت کیسے کرنا چاہیے	112
101	فصل 3: عزت، ادب واحترام کریں	120
102	❑ شوہر کے مقام ومرتبہ کالحاظ رکھیں	120

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
103	❑ عزت، ادب واحترام والا معاملہ کریں۔	120
104	(1) اچھے انداز میں مخاطب کریں	120
105	(2) پسند ناپسند میں شوہر کی باتوں، کاموں کو ترجیح دیں	122
106	(3) شوہر کو اس کی باتوں، کاموں کو اہمیت دیں	122
107	(4) دوسروں کے سامنے بھی شوہر کی عزت بڑھائیں	123
108	فصل 4: خدمت، اعانت اور تعاون کریں	124
109	❑ بیوی خدمت کیوں کرے؟	124
110	(1) شوہر بھی تو خدمت کرتا ہے	124
111	(2) خدمت پر دنیا آخرت میں بہت کچھ ملے گا۔	126
112	(3) عورت کیلئے بھی دگنا اجر ہے	129
113	(4) شوہر کی خدمت کرنے والی بہترین خزانہ ہے۔	129
114	❑ کیسے خدمت کریں۔	130
115	پہلی بات: خدمت کو بوجھ نہیں ناگواری سے نہیں، اپنا فرض عبادت ثواب کی نیت کریں	130
116	(1,2) کھانا پکانے والی کو تمام عبادتوں کا ثواب ملتا ہے	131
117	(3) جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔	132
118	(4) خدمت کرنے والے سارا اجر لے اڑے۔	132
119	(5) آپ اللہ تعالیٰ کی تمام عمر عبادت کرنے کا ثواب لینا چاہتے ہیں تو اپنے مسلمان بھائی کا کوئی کام کر دیجیے	135
120	دوسری بات: گھر کے کام اتباع سنت کی نیت سے کریں	135
121	(1) گھر کے کام کرنے والے کو اتباع سنت کی برکات حاصل ہو جاتی ہیں	135
122	(2) آپ ﷺ اس بات کو فضیلت سمجھتے تھے کہ آدمی اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دے	136
123	(3) گھر کی صفائی کرتے ہوئے یہ دھیان کہ اللہ صفائی کو پسند کرتے ہیں	136
124	تیسری بات: گھر کے مردوں کی خدمت راحت و آرام کے ذریعے ان کی کارکردگی کو فعال بنانے کی نیت کریں	136
125	❑ کس کس کی کیا خدمت کریں؟	138
126	(1) ہر ایک پر احسان کرنے کی عادت ڈالیں	138
127	(2) ہر جاندار پر احسان کرنے پر ثواب ہے	139
128	(3) گھر کا کوئی فرد بیمار ہو تو ذرا سی مدد پر مغفرت	139
129	(4) گھر کے افراد نیز مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	139
130	● دوسروں کے کام آنے کی شکلیں	140
131	(5) شوہر کی ضرورتوں کا احساس اور خیال رکھیں قبل از وقت اہتمام کریں	141
132	1) بروقت کھانے پینے کا خیال رکھیں،	141
133	2) تمام جسمانی ضروریات کا خیال کریں	142
134	3) ذہنی سکون اور شوہر کے مزاج کا خصوصی خیال کرنا	143
135	4) دینی کاموں میں شوہر کی موافقت کرے	143
136	فصل 5: قناعت کریں، شکر کریں	147
137	❑ قناعت اور شکر گزاری کیوں ضروری ہے۔	147

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
138	(1) قناعت اور شکر گزاری کا عورتوں کو خاص طور سے حکم ہے	147
139	(2) ایسی خوبی والیوں سے نکاح کی ترغیب دی گئی ہے	148
140	(3) قناعت اور شکر گزاری سے محبتیں ملتی ہیں	148
141	(4) ناشکری اللہ کی نظر رحمت سے محروم کر دیتی ہے	148
142	(5) ناشکری کی سزا جہنم ہے	148
143	(6) ناشکری ناقدری طلاق کا ایک بڑا سبب ہے	149
144	❑ **ناشکری کے بنیادی اسباب کیا ہیں**	153
145	(1) دینی تعلیم اور تربیت کا فقدان	153
146	(2) ڈراموں فلموں وغیرہ کو دیکھنا	154
147	(3) بازار وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا	154
148	(4) اپنے سے اوپر درجے کے لوگوں سے موازنہ کرنا	155
149	(5) اپنے اخراجات میں بہت زیادہ وسعت کرنا	156
150	❑ **قناعت، شکرگزاری کیلئے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں**	157
151	❑ **اپنی ضروریات، خواہشات کا مطالبہ کیسے کیا جائے؟**	160
152	● شوہر سے ضروریات کا مطالبہ کرنے کے غلط طریقے	160
153	● شوہر سے ضروریات کا مطالبہ کرنے کے صحیح طریقے	161
154	**فصل 6: خیانت نہ کریں**	164
155	❑ **شوہر کی جان مال عزت آبرو میں خیانت نہ کریں**	164
156	● اللہ تعالی نے نیک عورتوں کی صفت بیان کی ہیں	164
157	❑ **خیانت کی شکلیں**	164
158	(1) شوہر کے پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرنا	164
159	(2) شوہر کے راز کو ظاہر کرنا	165

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
160	(3) شوہر کے مال واسباب، چیزوں کو ضائع کرنا	166
161	(4) اپنی عزت آبرو کی حفاظت نہ کرنا۔	167
162	● عزت آبرو کی حفاظت 3 بنیادی باتیں	168
163	(1) جن سے ملنا، شوہر کو ناپسند ہے ان سے نہ ملیں	168
164	(2) کسی نامحرم کیلئے زیب وزینت اختیار نہ کرے۔	170
165	(3) بے حیائی کی باتوں، کاموں کے قریب بھی نہ بھٹکے	170
166	**فصل 7: تحمل بردباری اختیار کریں**	171
	باب 6: سسرال کے مسائل کیسے حل کریں	
167	**پہلی بات:** تعلقات بنانے اور نبھانے کے لیے **8** بنیادی باتوں کا اہتمام کریں	173
168	(1) سب کا بھلا چاہنا	173
169	(2) جو اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا	173
170	(3) سب کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کی بنیاد پر معاملہ کرنا	173
171	(4) سب کے ساتھ احسان کی بنیاد پر معاملہ کرنا	174
172	(5) سب کو قابل اہمیت اور قابل عزت سمجھنا	174
173	(6) معادی سوچ ہو مفادی نہ ہو	175
174	(7) حقوق میں تواضع وایثار والا معاملہ اختیار کریں	176
175	(8) محبت نفرت، لینا دینا سب اللہ کے لیے ہونا	177
176	**دوسری بات:** ساس، سسر، نند وغیرہ کے مزاج ونفسیات کو سمجھنے کی کوشش کریں	177
177	**تیسری بات: 10** معمولی غلطیاں جو ساس کو آپ کا دشمن بنا دیتی ہیں، ان سے بچنے کا اہتمام کریں	178

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
178	**چوتھی بات:** جو **7** کام شوہر کے ساتھ کرنے کے ہیں وہ ساس وسسر کے ساتھ بھی کریں	180
179	**پانچویں بات: 17** تجربہ اور گر کی باتیں ان سے فائدہ اٹھائیں	181
180	**چھٹی بات:** اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے بہت زیادہ بچنے کی کوشش کریں	187
181	**ساتویں بات:** اپنے سب دکھڑے اللہ کو سنانا سیکھیں	188
182	(1)استخارہ: ہر چھوٹے بڑے کام میں	188
183	(2)استعانت (اللہ سے مدد لینا)	189
184	(3)استعاذہ (پناہ لینا)	197
185	(4)تدبیر کے ساتھ توکل	197
186	(5)پسندیدہ نتیجہ پر شکر ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلے پر رضامندی	198
187	حوالہ جات	199
	خوشگوار ازدواجی زندگی کی سنتیں (بیوی کے لیے)	206

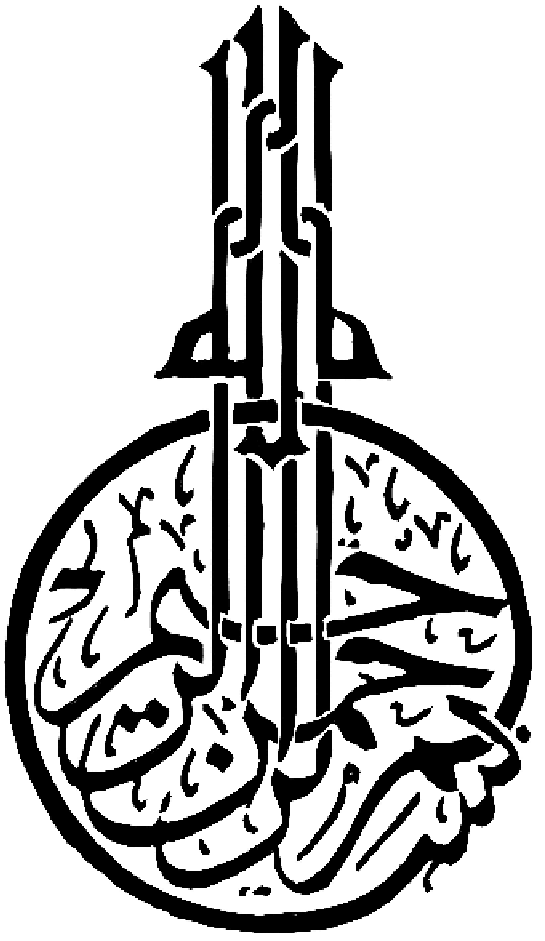

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی۔٧٤٨٠٠۔ پاکستان

Ref. No. ______ Date. ١٤٤٣/٥/٢٧ھ

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ
وأصحابہ أجمعین۔
أمابعد

''شادی مبارک'' شادی واقعتاً برکتوں والی چیز ہے، مگر ہمارے معاشرے کے غلط رسوم ورواج اور غیر معتدل رویے اس برکت اور رحمت کے رشتے کو بے برکت اور باعثِ زحمت بنادیتے ہیں، ہمارے معاشرے میں رشتوں میں قسما قسم کی رکاوٹیں کھڑی ہیں، رشتے ہوجانے کے بعد رشتے یا تو نبھتے نہیں یا پھر یہ مودّت ورحمت کے رشتے زوجین اور دونوں خاندانوں کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں، ایسے مواقع پر اگر علماء کرام سے رجوع کیا جائے تو امید ہے کہ ہمارے میٹھے رشتے پھیکے بننے سے بچ جائیں گے۔

اسلامی معاشرتے میں ازدواجی زندگی سے متعلق نبوی تعلیمات کا اگر مطالعہ کیا جائے اوران سے راہ نمائی لی جائے تو شادی اپنے حقیقی شرعی مفہوم کے ساتھ سکون، اطمینان، راحت، محبت اور مودّت کا مظہر بن سکتی ہے۔

اسی دینی ومعاشرتی ضرورت کے پیش نظر ہمارے قابل داد شاگرد مولانا منیر احمد سلمہ نے ''شادی مبارک'' کے نام سے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے، جو ہر گھر میں تعلیم کے لائق ہے، نیز خاندانوں کی مصالحتی جماعتوں اور خاندانی معاملات کے تصفیہ سے متعلق اہلِ علم اور اربابِ صلح کے لیے راہ نمائی کا بہتر سامان ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف عزیز کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے، انہیں اس طرح کے نادر انداز میں معاشرے کے ضروری مسائل کی تفہیم، تسہیل اور ترتیب کی مزید توفیق بخشے۔آمین۔

وماذالک علی اللہ بعزیز

والسلام

عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

P.O Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phoe: (0092-21) - 34913570 - 34121152 - 34123366 - 34918314
Fax: (0092-21) - 34919531 Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

تبصرہ ماہنامہ بینات

(جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی)

مفتی منیر احمد صاحب جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ کے استاذ الحدیث اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اور کتبِ کثیر کے مؤلف ہیں۔ مفتی صاحب کا خاص ذوق ہے کہ معاشرہ کے سلگتے ہوئے مسائل کا ایسا مدلل، مختصر مگر پر اثر حل پیش کرتے ہیں کہ قارئین کے لیے عمل کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔ شادی بیاہ اور گھریلو رہن سہن کے معاملات خصوصا ساس بہو کے جھگڑے کیوں ہوتے ہیں؟ میاں بیوی میں عدم برداشت یا گھر کیوں ٹوٹتے ہیں؟ ان تمام معاملات کا مکمل جائزہ لینے کے بعد مفید باتوں کو جمع کر کے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

اس کتاب میں میاں بیوی کے حقوق، شوہر اور بیوی کی ذمہ داریاں، ازدواجی زندگی کو شاندار بنانے کے نبوی نسخے، رنجشیں، لڑائی جھگڑے، جدائی کرانے والی بری باتیں، جھگڑوں کے بنیادی اسباب، ان تنازعات کے حل کے راہنما اصول، جوائنٹ فیملی سسٹم کے حقوق و ہدایات، مشکلات اور ان کا حل، مشترکہ خاندان کتنا فائدہ مند اور کتنا مضر؟ سسرال کے مسائل کیسے حل کریں؟ شوہر اور سسرال سے نباہ کرنے کی سات اہم باتیں، دس معمولی غلطیاں جو ساس کو بہو کا دشمن بنادیتی ہیں۔ یہ تمام اہم باتیں اس کتاب کا حصہ ہیں۔ راقم الحروف سمجھتا ہے کہ اس کتاب کا ہر بہو، بیٹی، ساس اور نند کے لیے پڑھنا ازحد ضروری ہے۔

جمادی الاخریٰ 1442ھ فروری 2021ء

تبصرہ القاسم

(جامعہ ابوہریرۃؓ، خالق آباد، نوشہرہ)

حضرت مولانا مفتی منیر احمد صاحب کو خالقِ کائنات نے پرسوز دل اور معاشرے کی دُکھتی رگوں پر ہاتھ رکھنے اور پرکھنے اور معاشرے کے ناسور کا کامیاب علاج کرنے اور فاسدوں کا قلع قمع کرنے کی خوب توفیق اور خاص مہارت سے نوازا ہے۔ آپ اپنے قلم اور زبان کے ذریعے ان عوامی اور معاشرتی مسائل کو بڑی تندہی، جانفشانی اور جہد مسلسل کے ساتھ حل کرنے اور معاشرہ سے دور کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ قبل اس کے ماہنامہ القاسم کے صفحات پر آپ ان کی متعدد کتابوں پر تبصرہ کے چند سطور پڑھ چکے ہیں۔ اب کے بار ان کی ایک اور نئی علمی اور اصلاحی کاوش کا مختصر تعارف نذرِ قارئین ہے:
زیرِ نظر کتاب میں حضرت مفتی منیر احمد صاحب نے شادی سے متعلق تمام مسائل اور ذمہ داریوں کا بڑی خوبصورتی سے آسان انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ان کا عمدہ حل بھی پیش کیا ہے۔ مثلاً: زوجین کے حقوق سے متعلق نبوی تعلیمات، ذمہ داریاں اور حدود، ازدواجی زندگی کو پرسکون بنانے کے لیے نبوی ہدایات، رنجشیں، لڑائی جھگڑے اور جدائی پیدا کرنے والی بری عادتیں اور رویئے، ان جھگڑوں اور رنجشوں کے بنیادی اسباب، خاندانی اختلافات، تنازعات کے حل کے لیے رہنما اصول اور طریقہ کار، جوائنٹ فیملی سسٹم کے حقوق و ہدایات، اس میں درپیش مشکلات اور ان کا حل۔ سسرال کی جانب سے مسائل اور ان کا حل، شوہر اور سسرال سے نبھانے کی اہم بیادی باتیں، ساس کے دل میں بہو کے لیے دشمنی پیدا کرنے والی غلطیاں اور ان کو سدھارنے کے اُصول وقواعد جیسے اہم نکات وموضوعات پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ میاں اور بیوی کے رشتہ میں خلوص، سکون اور چاہت پیدا کرنے اور زوجین کو سکون سے زندگی بسر کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ زیادہ مفید رہے گا۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو جوز وجیت کے رشتہ میں جوڑنے والے ہوں، ان کو اس کتاب کے مطالعہ کی ضرور تاکید کریں۔

(ماہنامہ القاسم جمادی الثانی 1442ھ فروری 2021ء)

شادی مبارک

❑ اللہ تعالیٰ زوجین کو بہت بہت برکتوں سے نوازے:

نبی کریم ﷺ جب کسی کو اس کی شادی کی مبارک باد دیتے تو فرماتے:

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔(ابو داود:2130)

اللہ تمہیں برکت دے، تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

❑ اللہ تعالیٰ زوجین کو ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔(الفرقان: 74)

اللہ تمہیں برکت دے، تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

❑ اللہ تعالیٰ زوجین میں محبت قائم ودائم رکھے:

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔

(ابو داود:969)

اے اللہ ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما! اور ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح کردے اور سلامتی کے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرما!

اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی ازدواجی زندگی میں رنجشیں، دوریاں، کدورتیں، لڑائی جھگڑے، طلاق، خلع جدائی کی نوبت کبھی نہ آئے تو تجربہ کار خواتین کے تجربوں سے فائدہ اٹھائیں اور بتائی گئیں ہدایات پر خوب خوب عمل کرنے کی کوشش کریں۔

خلاصہ کتاب

باب 1: ازدواجی رشتہ کے فوائد اور اس سے محرومی کے نقصانات
باب 2: نکاح کیجیے اور نکاح میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کریں
باب 3: ازدواجی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں، بے جا توقعات سے بچیں
باب 4: شریک حیات (لائف پارٹنر) کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں
باب 5: گھر بچانے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں
باب 6: سسرال کے مسائل کیسے حل کریں

باب 1:

ازدواجی رشتہ کے فوائد اور اس کے محرومی کے نقصانات

فصل 1: ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے

فصل 2: ازدواجی رشتہ سے محرومی بڑی بڑی مشکلات کا سبب ہے

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل: 1

ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے

ازدواجی رشتہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے بلکہ یہ ایک نعمت دینی ودنیاوی، فردی واجتماعی بہت ساری نعمتوں کا سبب اور ذریعہ ہے۔(1)

(1) نکاح دنیا کا سب سے قدیم ترین رشتہ ہے، جنت میں حضرت آدم وحوا علیہا السلام تھے کوئی اور رشتہ نہیں تھا باقی رشتے بعد میں بنے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَيَآدَمُ اسكُن أَنتَ وَزَوجُكَ الجَنَّةَ فَكُلَا مِن حَيثُ شِئتُمَا۔(الاعراف:19)

اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، اور جہاں سے جو چیز چاہو کھاؤ۔

(2) نکاح رفاقت کے اعتبار سے سب سے طویل ترین رشتہ ہے، جنت میں ماں، باپ، اولا دنہیں میاں بیوی ساتھ ہوں گے۔

ادخُلُوا الجَنَّةَ أَنتُم وَأَزوَاجُكُم تُحبَرُونَ۔(زخرف:70)

تم بھی اور تمہاری بیویاں بھی، خوشی سے چمکتے چہروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔

(3) نکاح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور تاکیدی حکم ہے، اور اللہ رسول کے ہر حکم میں بندہ کے لیے خیر و بھلائی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا استَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحيِيكُم۔(انفال:24)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب رسول تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِنَ النِّسَاءِ مَثنىٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔(نساء:3)

دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔(نور:32)

تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اسوقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کرو، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، ان کا بھی۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ۔(2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بغیر نکاح کے) الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

تین حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے سے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (3)

(4) نکاح کی دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ عمل ہے.

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف بیان کی جو اللہ تعالیٰ سے نکاح کی درخواست کرتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔

(فرقان:74)

اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ: ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔

(5) نکاح امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی .(4)

نکاح میری سنت ہے، سو جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

امام سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے فرمایا شادی کرلو کیونکہ اس امت کے بہترین شخص (یعنی محمد ﷺ) کی بہت سی بیویاں تھیں۔(5)

قرآن کریم میں ہے:

وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّن قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ أَزۡوَاجًا وَذُرِّيَّةً۔ (الرعد:38)

ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔

حدیث میں آتا ہے:

أربعٌ مِن سُنَنِ المُرسَلين: الحياء والتَّعطُّرُ والسِّواك والنِّكاح (6)

چار باتیں انبیاء و رسل کی سنت میں سے ہیں: حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

(6) امت کا نکاح کرنا حضور اکرم ﷺ کے لیے قیامت کے دن باعث فخر ہے

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَتَزَوَّجُوا، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔(7)

نکاح کرو، اس لیے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے میں عورت سے شادی کرتا ہوں اور مجھ کو اس کی کوئی حاجت نہیں ہوتی ہے اور اس سے ازدواجی تعلق قائم کرتا ہوں جبکہ مجھے اس کی شہوت نہیں ہوتی ہے۔ ان سے پوچھا گیا، اے امیر المؤمنین! آپ کو اس پر کیا چیز آمادہ کرتی فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھ سے ایسی اولاد ظہور میں لائے جس سے نبی کریم ﷺ قیامت کے دن نبیوں پر کثرت میں فخر فرمائیں گے۔(8)

(7) نکاح سے انسان کا آدھا دین محفوظ ہوجاتا ہے

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْإِيمَانِ، فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي۔(9)

جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرے۔

(8) نکاح انسان کو جنسی آلودگی اور شیطانی خیالات سے محفوظ رکھتا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعشَرَ الشَّبَابِ مَنِ استَطَاعَ البَائَةَ فَليَتَزَوَّج فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ وَأَحصَنُ لِلفَرجِ وَمَن لَم يَستَطِع فَعَلَيهِ بِالصَّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاء۔ (10)

نوجوانوں کی جماعت! تمہیں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت ہوا سے نکاح کرلینا چاہیے! کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا، اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہوا سے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا أَحَدُكُم أَعجَبَتهُ المَرأَةُ فَوَقَعَت فِي قَلبِهِ فَليَعمِد إِلَى امرَأَتِهِ فَليُوَاقِعهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفسِهِ۔ (11)

کسی آدمی کو کوئی عورت خوبصورت لگے اور اس کے دل میں اس کی محبت آئے تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے اور اسے صحبت کرنی چاہیے، ایسا کرنے سے آدمی کے دل سے اس عورت کا خیال جاتا رہے گا۔

(9) نکاح انسان کے لیے جسمانی، ذہنی، قلبی سکون اور صحت کا ذریعہ ہے

قرآن کریم میں ہے:

وَمِن آيَاتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا لِتَسكُنُوا إِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً۔

(الروم:21)

اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی۔

جنسی ہیجان انسان کی اخلاقی زندگی کا ایک ہلاکت خیز مرحلہ ہوتا ہے جو اپنی تسکین کی خاطر انسانی حدود وقیود اور مذہبی اخلاقی پابندیوں کو توڑ ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور انسان کو حیوانیت کی انتہائی نچلی سطح تک گرادیتا ہے۔ مگر جب اس کو جائز ذرائع سے سکون مل جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے وہ رطوبتیں اور فاسد مادے بدن سے خارج (Ejaculate) ہوجاتے ہیں تو انسانی بدن اعتدال پر آجاتا ہے۔ (12)

(10) نکاح کے ذریعہ انسان کوتازندگی ایک ہمدرد محبت کرنے والا ساتھی ملتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً

(روم: 21)

اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ۔(13)

ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (باکمال اور) کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(11) نکاح کے ذریعہ انسان کے تعلقات وسیع ہوتے ہیں، خاندان بنتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا۔(الفرقان:54)

اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کو نسبی اور سسرالی رشتے عطا کیے۔

الغرض نکاح کے ذریعہ انسان کو سسرالی رشتہ داروں کی شکل میں خوشی غمی کے ساتھی ملتے ہیں اور یہ رشتہ داریاں اور تعلقات اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں جو خوشگوار زندگی کے لیے لازمی ہیں، اکیلا آدمی اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔**(14)**

(12) نکاح نسل انسان کی حفاظت کا سبب ہے۔

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے میرے بعد میرا نام باقی رہے میرا کام باقی رہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ جب انسان کی نسل کا سلسلہ چلتا رہے، اور یہ موقوف ہے نکاح پر۔

قرآن کریم میں ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً۔(نساء:1)

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور سی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

● اولاد اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور یہ بھی موقوف ہے نکاح پر۔

قرآن کریم میں ہے:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِن أَزوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً ۔(نحل:72)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

(13) نکاح کے ذریعہ عورت اور اس کے بچوں کی تمام ضروریات اخراجات باعزت طریقے سے پورے ہوجاتے ہیں۔

شریعت نے بیوی کے اخراجات اور ضروریات کا پورا کرنا شوہر کے ذمہ واجب کیا ہے، شوہر خواہ مالدار ہو یا غریب، بالغ ہو یا نابالغ ہو، موجود ہو یا غائب ہو، صحیح ہو یا معذور ہو۔ اور عورت چاہے مالدار ہو یا غریب ہو، صحت مند ہو یا بیمار ہو، نکاح میں ہو یا عدت میں ہو ہر حال میں لازم ہے۔ بعض صورتوں میں تو عورت کے معاف کرنے سے بھی معاف نہیں ہوتا۔(15)

● قرآن کریم میں ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔(بقرۃ:233)

اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ معروف طریقے پر ان ماؤں کے کھانے اور لباس کا خرچ اٹھائے۔

● ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِن وُجْدِكُم ۔(طلاق:6)

ان عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق اسی جگہ رہائش مہیا کرو جہاں تم رہتے ہو۔

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں سے متعلق یہ ارشاد فرمایا:

معروف طریقے پر ان کے کھانے اور لباس کا خرچہ تمہارے ذمے ہیں۔(16)

● ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۔

(النساء:34)

مرد عورتوں کے نگران ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔

● ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیویوں کا تمہارے اوپر حق ہے کہ تم کپڑے اور کھانے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔(17)

بیوی کے اخراجات اور ضروریات کا پورا کرنا شوہر کے ذمے لازم ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔(18)

(14) نکاح پورے معاشرے کو بے راہ روی فتنہ وفساد سے محفوظ رکھتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة فى الأرض وفساد عريض۔ (19)

جب ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس (اپنی بیٹی) کا نکاح کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ وفساد برپا ہوجائے گا۔

(15) اللہ تعالیٰ نے نکاح کی نعمت کو بطور احسان ذکر کیا۔

- نکاح اتنی بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بطورِ احسان ذکر کیا کہ ہم نے تمکو یہ نعمت عطا کی۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً (الروم: 21)

اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً۔ (نحل: 72)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (نساء: 1)

اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

فصل 2:

ازدواجی رشتے سے محرومی بڑی بڑی مشکلات کا سبب ہے۔

جو عورتیں غیر شادی شدہ زندگی بسر کرتی ہیں یا سسرال سے ناراض ہو کر گھر آجاتی ہیں یا جنہیں طلاق ہو جاتی ہے انہیں زندگی میں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس حوالے سے تعلیم یافتہ تجربہ کار گھریلو خواتین سے جب سوال کیے گئے تو ان کی طرف سے یہ جوابات آئے۔

(1) وہ ایک مضبوط سہارے سائبان اور محافظ سے محروم رہتی ہیں اور مرد کا سہارا نہ ہونے کی وجہ سے انہیں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، معاشرے میں زندگی گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(2) دوسرا نکاح اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے، اول تو رشتے نہیں آتے اور اگر آئیں تو طرح طرح کے سوالات کیے جاتے ہیں، عجیب عجیب خدشات کا اظہار ہوتا ہے کسی طرح مطمئن نہیں ہوتے۔

(3) ان کے اندر احساس کمتری محرومی غصہ چڑچڑاپن، ذہنی اعصابی جسمانی طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

(4) گھر کے کاموں کے ساتھ اب باہر کے کام بھی انہیں خود انجام دینے پڑتے ہیں، علاج معالجہ کے لیے نکلنا، سودا سلف لانا، بلوں کی ادائیگی کے لیے لمبی قطاروں میں لگنا یہ سب خود ہی کو کرنا پڑتا ہے۔ یا کسی اور کی منت خوشامد کرنی پڑتی ہے، احسان لینا پڑتا ہے۔

بعض اوقات تو اگر ماں باپ، بہن بھائیوں کا سہارا نہ ہو تو کمانے کے لیے بھی باہر نکلنا پڑتا ہے اور عورت کے لیے کمانے کے لیے بھی باہر نکلنا خود بہت ساری مشکلات اور مسائل کا سبب بن جاتا ہے۔

(5) اخراجات کا ایک بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے ایک ایک چیز کی محتاجی ہوتی ہے۔

(6) ایسی عورتوں کے لیے باعزت رہائش ایک بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے، وہ دربدر ہو جاتی ہیں۔ اول تو کوئی رشتہ دار رکھنے پر آمادہ نہیں ہوتا، والدین، بہن، بھائی بھی اسے بڑی مشکل سے قبول کرتے ہیں۔ اگر رکھ لیں تو بھی پہلے جیسا مقام نہیں ملتا، بوجھ سمجھا جاتا ہے، ہمیشہ دوسروں کے رحم و کرم اور ان کے احسان تلے دبی رہتی ہے، کچھ نہیں تو وہ خود اپنے آپ کو دوسروں پر بوجھ سمجھنے لگتی ہے، آزادی عزت کے ساتھ رہنا نصیب نہیں ہوتا چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔

(7) ایسی خواتین کو معاشرہ میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، اس کی کسی بات کو اہمیت نہیں دی جاتی، لوگ اِنہیں قابل رحم اور قابل ترس سمجھتے ہیں۔

اور اگر مطلقہ ہو یا بیوہ ہو جائے تو لوگ اسے منحوس سمجھتے ہیں، شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے موقع پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ دلہن پر اس کا سایہ نہ پڑے۔

اٹھتے بیٹھتے طعنے ملتے ہیں، اختلاف ہو جائے تو اسی کو قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے، کوئی بات ہو تو اسے پچھلی زندگی سے جوڑا جاتا ہے کہ شوہر کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتی ہوگی اگر اچھی ہوتی تو اس کے ساتھ ایسا نہ ہوتا۔

● اگر ایک الگ گھر میں رہے، عزت کے حوالے سے بہت محتاط زندگی گزارنی پڑتی ہے، لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں کون آ رہا ہے کون جا رہا ہے، بات بات پر شک کیا جاتا ہے، بدفطرت لوگ (پڑوسی، ڈرائیور، پلمبر، الیکٹریشن وغیرہ جنہیں ضرورت کے بلوایا جاتا ہے) بہت تنگ کرتے ہیں۔

(8) موجودہ ماحول میں ایسی خواتین کے لیے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا بہت بڑا امتحان بن جاتا ہے، فتنے میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت مولانا رحمت اللہ سبحانیؒ لکھتے ہیں کہ عظیم آباد میں ایک عورت بہت چھوٹی عمر مین بیوہ ہوگئی۔ اس نے ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر وقت عبادت کرنا اپنا معمول بنالیا۔ گویا حقیقی معنوں میں صائمۃ النہار اور قائمۃ اللیل (دن کو روزہ رکھنے والی، رات کو عبادت کرنے والی) بن گئی۔ روزہ افطار کرتے وقت سوکھی روٹی یا گیہوں کی بھوسی کھانا اختیار کیا اور شب و روز تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتی۔ اسی حالت میں وہ بوڑھی ہوگئی۔ سینکڑوں عورتیں اس کی نیکی دیکھ کر اس کی معتقد ہوگئیں۔ مرتے وقت اس نے سب عورتوں کا بلا کر پوچھا کہ میں نے کیسی زندگی گزاری؟

سب نے کہا: آپ نے کبھی کسی مرد کا منہ تک نہ دیکھا، ساری عمر روزہ رکھا، سوکھی روٹی کھائی یا ستو پی کر گزارہ کیا اور شب و روز مصروف تلاوت و مشغول عبادت رہیں۔ وہ بولی: اب میرے دل کا حال سنو کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کان میں چوکی دار کی آواز آتی تو دل چاہتا کہ کسی طرح اس کے پاس چلی جاوں، لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچی رہی۔ اب میرا آخری وقت ہے، میں تم سب کو نصیحت کرتی ہوں کہ کبھی جوان بیوہ عورت کو بے نکاح نہ رکھنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کیسی ہی نیک بخت اور پرہیزگار ہو اور کیسا ہی روکھا سوکھا کھانا کھائے، لیکن انسانی تقاضے کی وجہ سے مرد کی خواہش اس کے دل میں ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح مرد کو بھی عورت کی حاجت و ضرورت ہوتی ہے حتی کہ جانور چرند و پرند بھی اس سے محفوظ نہیں۔ **(20)**

گھاس پھوس جو کھاوت ہیں ان کو ستائے کام
سیر ان جو کھاوت ہیں ان کی راکھے رام

● بعض اوقات تین طلاقیں واقع ہوجانے کی صورت میں جب بیوی شوہر پر بالکل حرام ہوجاتی ہے اور شرعی حلالہ کے بغیر انکا آپس میں رہنا ناجائز اور حرام ہوتا ہے، معاشرے اور خاندان والوں کے خوف اور شرمندگی سے بچنے کے لیے جمہور امت کے اس متفقہ فتویٰ چھوڑ کر اِدھر اُدھر سے غلط سلط مسئلہ معلوم کر کے پوری زندگی شوہر، بیوی ناجائز طریقہ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

(9) اگر مطلقہ یا بیوہ خواتین کی اولاد بھی ہو تو مسائل اور بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی ضروریات، تعلیمی اخراجات، خوشیوں، تہواروں میں ان کی جائز خواہشات تک کا پورا کرنا مشکل ہوجاتا ہے، اگر دوسرے بہن، بھائی معاشی طور پر مضبوط ہوں اور ان کے بچے اچھے کھاتے پیتے پہنتے اوڑھتے ہوں تو بچے ان جیسا کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی ضد کر کے اور تنگ کرتے ہیں۔

● اچھی تعلیم تربیت میں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بچے ضدی، کنٹرول سے باہر ہوجاتے ہیں۔

● بچے باپ کی شفقت سے محروم ہوجاتے ہیں، ان کو اہمیت نہیں دی جاتی، احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں، دوسرے بچوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو کمتر اور حقیر سمجھنے لگتے ہیں، بسا اوقات دوسروں کے رویئے بھی انہیں دکھی کر دیتے ہیں۔

● آگے چل کر بچوں کی شادی میں مشکلات پیش آتی ہیں، لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔

● یہی وجہ ہے کہ قرآن ایک عورت کو یہی مشورہ دیتا ہے ہر ممکن کوشش کر کے اپنا گھر بچاؤ، شوہر سے صلح کرلو اسی میں خیر ہے، حق سے دستبردار ہو کر بھی اگر صلح کی صورت نکلتی ہو تو ایسا کرلو گھر بچالو۔

وان امراۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير (21)

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بیزاری کا اندیشہ ہو تو ان میاں بیوی کیلئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ آپس کے اتفاق سے کسی قسم کی صلح کرلیں۔ اور صلح کرلینا بہتر ہے۔

● ایک خاتون نے جن کے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا انہوں نے اپنے حالات کچھ اس طرح بتائے؛

جس گھر میں، میں نے شوہر کی رفاقت میں دس سال گزارے تھے۔ پورے دس سال۔ اسی گھر میں میرے دو بچے پیدا ہوئے تھے مگر مجھے شوہر کے بعد اب ہر چیز سے ڈر لگتا۔ ہلکی سی آہٹ سے بھی میں کانپ جاتی۔ سوتے سوتے جاگ جاتی، پسینے سے شرابور ہوجاتی۔ راتوں کو اٹھ کر صحن کے چکر کاٹتی۔ کنڈی اور دروازے چیک کرتی رہتی۔ ایک عجب بے کلی سی تھی۔ کسی پل چین نہیں آتا تھا۔ بچے بھی مجھے دیکھ کر پریشان ہوجاتے۔ بچے اپنے بے حد پیار کرنے والے باپ کو بہت یاد کرتے۔ بیٹا تو کچھ سمجھدار تھا بیٹی بہت چھوٹی تھی اور بہت روتی تھی۔ گھنٹوں دروازے کے پاس کھڑی رہتی اور اپنے باپ کو آوازیں دیتی رہتی۔ زیادہ بڑا تو بیٹا بھی نہیں تھا مگر وقت نے شاید اسے بڑا کر دیا تھا۔

اس دن بھی بچوں کو اسکول بھیج کر میں چائے کا کپ ہاتھ میں لے کر ٹیرس پر آ بیٹھی تھی کہ میں نے سامنے سے اپنے ہمسائے کو آتے دیکھا۔ پھر مجھے دروازے کی گھنٹی کی آواز آئی۔ وہ صاحب گھنٹی بجا رہے ہیں، مگر کیوں۔۔۔۔۔ وہ ہمارے گھر کیوں

آئے ہیں۔ وہ بھی اس وقت؟ یہ صاحب شوہر کی موجودگی میں اکثر آیا کرتے تھے مگر ویسے کبھی نہیں آئے تھے۔ میں سوچتی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی۔ میں نے خاموشی سے جا کر دروازہ کھول دیا اور ادب سے سلام کیا۔ خیریت جی کیسے آنا ہوا؟ میں نے دروازے پر کھڑے کھڑے ہی دریافت کیا۔ وہ کیا بات ہے۔ آج کل بڑا بیٹھنا ہو رہا ہے آپ کا ٹیرس پر۔ وہ قہقہہ لگا کر بولے۔

ٹیرس پر۔۔۔۔۔۔ جی یہ تو میرا پرانا معمول ہے مگر آپ۔۔۔۔ آپ کیوں آئے ہیں اس وقت؟ میں پریشان ہو کر بولی۔

بس جی۔۔۔۔ ایسے ہی چلا آیا۔ اندر نہیں بلائیں گی۔ انھوں نے دانت نکال کر کہا۔

جی نہیں۔۔۔ اندر نہیں بلاوں گی۔ بہت معذرت، خیر کبھی کچھ کام ہو تو ہم حاضر ہیں جناب۔

انھوں نے پھر دل کھول کر قہقہہ لگایا۔ مجھے ایسا لگا جیسے کائنات کی ہر شے مجھ پر ہنس رہی ہو۔ میں نے دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔ بھاگ کر اپنے کمرے کی طرف گئی اور بستر پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ کیا شوہر نہ رہے تو دنیا والوں کے کردار اور رویے بھی بدل جاتے ہیں۔ شوہر کی موجودگی میں کبھی نگاہ اٹھا کر بھی مجھے نہیں دیکھتے تھے۔ میں کئی گھنٹے تک بستر پر پڑی روتی رہی۔

گھڑی کی سوئیوں نے ایک بجایا تو میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ بچوں کے اسکول سے آنے کا وقت ہونے والا تھا۔ گھر کی صفائی ہوئی تھی نہ ہی کچھ پکایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے میرا دل ہی مر گیا ہو۔ پھر مجھے شوہر کا یہ جملہ یاد آیا: میرے بعد میرے بچوں کا ضرور خیال رکھنا۔

نہیں مجھے بچوں کو دکھی نہیں کرنا چاہئے، مجھے ہمت کرنی چاہئے۔ مجھے اداس دیکھ کر وہ بھی اداس ہو جائیں گے۔ یہ سوچ کر میں باورچی خانے تک گئی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف میری چھوٹی بہن تھی۔ کہاں ہم دونوں بہنیں ہر دم ہر پل ساتھ ہوتی تھیں اور کہاں اب اتنے فاصلے جو پاٹے بھی نہ جاسکیں۔ میں نے حسرت سے سوچا۔

کیسی ہو بہن میں نے پوچھا۔

آپ کیسی ہو آپی کاش میں آپ کے قریب ہوتی مگر کیا کر سکتے ہیں۔ انسان بڑا مجبور اور بے بس ہے۔ میں خاموش رہی۔ کبھی کبھی خاموش رہنا ہر سوال کا جواب ہوتا ہے۔ میں چاہ رہی تھی کہ کچھ ہفتوں کیلئے آپ کے پاس آجاوں مگر میری ساس بہت بیمار ہیں۔ شوہر کہہ رہے تھے کہ اگر میں چلی گئی تو ان کا کون خیال کرے گا۔ میری ساس خود اٹھ کر کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ دل تو میرا آپ میں لگا رہتا ہے آپی۔ میں ابھی بھی خاموش ہی تھی۔

تنہائی دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے۔ میرا مشورہ مانو آپی۔ اوپر کا پورشن بنوالو اور کرایے پر اٹھا دو۔ دوسراہٹ بھی رہے گی اور محافظت بھی۔ میں بھی یہاں اطمینان سے رہوں گی اور تمہاری طرف سے تسلی رہے گی۔

شوہر بھی یہی کہتے تھے۔ میں نے دھیمی آواز میں کہا۔

میرے شوہر کے کچھ جاننے والے یہاں ہیں ۔آپ کی طرف وہ ٹھیکے داری ہی کرتے ہیں، اپنے ٹھیکے سے یہ کام کروادیں گے ۔زیادہ وقت بھی نہیں لگائیں گے۔ چھوٹی بہن مطمئن ہوگئی ۔سلسلہ منقطع کر کے میں باورچی خانے میں چلی آئی۔منہ ہاتھ دھو کر کھانا بنانے لگی۔ بچوں کے آنے تک میں اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔

اگلے ہی دن میں کھانا بنارہی تھی کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔اب میں عام طور پر دروازہ نہیں کھولتی تھی۔ پہلے بیٹے کو دروازے پر بھیجتی تھی۔

امی کوئی ٹھیکے دار انکل آئے ہیں ۔کیا اندر بٹھاؤں۔ بیٹے نے اندر آ کر کہا۔ہاں بیٹا نہیں اندر بٹھاؤ۔اوپر کا پورشن بنے گا ۔وہی یہ سارا کام کریں گے۔

بیٹا نہیں اوپر کا پورشن دکھالایا تو میں ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔اچھا تو آپ ہوتی یہاں۔پیسوں کی اور باقی تفصیلات کون طے کریگا؟ میرا مطلب ہے آپ کے شوہر۔

جی نہیں میرے شوہر حیات نہیں ہیں۔ساری تفصیلات آپ کو مجھ سے ہی طے کرنا ہوگی۔میں نے دھیمی آواز میں کہا۔انھوں نے مجھے جو سب باتیں بتائیں، ان سے میں نے صرف ایک ہی نتیجہ نکالا کہ جو کام ایک روپے میں ہوگا، وہ کام یہ ٹھیکے دار صاحب اب پانچ روپے میں کریں گے اور پھر مجھے ان سب کاموں کا کوئی تجربہ تھا بھی نہیں۔میں نے ایسے کام کب کیے تھے۔میں نے تو دس سالوں میں کبھی سودا سلف، گوشت، سبزی، دودھ، دہی تک نہیں خریدا تھا۔یہ مکان وغیرہ بنوانا تو بہت بڑی بات تھی۔یہ اتنے پیسے سیمنٹ کے آپ کو پتہ سیمنٹ کتنا مہنگا ہوگیا ہے، اتنے پیسے ٹائلز کے، پھر ایک باتھ روم اور کچن کا الگ سے خرچا، کیبنٹ لگیں گے، چھت ڈلے گی۔آخر میں رنگ ہوگا اور۔۔۔وہ بولتے چلے جارہے تھے، مگر میرا دھیان دوسری طرف تھا۔سن لیا آپ نے کل صبح سے کام پر آجاؤں؟ اپنے مزدوروں کو لیکر۔اس نے کہا۔وہ جان گیا تھا کہ میری توجہ اس کی گفتگو کی طرف نہیں ہے۔سنا آپ نے۔۔۔۔صبح سے آجاوں۔صبح اکیلی ہوتی ہیں کیا آپ گھر پر؟ میں یہ سنتے ہی چونک کر سیدھی ہوگئی۔نہیں صبح نہیں آپ دوپہر تک آئیں گے۔اس وقت تک بچے بھی آچکے ہوتے ہیں۔

جی نہیں بی بی ہمارا یہ طریقہ نہیں ہے۔کام صبح ہی سے شروع کرادیا جاتا ہے۔ہم آپ کی نہیں اپنی آسانی دیکھیں گے۔

اچھا پھر آپ یہ کریں کہ ابھی تشریف لے جائیں۔میں آپ کو خود فون کر کے بتاؤں گی۔جب مجھے بلانا ہوگا۔میں نے تلخی سے کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوگیا۔جاتے جاتے اس نے جھک کر بیٹے کو پیار کیا اور جیب سے چاکلیٹ نکال کر دی۔اور پھر وہ چلا گیا۔ساتھ ہی میرا سکون بھی رخصت ہوگیا، کیوں کہ اگلے دن وہ صبح صبح پھر دروازے پر موجود تھا۔جی بی آپ کا فون نہیں آیا تو میں خود ہی چلا آیا۔آپ نے بھی تو کچھ بتایا نہیں۔آپ کو آنے کی ضرورت نہیں تھی۔جی۔۔۔خاص آپ کے گھر کے لیے نہیں آیا۔بس ادھر سے گزر رہا تھا تو سوچا پوچھتا چلوں۔وہ بولا پھر اس نے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے کہا

: آپ کا بیٹا نظر نہیں آرہا۔ میں اس کیلئے یہ گیم لایا تھا۔ آپ کی بہت مہربانی یہ گیم آپ اپنے گھر لے جائیں اور اپنے بیٹے کو دے دیں، بہت شکریہ آئندہ زحمت نہ فرمائیے گا۔ ہاہاہا۔۔۔اس نے قہقہہ لگایا اپنے بیٹے کو کہاں سے دے دوں۔ میرا تو بیٹا ہی نہیں۔ میری تو شادی ہی نہیں ہوئی ہے اصل میں۔ میں نے کوئی جواب دیئے بغیر دروازہ دھڑ سے بند کر دیا اور کنڈی لگا کر وہیں دروازے کے پاس ہی گر گئی۔

آپ (شوہر)۔۔۔۔۔آپ تو میرا سائبان تھے۔ آپ۔۔۔آپ کیوں چلے گئے؟

میں زار و قطار رونے لگی۔ تم نے شوہر کی ناقدری کی ناتو وہ دنیا سے چلا گیا۔ کاش تم اس کی قدر کر لیتیں۔۔۔کاش میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا۔ کیا یہ بھیڑیوں کا معاشرہ ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ اب میرا سائبان نہیں رہا۔ سب کو پتہ چل گیا ہے کہ یہ عورت اب تنہا ہے۔ میں نے روتے ہوئے سوچا۔ **(22)**

- ایک خاتون نے قصہ سنایا کہ میری ایک کولیگ نے خاوند پر اپنی برتری جتائی تھی، غصے کا اظہار کیا تھا جو باتیں کرنی نہیں چاہئے تھیں وہ کر دیں پھر انجام وہی ہوا کہ خاوند نے اسی وقت طلاق دے دی اور پھر بھائیوں بھابھیوں کی نوکرانی بنی رہی۔ بمشکل دس سال نکالے، اتنا دباؤ تھا کہ برین ہیمبرج ہوگیا۔ فوت ہوگئی۔ اس کی موت پر اس کے سگے رشتوں نے اس طرح شکر کیا جیسے کوئی بلا ٹلی ہو۔

- راستہ الگ کرنے سے پہلے سوچ لیں۔ اگر آپ کی نظر میں ازدواجی زندگی کے مسائل کا آخری حل علیحدگی ہی ہے تو ایک بار ان مسائل کا ادراک بھی کر لیں۔ میکے میں کیا کیا مسائل پیش آسکتے ہیں؟ بسا اوقات خواتین کا روٹھ کر میکے جانے کا مقصد طلاق یا خلع نہیں ہوتا بلکہ وہ چند دن رہنا چاہتی ہیں اور یہ سوچتی ہیں کہ شوہر منا کر لے جائے گا۔

کبھی والدین بیٹی کی شکایات کو انا کا مسئلہ بنا کر بیٹی کو روک لیتے ہیں تو کبھی شوہر بیگم کے روٹھ کر جانے کو مسئلہ بنالیتا اور خود ہی آئے گی اور خود ہی آئے گا سے بات بڑھتے بڑھتے علیحدگی تک جا پہنچتی ہے۔ لہذا کبھی اپنا گھر چھوڑ کر جانے کی غلطی نہ کریں۔

ٹھنڈے دل سے سوچیں کیا میکے والے آپ کے اس فیصلے کی تائید کریں گے؟ میکے میں والدین کے علاوہ بھائی بھابیاں آپ کے وہاں مستقل قیام سے خوش ہوں گی؟ میکے میں بچوں کے درمیان ہونے والی لڑائیوں سے آپ کی وقعت کم تو نہ ہوگی؟

جس طرح اب چند گھنٹوں یا چند دنوں کیلئے میکے جانے پر آپ کا استقبال اور آؤ بھگت کی جاتی ہے مستقل رہنے کی صورت میں بھی ایسا ہی ہوگا؟ سب سے بڑا مسئلہ اخراجات کا ہوگا کیا میکے والے ہمیشہ آپ کا ساتھ دے پائیں گے؟ اگر آپ خود کماتی ہیں تو کیا یہ آمدن کافی ہوگی؟

بچوں کا کیا مستقبل ہوگا؟ کیا آپ بچوں کے بغیر رہ پائیں گی؟ میاں بیوی کے درمیان بہت سنجیدہ قسم کے مسائل بھی ہو جاتے

ہیں لیکن علیحدگی کی صورت میں اوپر لکھے گئے مسائل اس سے بھی کہیں شدید ہوتے ہیں جب آہستہ آہستہ میکے میں آپ کی جگہ کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

علیحدگی کے بعد عموما والدین دوسری شادی پر زور دیتے ہیں لیکن کیا دوسرا شوہر آپ کے بچوں کو قبول کرے گا۔

(رنڈوے یا طلاق یافتہ مرد حضرات کی 99 فیصد تعداد بغیر بچوں کی خاتون سے شادی کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہ اپنے اور خاتون کے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر تناؤ کی کیفیت نہیں بنانا چاہتے۔ خاتون کے بچوں کے اخراجات ایک اضافی بوجھ ہوتے ہیں) اس لیے عزیز بہن اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں مکمل دیانت داری کے ساتھ شوہر کی خوبیوں اور خامیوں کو دیکھیں اگر خوبیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو ساتھ رہنا ہی بہترین فیصلہ ہے۔ اپنی خامیوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کریں۔

اور سب سے اہم یہ کہ ماضی کی تلخ یادوں کو ہمیشہ کے لیے دفن کرتے ہوئے بہت ہمت اور حوصلہ کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کیجئے۔ محبت اور خلوص سے اس رشتے کو مضبوط کیجئے۔

لہٰذا جن کی شادیاں نہیں ہوئیں لیکن ان کی عمر شادی کی ہو چکی ہے ان کو یا ان کے سرپرستوں کو چاہیے کہ نکاح میں جلدی کریں اور ازدواجی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں۔ بے جا توقعات سے بچیں، شریک حیات (لائف پارٹنر) کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں۔ اور جن خواتین کا نکاح وہ خواتین ازدواجی رشتہ کی بہت قدر کریں، ناقدری ہرگز ہرگز نہ کریں، کچھ بھی ہو جائے اس رشتہ کو بچانے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اگلے ابواب میں انہی باتوں کی تفصیلات ہیں، انہیں اچھی طرح غور سے سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔

باب2:

نکاح کیجیے اور نکاح میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کریں

- بے نکاحی زندگی نہ گزاریں
- نکاح نہ کرنے کے غلط عذر
- نکاح اور رخصتی میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کیجیے
- نکاح میں تاخیر کے عذر

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:2

نکاح کیجیے اور نکاح میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کریں

❑ بے نکاحی زندگی نہ گزاریں

شریعت میں بے نکاحی کی زندگی چاہے مرد کے لیے ہو یا عورت کے لیے پسندیدہ نہیں، ناپسندیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں نکاح کرنے کی ترغیب آئی ہے، اور جو لوگ نکاح کر سکتے ہیں اس کے باوجود نکاح نہ کریں اُن کے اس عمل پر نکیر کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔(نور:32)

تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کراؤ، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، ان کا بھی۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

يا معشر الشباب، من استطاع منكم الباءة فليتزوج، فإنه أغضُّ للبصر، وأحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم، فإنه له وِجَاء ۔(23)

اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کرلے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے، جب ان سے بیان کیا گیا تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کو بہت کم خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کس طرح کر سکتے ہیں، آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے ہیں، ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا میں

ہمیشہ روزہ رکھوں گا، تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا اور عورت سے ہمیشہ الگ رہوں گا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگوں نے یوں یوں کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری بہ نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا اور خوف کھانے والا ہوں، پھر روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقے پر نہیں۔ **(24)**

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم مخنثي الرجال الذين يتشبهون بالنساء، والمترجلات من النساء، المتشبهين بالرجال، والمتبتلين من الرجال، الذين يقولون: لانتزوج، والمتبتلات من النساء، اللائي يقلن ذلك۔ **(25)**

رسول اللہ ﷺ نے ایسے مخنث (یعنی ہیجڑے وزنخے) لوگوں پر لعنت فرمائی، جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ایسے مردانہ پن اختیار کرنے والی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی، جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور ایسے چھڑے چھکے مردوں پر بھی لعنت فرمائی، جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نکاح نہیں کریں گے، اور ایسی چھڑی چھکی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی، جو یہ کہتی ہیں کہ ہم نکاح نہیں کریں گی۔

- فقہاء کرام رحمہم اللہ نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ جو بیوی کے ضروری اخراجات نان نفقہ برداشت کرسکتا ہو، اور اسے نکاح کی بہت زیادہ خواہش بھی ہو، نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے شخص پر نکاح کرنا واجب ہے۔ نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ **(26)**

❑ نکاح نہ کرنے کے غلط اعذار

(1) محبت میں ناکامی: بعض لڑکے لڑکیاں محبت میں ناکام ہو جائیں تو وہ اپنی زندگی برباد کر لیتے ہیں، اور نکاح نہیں کرتے ان کا یہ عمل شریعت کے خلاف ہے، دنیا و آخرت کی نعمتوں سے محرومی ہے۔

(2) پہلی بیوی یا شوہر کی محبت میں: اگر کسی کی بیوی کا انتقال ہو جائے تو بعض مرتبہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں پہلی بیوی کی یاد میں زندگی گزار لوں گا مگر دوسرا نکاح کر کے اس سے بے وفائی نہیں کرونگا، یا بعض مرتبہ وہ نکاح کرنا چاہ رہا ہوتا ہے لیکن قریبی رشتہ دار، خاندان والے کیا کہیں گے اس ڈر سے نکاح نہیں کرتا۔

اسی طرح اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوہ کے نکاح کو خاندان والے معیوب سمجھتے ہیں، اور بعض مرتبہ وہ بیوہ خود دوسرا نکاح کرنے کو بے وفائی سمجھتی ہے، یہ سب بے دینی کی باتیں ہیں، بغیر نکاح کے پاکدامن زندگی گزارنا کوئی آسان کام نہیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ نکاح اور رخصتی میں جلدی کیجیے، تاخیر نہ کیجیے

شریعت میں محض نکاح کرنے ہی کی ترغیب نہیں آئی بلکہ شریعت میں نکاح جلدی کرنا مطلوب اور مستحسن بھی ہے۔ بلا عذر، بلا وجہ نکاح اور رخصتی میں تاخیر کرنا درست نہیں کیونکہ نکاح اور رخصتی میں تاخیر کے بے شمار مفاسد ہیں۔ چنانچہ؛

(1) ہمیں نکاح جلدی کرنے کا حکم ہے:

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا۔ (27)

علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرو: نماز کو جب اس کا وقت ہوجائے، جنازہ کو جب آجائے، اور بیوہ (کے نکاح) کو جب تم اس کا کفو (مناسب ہمسر) پالو۔

(2) نکاح میں تاخیر کی وجہ سے ماں باپ گناہ گار ہوں گے

حدیث میں آتا ہے:

من وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إثمه على أبيه۔ (28)

جس کے کوئی اولاد ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے۔ پھر جب بالغ ہوجائے تو اس کا نکاح کردے۔ اگر اولاد بالغ ہوئی اور اس کا نکاح نہ کیا۔ جس کی وجہ سے اس نے کوئی گناہ کرلیا تو باپ ہی پر اس کا گناہ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ۔ (29)

تورات میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس نے (موقع مناسب ہوتے ہوئے) اس کا نکاح نہ کیا تو پھر اس نے کوئی گناہ کرلیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر یعنی اس کے باپ پر ہوگا۔

(3) معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہوگا

ایک حدیث میں آتا ہے:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيضٌ۔ (30)

جب کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو (جس لڑکی کے تم ولی ہو) اس شخص سے (اس لڑکی کا) نکاح کر دو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین پر بڑا فتنہ اور اچھا خاصا فساد ہو گا۔

فساد پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جائے گا، عفت، حیاء، پاکدامنی، نسل و نسب کی حفاظت، گھرانوں اور خاندانوں کا استحکام اور فیملی سسٹم کی بقاء و بچاؤ کہ یہ سب خصائل انسانیت کا شرف اور انسانی و حیوانی زندگی میں امتیاز و فرق کرنے والے ہیں سب کلی یا جزوی بگاڑ و فساد کی زد میں آ جائیں گے۔(31)

❑ نکاح میں تاخیر کے اعذار

(1) اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے تاخیر: ایک زمانہ تھا کہ مناسب عمر میں لڑکی کی شادی کر دیجاتی تھی مگر اب یہ حال ہے کہ بچیاں دو ڈھائی سال کی عمر میں جو اسکول میں داخل ہوتی ہیں تو پچیس سال میں جا کر فارغ ہوتی ہیں۔ وہ بھی ایسی لڑکیاں جو اعلیٰ تعلیم کے خبط میں مبتلا نہ ہوں، ورنہ مزید وقت درکار رہتا ہے۔ اگر اس دوران میں کوئی اچھا رشتہ آ جائے تو جواب دیا جاتا ہے کہ بچی ابھی پڑھ رہی ہے۔ اور جب بچی پڑھ پڑھ کے پڑھانے کے پیشہ سے وابستہ ہو جائے اور پیسے آنے لگیں تو تب رشتہ کی بجائے فرشتے آنے کا وقت آ جاتا ہے۔

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> آج کل کا حال یہ ہے کہ تیس پینتیس سال کی لڑکیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کی شادی نہیں ہوتی۔ ایک تو اس وجہ سے کہ لڑکیاں بھی ڈگریوں کی دوڑ دھوپ میں لڑکوں کے ساتھ شریک ہیں۔ شادی کریں تو کالج اور یونیورسٹی کیسے جائیں۔ شادی شدہ ہو کر تو گھر لے کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ دوسرے جب ڈگریاں حاصل کر لیتی ہیں تو اپنی برابر کا جوڑ (جسے اسی طرح کی ڈگریاں حاصل ہوں) نہیں ملتا اگر ملتا ہے تو وہ یورپ اور امریکہ کی لیڈی پر نظر ڈالتا ہے۔ مشرق کی عورت کو پوچھتا ہی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ڈگریاں لینے سے نفس امارہ نہیں مر جاتا ہے۔ شرعی نکاح ہوتا نہیں اور فلمیں دیکھ دیکھ کر خواہشات کو ابھار ہوتا رہتا ہے۔ پھر ان خواہشات کے پورا کرنے کے لیے حلال نہ ہونے پر حرام ہی کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اور غیر شادی شدہ عورتیں مائیں بن جاتی ہیں۔ اور بے باپ کی اولاد سڑکوں پر پڑی ملتی ہے۔(32)

(2) لڑکے کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی وجہ سے تاخیر: ہمارے معاشرے میں بعض والدین اپنے بچوں کی شادی میں تاخیر محض اس وجہ سے بھی کرتے ہیں ہمارا بچہ ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوا، پہلے کام تو سیٹ ہو جائے، جاب تو پکی ہو جائے۔ حالانکہ شادی کرنے کے لیے شرعاً اس قسم کی کوئی بات ضروری نہیں، بلکہ شادی کر لینے سے اللہ رزق میں وسعت اور برکت نصیب فرماتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ

مِنۡ فَضۡلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۔(نور:32)

تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کراؤ، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، ان کا بھی۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ(33)

تم عورتوں سے نکاح کرو پس بیشک وہ مال کی آمد کا ذریعہ بنیں گی۔

ایک اور حدیث میں ہے:

ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ۔(34)

تین آدمیوں کی مدد اللہ پر حق ہے، ایک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی، دوسرے مکاتب غلام کی (جس کا اپنے مالک سے مخصوص مال کے عوض آزادی حاصل کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہو) جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے، اور تیسرے اس نکاح کرنے والے کی جو پاکدامنی حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

● حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُطْلُبُوا الْفَضْلَ فِي الْبَاهِ (تم اللہ کے فضل کو نکاح میں تلاش کرو) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔(نور:32) (اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا)(35)

● امام بخاریؒ اپنی کتاب صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهٖ تعالىٰ: إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (یہ باب ہے تنگ دست کے نکاح کرنے کا، اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے کہ: اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا۔)

معلوم ہوا کہ نکاح کرنے سے اللہ تعالیٰ مالی برکت عطا فرماتا ہے۔ جس سے بیوی، بچوں کے نان نفقہ کا مناسب انتظام بسہولت ہو جاتا ہے۔

(3) بیٹیوں کی وجہ سے بیٹوں کی نکاح میں تاخیر: بعض خاندانوں میں بچیوں کی شادی سے پہلے بچوں کی شادی کو معیوب سمجھا جاتا ہے اور بچوں کا شادی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود ان کی شادی میں تاخیر اس لیے کی جاتی ہے کہ پہلے بچیوں کی شادیاں ہو جائیں اور اسی پر بس نہیں بلکہ اگر کوئی جوان شادی کا کہے تو اس کو یہ کہہ کر چپ کروا دیا جاتا ہے کہ ابھی تمھاری عمر ہی کیا ہے، تمہیں اپنی بہنیں ابھی سے بھاری لگ رہی ہیں، ان کے گھر بیٹھے تمہیں شادی کی سوجتی رہتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

(4) رسومات اور ان کے اخراجات کی وجہ سے شادی میں تاخیر: آج کل ہم نے شادی کو مصیبت بنا کر رکھا، غیر مسلموں کی

دیکھا دیکھی بری بری رسمیں جاری کر رکھی ہیں۔ دکھاوے کے لیے جہیز دیے جاتے ہیں، سینکڑوں روپے کے دعوت نامے کارڈ پر خرچ ہوتے ہیں، پوری برادری اور تمام دوست واحباب کی شرکت کو ضروری سمجھا جاتا ہے، مہنگے ترین شادی ہالز کا اہتمام کیا جاتا ہے، آتشبازی اور پٹاخوں پر کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے اور یہ سب رسمیں، خرافات اور فضول خرچیاں غرور اور شہرت کے لیے اختیار کی جاتی ہیں یا اپنے جی میں برسوں رکھے ارمان پورے کرنے کے لیے کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے شادی ایک بار ہوتی ہے۔ انہی اخراجات اور رسومات کی وجہ سے کئی جوان لڑکیاں برسوں بیٹھی رہ جاتی ہیں اور کئی جوان لڑکے اپنی جوانی کی عمر کھودیتے ہیں۔ حالانکہ ایک حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؛

إن أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة (36) بلاشبہ بہت زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو

آسان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خرچ کم ہو، مہر کی ادائیگی بھی آسان ہو اور ولیمہ اور دیگر نکاح کے تمام امور آسانی، سہولت اور عجلت کے ساتھ انجام پذیر ہوں (37)

(5) رشتوں کے خودساختہ معیاروں کی وجہ سے تاخیر: ہمارے یہاں شادی بیاہ میں تاخیر کی ایک بہت بڑی وجہ رشتہ کرنے کے لیے بنائے گئے خودساختہ معیارات ہیں کہ ان معیارات کے مطابق رشتوں کا انتظار کیا جاتا ہے یا رشتے دیکھے جاتے ہیں اور ان معیاروں سے کچھ کم رشتے موجود بھی ہوں تو ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے، مثلاً

1) **قوم/ برادری سے باہر رشتہ نہ کرنا:** بعض اوقات مناسب رشتے آنے کے باوجود شادی میں تاخیر اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ رشتے قوم اور برادری سے باہر کے ہوتے ہیں، چنانچہ برادری کا بہانہ کر کے آنے والے رشتوں سے معذرت کر لی جاتی ہے اور جوان لڑکیوں کو عرصہ دراز سے بٹھا کر رکھنے کو غیر قوم میں شادی پر ترجیح دی جاتی ہے بلکہ اس کو اس قدر معیوب خیال کرتے ہیں کہ یہاں تک سنا اگر غیر برادری میں شادی کرنی ہے تو اس سے بہتر کہ ڈوب کر مرجائیں۔

(2) **ڈیمانڈ پوری نہ ہونے کی وجہ سے نہ کرنا:** بعض اوقات شادی میں تاخیر کا سبب ڈیمانڈز ہوتی ہیں مثلاً

لڑکی والوں کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ لڑکا کھاتے پیتے گھرانے کا خوب مالدار ہو، اونچا اسٹیٹس ہو، ذاتی کاروبار اچھی ملازمت ہو، ذاتی گھر ہو بڑا ہو پوش علاقے میں ہو قیمتی گاڑی یا گاڑیاں ہوں۔ گھر کے باہر کاموں کے لیے ملازم نوکر چاکر ہوں ہر کام کے لیے الگ الگ ماسیاں ہوں۔ بیرون ملک کماتا ہو تو بہتر ہے' کمائی کیسی ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ الغرض کسی چیز میں کسی سے کم نہ ہو وہ سب کچھ ہو جس سے دوسروں پر دھاک بیٹھے، امتیازی شان قائم ہو، لوگ رشک کریں، سر فخر سے بلند ہو جائے۔

جبکہ لڑکے والوں کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ لڑکی خوبصورت ہو، کم عمر بھی ہو، گھریلو کام کاج بھی جانتی ہو، پکانا بھی خوب آتا ہو، سسرال سے جہیز بھی خوب ملے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ان جیسی ڈیمانڈز پورے ہونے کے انتظار میں شادیاں نہیں کی جاتی۔

باب 3:

ازدواجی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں بے جا توقعات سے بچیں

- ❑ بے جا توقعات
  - بے جا توقعات کے نقصانات
- ❑ جائز اور صحیح توقعات

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:3

ازدواجی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں

بے جا توقعات سے بچیں

❑ بے جا توقعات

آج کے دور میں ایک لڑکی جس کی شادی ہونے والی ہو وہ اپنے ذہن میں شوہر سے متعلق کیا کیا توقعات وابستہ کرتی ہے؟ کیا کیا اس کے ارمان ہوتے ہیں اور وہ کونسی بے جا توقعات ہیں جو زندگی میں آگے چل کر پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں جن کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں ناکامی یا تلخی کا سامنا ہوسکتا ہے؟ اس حوالے سے تعلیم یافتہ، تجربہ کار، گھریلو خواتین میں ایک سروے کیا گیا جس کا جواب کچھ یوں سامنے آیا۔

- ہونے والے شوہر سے متعلق اکثر لڑکیوں کا یہ ارمان ہوتا ہے کہ اس کا شوہر دیندار ہو نہ ہو لیکن خوبصورت (Handsam) ہو، عمر کے اعتبار سے بہت زیادہ فرق نہ ہو، اگر زیادہ دولتمند ہو تو عمر رسیدہ بھی صحیح ہے، صحت اچھی ہو ذہنی جسمانی طور پر مضبوط ہو، گھریلو کاموں میں بھرپور مدد کرنے والا ہو ہاتھ بٹانے والا ہو۔
- اونچا اسٹیٹس ہو، کھاتے پیتے گھرانہ کا خوب مالدار ہو، ذاتی کاروبار اچھی ملازمت ہو، ذاتی گھر ہو بڑا ہو پوش علاقے میں ہو قیمتی گاڑی یا گاڑیاں ہوں۔ گھر کے باہر کاموں کے لیے ملازم نوکر چاکر ہوں ہر کام کے لیے الگ الگ ماسیاں ہوں۔ بیرون ملک کماتا ہو تو بہتر ہے' کمائی کیسی ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ الغرض کسی چیز میں کسی سے کم نہ ہو وہ سب کچھ ہو جس سے دوسروں پر دھاک بیٹھے، امتیازی شان قائم ہو، لوگ رشک کریں، سر فخر سے بلند ہو جائے۔

کچھ بھی ہو حیثیت ہو نہ ہو کیسے بھی حالات ہوں جب جو مطالبہ کیا جائے فوراً پورا کیا جائے۔

ضروریات ہی نہیں خواہشات بھی پوری کرے، پسند کی چیزیں پسند کی جگھوں سے نہ صرف یہ کہ کھلائے' پلائے' پہنائے' دلائے بلکہ کھلانے پلانے لے جائے، گھمائے پھرائے' مرضی کی شاپنگ (برانڈ/ چیزیں) مرضی کی جگھوں سے کرائے بلکہ کراتا رہے، موقع موقع سے تحفہ تحائف بھی دیتا رہے اور وہ بھی پسندیدہ اور قیمتی دے بیوی کو بھی دے' جن جن کو دینے کا کہے ان کو بھی دے۔

گھریلو ضروریات کا خرچہ کسی اور کو نہ دیا جائے سارا کا سارا بیوی کے ہاتھ میں دیا جائے۔
ضروریات کا پسند ناپسند کا از خود خیال رکھے اسے کسی بات کا کسی چیز کا کہنا یا منع کرنا نہ پڑے۔
اور یہ بھی کہ یہ سب معاملات صرف بیوی کے ساتھ ہوں اور کسی کے ساتھ نہ ہوں، بیوی کی خواہشات پر کسی کی خواہشات بلکہ ضروریات کو بھی ترجیح نہ دی جائے۔
اپنی ذمہ داریوں سے پوری طور پر آگاہ ہو باخبر ہو، اس کی ادائیگی میں کسی بھی حالت کسی بھی مجبوری میں کسی قسم کی غفلت کوتاہی لاپرواہی نہ کرے۔

- دنیاوی اعتبار سے تعلیم یافتہ ہو دینی تعلیم کوئی ضروری نہیں بلکہ دیندار نہ ہو یا زیادہ دیندار نہ ہو۔
- **تابعدار مطیع ہو** ہر بات مانے' صحیح غلط ہر بات میں بیوی کی ہاں میں ہاں ملائے' ہر بات میں بیوی ہی کی فیور کرے، جی حضوری کرنے والا ہو، بیوی کی رائے مشورہ کو ترجیح دے، جو وہ چاہے جیسا وہ چاہے وہی وہ کرے، اشاروں پر چلنے والا ہو، آگے پیچھے پھرنے والا ہو، گویا کہ مٹھی میں ہو، صرف اسی کی بات مانے۔

شوہر کے جان مال وقت اور اس کی چیزوں پر اس کی پسند ناپسند، مزاج، عادات، اعمال پر کسی دوسرے کی شرکت حق نہ ہو، صرف بیوی کا حق اور کنٹرول اور اختیار ہو، اس کے تمام معاملات میں پوچھ گچھ سوالات (کب' کہاں' کیوں' کیسے) کا حق ہو۔ کوئی بات کوئی چیز کوئی کام چھپائے نہیں، راز میں نہ رکھے اگر چہ وہ جائز ہی ہو، ہر چیز شیئر کرے ہر بات بتائے، بتا کر کرے۔
کچھ بھی کہہ دو کچھ بھی کر لو، کسی غلطی پر غصہ نہ ہو، ڈانٹے نہیں، ناراض نہ ہو، اعراض کرے، درگزر کرے، برداشت کرے، اسے منانا نہ پڑے معافی نہ مانگنی پڑے۔

- بیوی' بچوں کے لیے ان کی خواہشات کے لیے محنت سے کمائے، بیرون ملک یا شہر جانا پڑے یا کچھ عرصہ وہاں رکنا پڑے تو جائے، کچھ عرصہ کے لیے رک جائے، سب ہی جاتے ہیں۔

شوہر کے کام کے یا آرام کے وقت میں اگر بیوی رابطہ کرے' کہیں جانے لیجانے چھوڑنے لانے کا کہے تو برا نہ منائے' محسوس نہ کرے۔

- ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہو، محبت کا اظہار بھی کرتا رہے: بیوی کی محبت اور تعلق کو دوسرے تمام تعلقات پر ترجیح دے، کسی دوسرے رشتہ سے محبت نہ کرے یا محبت کا اظہار نہ کرے جیسی محبت اور اظہارِ محبت شادی کے شروع دنوں میں تھی ایسی ہی ساری زندگی کرتا رہے۔
- شوہر بیوی کی خوبصورتی، عمر، رنگ، روپ، صفائی ستھرائی، کام کاج، خدمت اطاعت وغیرہ کو نہ دیکھیں۔

• آزادی ہو کسی قسم کی دینی دنیاوی پابندی روک ٹوک نہ ہو، کوئی پوچھ گچھ نہ ہو کوئی سوال اعتراض نہ ہو، **آزادی ہو کام کاج، خدمت کے اعتبار سے:** راحت آرام کے اعتبار سے، سونے جاگنے کے اعتبار سے، ذمہ داریوں کے اعتبار سے، کھانے کھلانے کے اعتبار سے، میزبانی مہمانی کے اعتبار سے، صفائی ستھرائی کے اعتبار سے جب چاہا کھانا بنالیا، جب چاہا باہر سے منگوالیا، کسی کی کسی چیز کی کوئی ذمہ داری نہ ہو۔

• **آزادی ہو، خواہشات پوری کرنے میں:** کھانے پینے، کھلانے پلانے پکانے، پہننے اوڑھنے، خرچ کرنے استعمال کرنے میں جو چاہے جس کے لیے چاہے، جب چاہے، جہاں چاہے، جیسا جتنا چاہے خرچ کرے کوئی روک ٹوک کسی قسم کی کبھی کوئی پابندی کسی کی طرف سے نہ ہو۔

• **آزادی ہو، آنے جانے، گھومنے، گھمانے میں:** جب جائے جہاں جائے، جتنی مدت کے لیے جائے، جس کے ساتھ جائے کوئی روک ٹوک کسی قسم کی کوئی پابندی، کسی کی طرف سے نہ ہو، کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہ ہو، جب چاہا میکے چلی گئیں، جتنے دن چاہا ٹھہر گئیں، جہاں گھومنے گھمانے شاپنگ کا دل چاہا چلی گئیں۔

• **آزادی ہو اپنے مشاغل میں:** دلچسپیوں، موبائل وغیرہ میں اپنے آپ میں مگن رہنے میں کوئی روک ٹوک کوئی شکوہ شکایت نہ ہو۔

• **آزادی ہو جذبات کے اظہار کی:** شکوے شکایتوں کی، کسی بات پر بیوی کو غصہ آجائے تو وہ برداشت کرے برا نہ منائے بیوی ناراض ہو جائے تو شوہر منائے، ناز ونخرے اٹھائے، عزت دے اہمیت دے، دوسروں کے مقابلے میں ترجیح دے، اونچا مقام دے، بہت زیادہ خیال رکھے احساس کرے، ذات کی کام کی اداؤں کی عادات کی تعریفیں کریں، حوصلہ افزائیاں کرے، سامنے بیٹھے پیچھے خامیوں کا ذکر نہ کرے، خوبیاں بیان کرے کہ کسی بات کو کام کو غلط نہ کہے، نرم لہجہ میں بات کرے، آڈر نہ دے۔ حکم نہ چلائے، کسی قسم کا مطالبہ نہ کرے، خدمت نہ لے، مرضی کے خلاف کسی بات کسی کام کسی چیز پر مجبور نہ کرے، اپنی ذات سے متعلق ہر فیصلہ کی آزادی ہو کسی سے اجازت لینے، مشورہ کرنے، تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہ ہو، کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ ہو کسی قسم کی کوئی پابندی نہ ہو، پہننے اوڑھنے کی۔

• سسرال کے نام پر کوئی رشتہ ہی موجود نہ ہو اگر ہو تو مختصر فیملی ہو، کتنے ہی اچھے لوگ ہوں ان کے ساتھ نہ رہنا پڑے، الگ گھر ہو۔

• ساس، نندیں، دیورنیاں، جٹھانیاں سب خیال رکھنے والیاں ہوں، نازنخرے اٹھانے والیاں ہوں، ضروریات کا پوچھنے والیاں ہوں، وہ اپنے طور وطریقے اپنا لائف اسٹائل بدل لیں، مجھے کسی کے رنگ میں مزاج میں ڈھلنا نہ پڑے۔

• دوسروں پر عزت دی جائے، فوقیت دی جائے، اہمیت دی جائے، کسی کی خدمت نہ کرنا پڑے کسی اعتبار سے کسی کی کوئی ذمہ داری نہ ہو، جس کے لیے بس جتنا کر دیا سب اسی پر قناعت کریں، کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ کیا جائے۔

- کسی بھی اعتبار سے کسی قسم کی کوئی پابندی روک ٹوک نہ ہو، آنے جانے میں کسی سے اجازت لینے کی کوئی پابندی نہ ہو، میکے آنے جانے میں کسی سسرال والے کی کسی خوشی غمی دکھ درد تکلیف بیماری کسی عذر کی کوئی رعایت نہ کرنا پڑے، کسی کے لیے کبھی رکنے کا نہ کہا جائے۔
- کسی کو منانا کسی کو راضی کرنا خوش کرنا اپنی غلطی پر کسی سے معافی مانگنے کا نہ کہا جائے۔
- کسی بات پر کوئی نہ برا منائے، نہ غصہ کرے، نہ سمجھائے، نہ انسلٹ کرے۔
- سب لوگ تعریفیں کریں، خوبیاں بیان کریں ذاتی مشاغل دلچسپیوں، موبائل وغیرہ میں کوئی دخل اندازی نہ کرے، کوئی شکوے شکایتیں نہ کرے۔
- کسی بات پر بہو کو غصہ آجائے تو سسرالی رشتہ دار برداشت کریں۔
- اپنے مسائل سسرال کی کوئی بات میکے میں بتادی جائے تو اس پر کسی کو کوئی شکوہ نہ ہو۔
- میکے والوں کی شوہر اور سب سسرالی خوب خدمت کریں، وقت دیں، مہمان نوازیاں کریں موقع بموقع تحفے تحائف دیں۔

● بے جا توقعات کے نقصانات

- **توقعات حقیقی ہوں خوابی خیالی نہیں:** حقیقی دنیا اور خوابوں، خیالوں، ڈراموں، فلموں اور ناولوں کی فرضی دنیا میں بڑا فرق ہوتا ہے، انسانوں کو حقیقت کی دنیا میں رہنا چاہیے خوابوں، خیالوں اور ڈراموں کی دنیا میں نہیں، جو کچھ ڈراموں اور فلموں کی دنیا میں دیکھا یا جارہا ہے حقیقت کی دنیا میں ایسا ہی شوہر ملے، ایسی توقع ایسے ارمان فضول ہیں۔
- **توقعات کم ہوں زیادہ نہیں:** پھر جو لوگ بہت زیادہ توقعات اور امیدیں کسی سے وابستہ کر لیتے ہیں اور پھر وہ پوری نہیں ہوتیں تو اسے لوگ پریشان ہوتے ہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شوہر سے متعلق کم سے کم امیدیں اور ارمان ہوں تاکہ پریشانی نہ ہو۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان مگر پھر بھی کم نکلے

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں:

> ساری پریشانیوں کا مدار یہی تجویز (اور توقعات) ہے کہ انسان اپنے لیے یا اپنے متعلقین کے لیے ایک خیالی پلاؤ پکا لیتا ہے کہ لڑکا زندہ رہے اور تعلیم یافتہ ہو اور اس کی اتنی تنخواہ ہو اور پھر وہ ہماری خدمت کرے۔ اور اسی طرح یہ مال ہمارے پاس رہے اس میں یوں ترقی ہو اور اتنا نفع ہو۔ اسی طرح شیخ چلی کی طرح ہر چیز کے متعلق کچھ نہ کچھ منصوبے قائم کر لیے جاتے ہیں۔ اگر پہلے سے کوئی تجویز نہ ہو تو پریشانی کبھی پاس نہ پھٹکے۔ اس لیے اہل اللہ سب سے آرام وراحت ومسرت میں ہیں۔ ان کو کسی واقعہ سے پریشانی اور غم نہیں ہوتا کیونکہ وہاں تجویز کا نشان ہی نہیں بلکہ تفویض کلی ہے۔ بس ان کو غم آخرت کا ہوتا ہے اور کسی بات کا غم نہیں ہوتا مگر غمِ آخرت ان کے لیے ایسی نورانی

اور لذیذ چیز ہوتی ہے کہ اس کے بدلے میں وہ سلطنت بھی لینا نہیں چاہتے۔(38)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

تمام پریشانیوں کا علاج یہ ہے کہ آدمی اپنے تمام معاملات کو حق تعالیٰ شانہ کے سپرد کردے۔ اور مالک کی طرف سے جو کچھ پیش آئے اس پر دل وجان سے راضی ہو، بس اپنی کوئی رائے اور کوئی خواہش نہ رہے اس کو تفویض کہتے ہیں۔

اور اگر آدمی یوں چاہے کہ یوں ہوجائے اور یوں ہوجائے۔ اس کو تجویز کہتے ہیں تجویز ساری پریشانیوں کی جڑ ہے۔ اور تفویض ساری پریشانیوں کا علاج ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ دعا سکھائی تھی۔

اللھم ثبت رجائی واقطع عمن سواك حتی لا ارجو احدا غیرك(39)

اے اللہ میری امیدیں صرف تجھ سے وابستہ کر تیرے علاوہ دیگر لوگوں سے میری امیدیں ختم کردے۔

یہ حقیقت ہے کہ جس سے امید ہوتی ہے اسی سے شکوہ ہوتا ہے اور مخلوق سے امید کرنے والا ہمیشہ ذہنی کوفت اور معاشرتی بچھڑے پن کا شکار ہوجاتا ہے، امیدیں وابستہ کرنے کے لائق ذات صرف ایک خدائے وحدہ لاشریک کی ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ: میں تمہیں لذیذ اور راحت والی زندگی کا ایک نسخہ بتاتا ہوں، اگر تم اس پر عمل کرلوگے تو پھر ان شاء اللہ کسی کی طرف سے دل میں کوئی شکوہ شکایت نہ رہے گی، وہ یہ ہے کہ دل میں یہ سوچ لو کہ یہ دنیا خراب چیز ہے اور اس کی اصل بناوٹ تکلیف ہی کیلئے ہوئی ہے؛ لہذا مجھے اگر کسی انسان یا جانور سے تکلیف پہنچی ہے تو یہ تکلیف پہنچنا دنیا کی خلقت و پیدائش کے عین مطابق ہے، اور اگر دنیا میں کسی سے اچھائی پہنچے تو اس پر تعجب کرنا چاہئے، اور اس پر اللہ کا شکر کرنا چاہئے، مطلب یہ ہے کہ ساری مخلوقات سے اپنی توقعات ہی ہٹالو، کسی سے کوئی امید نہ کرو، امید تو صرف ذات خداوندی ہی سے ہونا چاہئے۔(40)

سوال: شوہر سے متعلق بے جا توقعات لڑکیاں کیوں قائم کرتی ہیں۔

جواب: مندرجہ ذیل باتیں اس کی بنیادی وجوہات ہیں؛

(1) لڑکی کے ماں باپ: کا لڑکی کو توقعات دلانے میں لڑکی کے ماں باپ کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا لڑکا ڈھونڈیں گے ہم ویسا لڑکا ڈھونڈیں۔ چنانچہ وہ لڑکی ویسا ہی لڑکا اپنے ذہن میں بٹھالیتی ہے۔

(2) فلمیں ڈرامیں ناولز سے متاثر ہونا: لڑکیاں فلموں میں ڈراموں میں جو دیکھتی ہیں اسی ہیرو کو اس کی اداؤں کو اپنا آئیڈیل بنالیتی ہیں اور وہی آسائشیں اپنی حقیقی دنیا میں دیکھنا پسند کرتی ہیں۔

(3) دینی تعلیم وتربیت کا فقدان، فکر آخرت کی کمی۔

(4) اچھے لوگوں کی صحبت سے دوری۔

❑ جائز اور صحیح توقعات

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ ڈراموں کی دنیا میں جیسا شوہر دکھایا جا رہا ہے حقیقت کی دنیا میں بھی ایسے شوہر کی توقع نہیں رکھنا چاہئے، اور بہت زیادہ توقعات اور بے جا توقعات بھی نہیں رکھنا چاہئے لیکن پھر بھی ہر انسان کی کچھ نہ کچھ جائز توقعات اور ارمان بھی تو ہوتے ہیں تو یہ واضح کریں کہ صحیح توقعات کیا ہیں؟

جواب: شوہر سے وابستہ کی جانے والی جائز توقعات یہ ہیں:

ضروریات: شوہر بیوی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے والا ہو۔ (دیکھیں صفحہ)

خدمت لینے میں اعتدال: شوہر بیوی کو ملازمہ یا نوکرانی نہ سمجھے بلکہ اس سے اعتدال کے ساتھ خدمت لے۔

محبت وعزت اور اچھا سربراہ: شوہر بیوی سے نفرت یا اعراض نہ کرے، اس کے اوپر ڈکٹیٹر یا حاکم نہ بنے بلکہ اس کو اپنا جیون ساتھی سمجھے اور اس کی توہین نہ کرے۔ خاص طور سے دوسروں کے سامنے۔

تحفظ: شوہر بیوی کی جان اور اس کی عزت و آبرو کا محافظ ہو کوئی اس کی جان اور اس کی عزت کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

نوٹ: یہ مذکورہ چار باتیں بیوی کے بنیادی حقوق ہیں جو شوہر کے ذمہ ہیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب4:

شریک حیات (لائف پارٹنر) کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں

- ❑ جذباتی انتخاب
  - جذباتی انتخاب اور اس کے نقصانات
- ❑ رواجی انتخاب
- ❑ جلد بازی کا انتخاب
- ❑ جبری انتخاب
- ❑ صحیح انتخاب
  - اچھا رشتہ ملنے کے غیبی اسباب

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب: 4

شریک حیات (لائف پارٹنر) کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں

❑ جذباتی انتخاب

● ایک لڑکی مشورہ کیلئے آئی اور کہا: ایک لڑکا میرا رشتہ مانگنے آیا ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تم اس لڑکے کو جانتی ہو؟ کہتی ہے: تین سال سے ہم ایک دوسرے سے آشنا ہیں۔

اس سے پوچھا گیا: کیا تم اسے چاہتی ہو؟

کہتی ہے: میں اس کے علاوہ کسی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

اس سے پوچھا گیا اس کے گھر والوں کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟

کہتی ہے: اس کا باپ نشہ کرتا ہے۔

اس سے کہا گیا: کیا تم یہ نہیں جانتی کہ جس گھر میں نشہ جیسی لعنت موجود ہو اس گھر میں شادی خطرناک ہوسکتی ہے۔

کہتی ہے: میں اس کے باپ کے ساتھ تو شادی نہیں کر رہی۔

اس سے پوچھا گیا: اچھا اس لڑکے کے بارے میں کچھ بتاؤ؟

کہتی ہے: کبھی کبھار دوستوں کے ساتھ تفریح کے طور پر سگریٹ پیتا ہے۔

اس سے کہا گیا: کیا تم جانتی ہو کہ نشہ کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے؟

کہتی ہے: بالآخر کوئی تو ہونا چاہئے جو اس جیسے افراد کو نشہ یا سگریٹ وغیرہ سے چھٹکارا دلائے اور انہیں سیدھی راہ پہ لے آئے۔

اس سے پوچھا گیا: اس لڑکے کا تمہارے علاوہ کسی اور سے بھی رابطہ ہے؟

کہتی ہے: مجھ سے پہلے دوسروں کے ساتھ اس کے روابط تھے جب سے اس کا مجھ سے رابطہ ہوا ہے اب تو وہ کسی نامحرم سے بات بھی نہیں کرتا۔

اس سے پوچھا گیا: کیا تم اس کی محرم ہو: یہ جواب سن کر خاموشی سی ہوگئی۔

اس سے پوچھا گیا: کیا تم اس کے دوستوں کو جانتی ہو؟

کہتی ہے: جہاں تک میں جانتی ہوں اس کے سب دوست سگریٹ کے عادی اور معاشرہ کے اندر پست قسم کے افراد شمار ہوتے ہیں۔

اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے یہ روایت نہیں سنی ہے کہ "اَلْمَرءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ" ہر فرد اپنے دوست کی روش اور عادات پر چلتا ہے۔

کہتی ہے: کیا معلوم وہ اپنے دوستوں کی اصلاح کرنا چاہتا ہو۔

آپ اس گفتگو کے اندر ملاحظہ فرمائیں کہ وہ لڑکی عاقلانہ انتخاب سے پہلے جذباتی و احساساتی انتخاب کر چکی تھی اور اب اس کے سامنے غلط انتخاب کی جو بھی دلیل پیش کی جارہی تھی باوجودیکہ وہ بالکل واضح تھی لیکن وہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی، وہ اس کی تاویل کررہی تھی۔

● جذباتی انتخاب اور اس کے نقصانات

جذباتی انتخاب میں چونکہ پہلے فرد سے محبت کی جاتی ہے پھر اس کا انتخاب ہوتا ہے اور حدیث میں آتا ہے

حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمّ (41)

محبت انسان کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

لہٰذا اس صورت میں شریک حیات کا انتخاب کرتے وقت اس کی خوبیوں پر نگاہ ہوتی ہے اور خامیاں نظر انداز ہو جاتی ہیں، نیز موجود خوبیوں سے بڑھ کر اسے خوبیوں اور صفات کا مالک سمجھ لیا جاتا ہے۔

اس انتخاب میں چونکہ ازدواجی زندگی سے متعلق ایسے ضروری اور احتیاطی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو کہ خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے ضروری اور ناگزیر ہوتے ہیں۔

چنانچہ جن خدشات کو نظر انداز کیا تھا جب وہ پیش آتے ہیں تو ازدواجی زندگی تلخ ہو جاتی ہے یا ناکام ہو جاتی ہے۔ لہٰذا زندگی اگر کبھی کسی شخص کے انتخاب کا موقع دے تو اپنے لیے ہمیشہ ایک ذمہ دار شخص کا انتخاب کریں، کیونکہ ایک ذمہ دار انسان خوب صورت انسان ہونے سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔ یہ محبت وجنت سب قصے کہانیوں میں اچھے لگتے ہیں جب زندگی کی تلخ حقیقتوں سے پالا پڑتا ہے نا۔۔۔۔تو یہ محبت سب سے پہلے گھر کی کھڑکیوں اور روشن دانوں سے بھاگتی ہے۔ حقیقتیں بڑی دلخراش ہوتی ہیں۔

● **رہا یہ سوال کہ جذباتی انتخاب میں ضروری اور احتیاطی پہلوؤں کو نظر انداز کرنے کی وجہ کیا ہے؟**

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب انسان شریک حیات کا انتخاب اور فیصلہ کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں؛

(1) ایک یہ شریک حیات کے انتخاب میں عقل کمانڈر ہو اور جذبات و احساسات ایک اطاعت گزار اور فرمانبردار سپاہی کی طرح ہوں۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ جذبات و احساسات ایک کمانڈر کی طرح ہوں اور عقل ایک مطیع سپاہی کی طرح ہو۔

پہلی صورت میں شریک حیات کے انتخاب میں غور وفکر اور حقیقت پسندانہ معیارات کو مدنظر رکھنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے۔لہٰذا اس صورت میں ازدواجی زندگی کی ضروریات اور احتیاطوں کو پہلے سے مدنظر رکھا جاتا ہے۔

دوسری صورت میں چونکہ جذبات عقل پر غالب ہوتے ہیں لہٰذا اس صورت میں ازدواجی زندگی کی ضروریات اور احتیاطوں کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔اور اگر کوئی سمجھائے بھی تو اس کی تاویلیں کی جاتی ہیں۔اس جیسی تاویلوں کا ایک واقعہ سامنے آیا کہ ایک گھرانے میں بیٹی کا رشتہ ایک نیک صفت اور صالح مگر غریب لڑکے کے لیے مانگا گیا تو ماں باپ نے انکار کر دیا پھر اس گھر میں ایک بگڑے ہوئے مگر امیر گھرانے کے لڑکے کا رشتہ آیا تو یہ کہہ کر قبول کر لیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا اور اسے ہدایت عطا فرمائے گا اور یہ نیک ہو جائے گا۔سوال یہ ہے کہ جو اللہ بگڑے ہوئے لڑکے کو ہدایت دے سکتا ہے کیا وہ غریب لڑکے کو مالدار نہیں کر سکتا؟

□ رواجی انتخاب

ہمارے معاشرے میں شریک حیات کے انتخاب کے وقت اس کے مال جاہ، خاندانی وجاہت، اسٹیٹس وغیرہ کو حسن اخلاق اور دین داری پر ترجیح دی جاتی ہے۔جس کی وجہ سے عمروں کا تفاوت مزاج و ماحول کے فرق کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو آگے چل کر مشکلات کا سبب بنتا ہے۔

شریک حیات کے انتخاب میں مال وجاہ اور خاندانی وجاہت کو دیکھنا برا نہیں ہے لیکن اس کو ہی معیار بنانا اور دین داری پر اس کو ترجیح دینا برا ہے۔اس لیے کہ مالداری وجاہت اور خاندانی رتبہ کی حیثیت اخلاق کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے صفر کے ہندسہ کی حیثیت ایک کے ہندسہ کے سامنے ہوتی ہے کہ اگر ایک کا ہندسہ ہو پھر اس کے ساتھ جتنے صفر آئیں گے ان کی قدر بڑھے گی، لیکن اگر ایک کا ہندسہ نہ ہو صرف صفر والے ہندسے ہوں پھر چاہے جتنے بھی صفر آجایں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، یہی مثال دینداری اور اس کے مقابلے میں دوسری چیزوں کی ہے کہ اگر دینداری کے ساتھ مالداری، وجاہت اور خاندانی رتبہ ہو تو وہ قابل تعریف ہوں گے ورنہ نہیں۔

- کچھ عرصہ پہلے ایک دوست کے والد نے مجھے گھر بلایا اور کہنے لگے ''بیٹا میری بیٹی کا فلاں جگہ سے رشتہ آیا ہے، وہ لوگ ماشاءاللہ اچھے کھاتے، پیتے، عزت دار گھرانے کے لوگ ہیں، اور وہ لڑکا آپ کی جان پہچان کا ہے، مجھے بتاؤ وہ لڑکا کیسا ہے؟ کیا میری بیٹی کے لیے وہ لڑکا بہتر ثابت ہوگا؟'' میں نے لڑکے کا نام سنا تو اسی وقت نفی میں سر ہلایا کہ ''نہیں انکل وہاں شادی مناسب نہیں، اس لڑکے میں بہت زیادہ خامیاں ہیں، آپ کی بیٹی خوش نہیں رہ سکے گی''۔انکل نے مسکرا کر کہا ''ٹھیک ہے بیٹا بس یہی معلوم کرنا تھا'' اس کے بعد مجھے کچن سے مچھلی کی خوشبو آنا بند ہوگئی اور ایک کپ چائے پی کر میں واپس آ گیا۔

کچھ دن بعد مجھے اسی دوست کی طرف سے بہن کی منگنی کا دعوت نامہ ملا، کارڈ میں نام پڑھ کر حیران ہو گیا کہ یہ تو وہی لڑکا ہے

جس کے لیے میں نے انکل کو منع کیا تھا۔ منگنی کے بعد انکل سے ملاقات کی اور مبارکباد دی، انکل نے خوشی خوشی مبارک باد وصول کی اور کہنے لگے ''بیٹا آپ کی باتوں پر غور کیا لیکن پھر میں نے سوچا کہ خامیوں سے کونسا انسان پاک ہے؟ اس لڑکے میں چند خامیاں ہیں لیکن اس کے والدین بہت اچھے ہیں، ماشاءاللہ کھاتے پیتے گھرانے کے ہیں، بڑا گھر ہے، لڑکے کا اپنا کاروبار ہے اپنی گاڑی ہے اور اللہ سے امید ہے کہ شادی کے بعد لڑکے میں اچھائیاں آجائیں گی، اور تو اور میرے دوستوں نے بھی تعریف کی کہ آپ کی بیٹی رانی کی طرح رہے گی، گاڑیوں میں گھومے گی۔'' انکل کی بات سنتا رہا، مسکراتا رہا، آخر میں اس امید کے ساتھ دعا دے کر واپس آگیا کہ انکل کی تمام باتیں سچ ثابت ہوجائیں۔ بہرحال شادی کا دن آگیا، لڑکے والے خوب دھوم دھام سے ہلہ گلہ کرتے ہوئے برات لیکر آئے، لڑکی والوں نے بھی شادی کے لیے بڑا اہتمام کیا ہوا تھا، معلوم ہوا کہ انکل نے 5 لاکھ روپے ادھار لیے ہیں تا کہ بیٹی کی شادی کے معاملات خیر و عافیت سے نمٹ جائیں، یقیناً وہ 5 لاکھ لینے کے لیے بھی انکل کو لوگوں کے آگے طرح طرح کی منتیں کرنی پڑی ہوں گی، خیر رات 12 بجے رخصتی ہوگئی اور لڑکی سسرال پہنچ گئی۔ 14 ماہ بعد آج صبح مجھے کہیں سے معلوم ہوا کہ اس لڑکی کو طلاق ہوچکی ہے، ایک ننھا پھول ساتھ لیے اپنے گھر عدت میں بیٹھی ہے۔ یہ سن کر جیسے پیروں تلے زمین نکل گئی ہو، آسمان میرے سر پر آگرا ہو، میں نے آفس سے جلدی کام نمٹایا اور اسی دوست کے پاس چلا گیا، معلوم کرنے پر دوست کہنے لگا کہ ''اس لڑکے کا باہر کی خواتین کے ساتھ تعلق تھا، پوری پوری رات باہر رہتا تھا، بیوی وجہ پوچھتی تو بری طرح جھڑک دیتا، ڈانٹتا اور گالیاں دیتا تھا، بعض اوقات مارتا بھی تھا، جب حالات حد سے زیادہ خراب ہوئے تو بہن نے بھی سامنے سے جواب دینا شروع کردیا جھگڑے اور زیادہ بڑھتے گیے اور نتیجہ لڑکے نے فوراً طلاق دے دی'' میرے پاس کہنے کو الفاظ نہیں تھے، دعائیں دے کر واپس آگیا۔

- کسی نے کیا خوب بات کہی! کچے مکان دیکھ کر کوئی رشتہ مت چھوڑنا اور صرف پکے مکان دیکھ کر کسی سے رشتہ مت جوڑنا، دوستوں تجربہ ہے میرا مٹی کی پکڑ مضبوط ہوتی ہے، سنگ مرمر پر تو ہم نے اکثر پیر پھسلتے دیکھے ہیں۔

❑ جلد بازی کا انتخاب

بعض اوقات گھر کے بڑے یہ سوچ کر کہ کہیں یہ آیا ہوا رشتہ ہاتھ سے نہ نکل جائے مکمل تحقیق و اطمینان کیے بغیر جلد بازی میں رشتہ طے کردیتے ہیں اور کبھی یہ سوچ کر کہ ہوسکتا ہے دوبارہ رشتہ نہ آئے، ابھی یہ رشتہ آیا ہوا ہے اسی رشتہ کو طے کردیں، جو چیزیں دیکھنے سوچنے کی ہوتی ہیں انہیں دیکھا سوچا نہیں جاتا، اس طرح کے جلد بازی کے انتخاب سے بھی ازدواجی زندگی میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

❑ جبری انتخاب

بعض اوقات خاندان کے بڑے لڑکی کی مرضی اور اس کی خوشی کے بغیر محض اپنی ناک کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ ہم نے زبان دے دی ہے یا کسی اور ذاتی مصلحت کی وجہ سے زبردستی ایسی جگہ لڑکی کا رشتہ طے کر دیتے ہیں جہاں لڑکی بالکل راضی نہیں ہوتی، پھر بعض اوقات تو لڑکی صاف منع بھی کر دیتی ہے اس کے باوجود بہلا پھسلا کر، کبھی دباؤ ڈال کر اس جگہ رشتہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کے جبری انتخاب بھی ازدواجی زندگی کو تباہ یا تلخ کر دیتے ہیں۔

❑ صحیح انتخاب

● ایک لڑکا اپنے لیے لڑکی کا رشتہ مانگنے گیا، لڑکی کا باپ اسے ملا خوش آمدید کہا، اس کی طرف دیکھا اور کہا ''اس سے پہلے کہ تم کچھ کہو میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں، مجھے صرف ایک سوال کا جواب دے دو، اگر تمہارا جواب صحیح ہو تو ''ہاں'' سمجھو ورنہ ''نہ'' سمجھ لو کہ مقدر میں لکھا غالب آ چکا ہے'' لڑکا اس بات سے خوش ہوا اور کہا ''انکل آپ سوال بتائیں'' لڑکی کے باپ نے لڑکے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا ''فجر کی اذان کب ہوتی ہے؟'' نوجوان حیران پریشان ہو کر ''ساڑھے تین بجے، تین پچپن پر یا پونے چھے بجے'' یہ جواب تھا۔

لڑکی کے باپ نے نوجوان کی طرف دیکھ کر کہا ''میری بیٹی مہنگی ہے، میرا خیال ہے کہ تم اس کا حق مہر ادا نہیں کر سکتے، کیونکہ اس کا حق مہر اسلام ہے'' اے اللہ مسلمان لڑکیوں کو اچھے دیندار خاوند دے اور مسلمان لڑکوں کو نیک بیویاں عطا فرما۔

● نکاح ایک نازک، طویل اور ایسے وسیع تعلقات، حقوق اور ذمہ داریوں پر مشتمل رشتہ کا نام ہے جو نہ صرف میاں بیوی کو بلکہ ان کے تمام متعلقین کو بھی بہت سے حقوق وفرائض کا پابند کرتا ہے۔

اور ان تمام حقوق وفرائض کی ادائیگی نہ صرف میاں بیوی کی مکمل یکجہتی اور ہم آہنگی پر موقوف ہے بلکہ دونوں طرف کے متعلقین کے درمیان باہمی انس واحترام کو بھی چاہتی ہے۔

اس یکجہتی ہم آہنگی اس رشتہ اور اس سے منسلک رشتوں کی بقاء کے لیے شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے۔ یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے نہ کیا جائے جو اس کے برابر کا نہ ہو۔

برابری کا انتخاب پانچ چیزوں میں ہوتا ہے:

1. مسلمان ہونا 2. دینداری 3. مال 4. نسب، خاندان 5. پیشہ

1. مسلمان ہونا

مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار صرف مغل، پٹھان وغیرہ دیگر قوموں میں ہے۔ (یعنی جو قومیں بعد میں اسلام میں داخل ہوئیں)

شیخوں، سیدوں، علویوں اور انصاریوں میں اس کا اعتبار نہیں ہے، تو جو شخص خود مسلمان ہوگیا اور اس کا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا، اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔

جس کے باپ دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن پردادا مسلمان نہ ہو تو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جائے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے، اس کے بعد پردادا اور نگڑ دادا میں برابری ضروری نہیں۔

2. دینداری

دینداری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں، مثلاً: لُچّا، شہدا، شرابی، بدکار آدمی، وہ دیندار عورت کے برابر نہیں سمجھا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> تمہارے پاس جب کوئی ایسا شخص (نکاح کا پیغام لے کر) آئے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کردو۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر اس میں کچھ ہو؟ آپ نے تین بار یہی فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص (نکاح کا پیغام لے کر) آئے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کردو۔ **(42)**

مطلب یہ ہے کہ اگر تم صرف مال یا جاہ والے شخص ہی سے شادی کروگے تو بہت سے مرد بغیر شادی کے اور بہت سی عورتیں بغیر شوہر کے رہ جائیں گی جس سے زنا اور حرام کاری عام ہوگی اور ولی کو عار وندامت کا سامنا کرنا ہوگا جو فتنہ وفساد کے بھڑکنے کا باعث ہوگا۔

- حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ دینداری میں دو بنیادی چیزیں دیکھ لی جائیں، ایک یہ کہ اعتقادِ اسلامیہ میں شک وشبہ یا تمسخر واستہزاء سے پیش نہ آئے۔ دوسرا یہ کہ طبیعت میں صلاحیت ہو کہ اہل علم اور بزرگوں کا ادب کرتا ہو، نرم خو ہو کہ اپنے متعلقین کے حقوق ادا کرنے کی اس سے توقع ہو۔ **(43)**

3. مال

مال میں برابری کے یہ معنی ہے کہ بالکل مفلس محتاج شخص مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے، البتہ یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو۔

4. نسب وخاندان

نسب میں برابری تو یہ ہے کہ مثلاً: شیخ، سید، انصاری اور علوی یہ سب ایک دوسرے کے برابر ہیں یعنی سیدوں کا رتبہ اگرچہ دوسروں سے بڑھ کر ہے، لیکن اگر سید لڑکی شیخ کے یہاں بیاہی گئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اپنے جوڑ والے سے نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی جوڑ ہی ہے۔

نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا اعتبار نہیں، اگر باپ سید ہے تو لڑکا بھی سید ہے اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے، ماں چاہے جیسی ہو، اگر کسی سید نے کسی غیر سید خاندان کی عورت سے نکاح کر لیا تو اس کی اولاد سید شمار ہوگی اور درجہ میں سیدوں کے برابر ہوگی، البتہ یہ اور بات ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں سید خاندان سے ہوں اس کی عزت زیادہ ہے، لیکن نکاح کے معاملے میں سب ایک ہی جوڑ کے کہلائیں گے۔

مغل، پٹھان سب ایک درجے کے ہیں اور ان کا درجہ شیخوں، سیدوں سے کم ہے۔ اگر شیخ یا سید کی لڑکی ان کے یہاں بیاہی گئی تو کہا جائے گا کہ جوڑ کے بغیر نکاح ہوا۔

5. پیشہ

پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑ کے نہیں، اسی طرح نائی، دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر نہیں۔
دیوانہ پاگل آدمی ہوشیار سمجھدار عورت کا جوڑ نہیں۔ (44)

● اچھا رشتہ ملنے کے غیبی اسباب

(1) نیک عمل بہت بڑی طاقت ہے اس کی طاقت کو سمجھیں اور اس کو حاصل کریں

اس بات کو بخوبی جان لیں کہ اچھا خاوند اللہ تعالیٰ کی عطا اور دین ہے، اور اللہ کے خزانوں سے لینے کا ذریعہ نیک اعمال ہیں ، اس لیے بکثرت نیک کام کیا کریں۔

(2) برے اعمال بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا ذریعہ ہیں اس کو سمجھیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

نافرمانیوں، گناہوں سے بہت زیادہ بچیں کیونکہ نافرمانیاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں رکاوٹ بن جاتی ہیں اور اچھا خاوند تو بہت

بڑی نعمت ہے۔

(3) نگاہوں اور شرمگاہ کی حفاظت کریں

اپنی نگاہ پست رکھا کریں شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اللہ کو دکھا دیں کہ آپ اچھے خاوند کی طالب اس لیے ہیں کہ نگاہ، شرمگاہ اور تمام اعضاء کو پاک اور عفیف رکھ سکیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

ثَلَا ثَةٌ حَقٌّ عَلَى عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ :اَلْمُكَاتَبُ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ۔

تین لوگوں کی مدد اللہ کے ذمے ہے: مکاتب غلام جو اپنے ذمہ کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے، وہ نکاح کا خواہشمند جو عفت و پاکدامنی پر قائم رہنا چاہتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔(45)

(4) اوقات قبولیت میں گڑگڑا کر دعائیں کریں

اپنے سجدوں میں بالخصوص قیام اللیل اور نفلی نمازوں میں بکثرت گڑگڑا کر دعا کیا کریں کہ اللہ تعالی آپ کو اچھا شوہر عطا کرے اور یہ دعا کیا کریں:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ زَوْجاً صَالِحاً أَغُضُّ بِهٖ بَصَرِيْ وَأَحْفَظُ بِهٖ فَرْجِيْ وَأَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ اَمْرِ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ

اے اللہ مجھے نیک اور صالح خاوند سے نواز، جس کی بدولت میں اپنی نگاہ پست رکھ سکوں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر سکوں اور اپنے دین و دنیا کے معاملات میں اس کی مدد لے سکوں۔

نیز کثرت سے یہ دعا مانگیں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان:74)

ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنا دے۔

(5) استغفار، صدقات وخیرات بھی کریں

بکثرت صدقات وخیرات کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اور بہت زیادہ استغفار کیا کریں۔

نیک اور صالح خاوند کے حصول کے سلسلے میں ایک بہن نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں۔

گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران میری غیر حاضری کی وجہ میری شادی تھی۔ جس کا انعقاد میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا، یہ سب بالکل اچانک ہو گیا۔ آج میں تمہارے درمیان ہوں، تمہیں اپنا تجربہ بتا رہی ہوں اور تمہیں اپنے

تجربہ میں شریک کر رہی ہوں، کیونکہ تم بھی اپنی دعاؤں اور مبارکبادوں کے ذریعہ سے میری خوشی میں شریک رہی ہو۔
میں جو کچھ تمہیں بتلاؤں گی اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں ہوگا، اللہ میری گفتگو پر گواہ ہے۔

میری معزز بہنوں!

کچھ عرصہ قبل میری توجہ استغفار کی اہمیت وفضیلت اور اس کے فوائد کی طرف ہوئی اور میں نے اس باب میں کافی سارا مطالعہ کیا۔

یہاں کچھ بہنیں مجھے جانتی ہیں اور انہیں اس بات کا علم ہے کہ میں سخت مشکل میں تھی، اور اس وقت میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ میری خیر وبھلائی کے لیے دعا کریں۔

میں نے اچھا خاوند پانے کی خاطر استغفار کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے عرصے بعد ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک لڑکے نے میرے یہاں رشتہ بھیجا، میں اسے جانتی تک نہ تھی، لیکن اس میں اچھے خاوند کی تمام صفات موجود تھیں۔

اگر اللہ کی قدرت ومشیت نہ ہوتی تو میرا اس تک پہنچنا ممکن نہیں تھا، کیونکہ ہم دور دراز کے شہروں میں رہتے تھے۔ اللہ کی قسم ابھی ایک ہی ماہ گزرا تھا کہ میں اس کی زوجیت میں آچکی تھی، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

میری یہ گفتگو ہر اس نوجوان لڑکی کے لیے ہے جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی، بلکہ ہر اس لڑکی کے لیے ہے جس کی کوئی حاجت ہو، خواہ کیسی بھی ہو، وہ اپنی چاہت کے حصول یا ناپسندیدہ چیز سے بچنے کے لیے استغفار سے کام لے، پھر جتنا بھی میسر ہوسکے صدقہ خیرات کرے اور بکثرت دعا کرے۔

خلوص نیت کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی بدولت انتہائی مختصر عرصے میں میری شادی ہوگئی، یہی میری کامیابی کا راز ہے۔
دعا کرنا کہ اللہ تعالی جلد از جلد نیک اولاد کی صورت میں مجھ پر احسان فرمائے اور میرے خاوند کی حفاظت فرمائے اور میری محبت اس کے دل میں راسخ کردے۔

باب 5:

گھر بچانے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تمہید: شوہر کو راضی رکھیں اس کو سکون پہنچائیں
فصل 1: اطاعت کریں۔
فصل 2: محبت کریں۔
فصل 3: عزت ادب واحترام کریں۔
فصل 4: خدمت کریں۔
فصل 5: قناعت کریں، شکر کریں۔
فصل 6: خیانت نہ کریں۔
فصل 7: تحمل و بردباری اختیار کریں، جذباتیت سے بچیں۔

تمہید:

شوہر کو راضی رکھیں اس کو سکون پہنچائیں

ایک عورت کو اپنا گھر بچانے کے لیے کس حد تک قربانی دیدینی چاہیے؟ اس حوالے سے تجربہ کار خواتین سے جب سوالات کیے گیے تو ان کے جوابات کچھ اس طریقہ سے آئے:

- سب سے پہلی اور بنیادی بات تو یہ ہے کہ ایک عورت کی یہ کوشش ہونی چاہیے اور اس کیلئے جتنی بھی وہ قربانی دے سکتی ہے اسے دیدینی چاہئے۔ کہ اس کا شوہر اس سے خوش رہے، راضی رہے پھر نہ صرف یہ کہ شوہر کو خوش رکھنے کی کوشش ہو بلکہ ان رشتوں کو بھی خوش رکھنے کا پورا اہتمام کیا جائے جن رشتوں کے خوش رہنے سے شوہر کو خوشی ہوتی ہے۔

اور حتی الامکان شوہر کو ناراض نہ کرے۔

اگر کبھی ناراض ہو جائے تو منانے میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کرے۔

- **شوہر کو خوش رکھنا شریعت کا تاکیدی حکم ہے**

حدیث میں آتا ہے:

يَا مَعشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِينَ اللهَ وَالتَمِسنَ مَرضَاتِ أَزوَاجِكُنَّ فَإِنَّ المَرأَةَ لَو تَعلَمُ مَا حَقُّ زَوجِهَا لَم تَزَل قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ۔ (46)

اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی خوشنودی کو طلب کرو اس لیے کہ عورت اگر جان لے کہ (اس پر) اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو وہ صبح وشام کا کھانا لیکر کھڑی رہے۔

- **شوہر کا راضی ہونا جنت میں داخلہ کا سبب ہے**

حدیث میں آتا ہے:

أَيُّمَا اِمرَأَةٍ مَاتَت وَزَوجُهَا عَنهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الجَنَّةَ۔ (47)

جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگئی۔

حضرت حصین ابن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَفَرَغَت مِن حَاجَتِهَا فَقَالَ لَهَا

النَّبِيُّ ﷺ: أَذَاتُ زَوجٍ أَنتِ قَالَت: نَعَم قَالَ: كَيفَ أَنتِ لَهُ قَالَت: مَا آلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزتُ عَنهُ قَالَ: فَانظُرِي أَينَ أَنتِ مِنهُ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ۔ (48)

ان کی پھوپھی کسی کام کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تم خاوند کے لیے کیسی ثابت ہو رہی ہو؟ انہوں نے کہا میں ان کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کرتی مگر وہ کام جس سے میں عاجز آجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا؟ ذرا غور کر لینا کہ تم اس کے ساتھ کیسا معاملہ کرتی ہو وہی تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے۔

- **شوہر کو راضی کرنے والی سب سے بہترین عورت ہے**

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے بہتر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكرَهُ۔ (49)

وہ عورت کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اسے خوش کردے، جب اسے کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال میں شوہر کی مخالفت کر کے ایسا کوئی کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

- **شوہر کو راضی کرنے والی شوہر کے لیے بہترین خزانہ ہے**

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُخبِرُكَ بِخَيرِ مَا يَكنِزُ المَرءُ المَرأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيهَا سَرَّتهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتهُ وَإِذَا غَابَ عَنهَا حَفِظَتهُ۔ (50)

کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جسے انسان جمع کرتا ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب اس کی طرف شوہر دیکھے تو اس کی طبیعت خوش کردے، جب وہ اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی (عزت، مال اور بچوں وغیرہ کی) حفاظت کرے۔

- **شوہر کو راضی کرنے والی عورت نیک بختی کا سبب ہے**

ایک حدیث میں خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَمِنَ السَّعَادَةِ اَلْمَرأَةُ تَرَاهَا تُعجِبُكَ۔ (51)

خوش بختی میں سے ایک وہ عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں اچھی لگے۔

- **جس عورت سے اس کا شوہر ناراض ہو اس کی عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں**

ایک روایت میں آتا ہے:

ثَلَاثَةٌ يَدعُونَ فَلَا يُستَجَابُ لَهُم: رَجُلٌ أَعطَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَلَاتُؤتُوا السُّفَهَاءَ أَموَالَكُم (النساء) وَرَجُلٌ كَانَت عِندَهُ امرَأَةٌ سَيِّئَةُ الخُلُقِ فَلَم يُطَلِّقهَا أَولَم يُفَارِقهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَم يُشهِد عَلَيهِ۔ (52)

تین افراد ایسے ہیں جو دعا مانگتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جاتی:

ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو دیا ہو (کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو۔

دوسرا وہ شخص جس کے پاس بد اخلاق عورت ہو (اور اس کی وجہ سے اس کا دینی اور دنیاوی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہو) لیکن وہ اس عورت کو طلاق نہ دے۔

اور تیسری وہ عورت جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اس نے اس معاملے پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو۔

- **شوہر کو ناراض کرنے، اذیت دینے والی عورت کو حوریں بددعا دیتی ہیں**

حدیث میں آتا ہے:

لاَ تُؤذِي امرَأَةٌ زَوجَهَا فِي الدُّنيَا إِلاَّ قَالَت زَوجَتُهُ مِنَ الحُورِ العِينِ: لاَ تُؤذِيهِ قَاتَلَكِ اللهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِندَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَن يُفَارِقَكِ إِلَينَا۔ (53)

جو عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو (جنت کی) بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے، اللہ تجھے ہلاک کرے، یہ تو ویسے بھی تیرے پاس بس مسافر ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے۔

- **عورت ناراض شوہر کو جب تک راضی نہ کرلے اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی نہیں ہوتے۔**

حدیث میں آتا ہے:

جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کرکے اس کے) چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک شوہر کو راضی کرکے ہنسا نہ دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جائے تو اس کے لوٹنے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (54)

● **جس کا شوہر اس سے ناراض ہوکر سوجائے فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں**

حدیث میں آتا ہے:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَت فَبَاتَ غَضبَانَ عَلَيهَا لَعَنَتهَا المَلاَ ئِكَةُ حَتَّى تُصبِحَ۔(55)

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے جس کی وجہ سے شوہر اس سے ناراض ہوکر سوجائے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

● **ناراض شوہر کو منانے والی عورت جنتی عورتوں میں سے ہے**

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُخبِرُكُم بِنِسَائِكُم مِن أَهلِ الجَنَّةِ الوَدُودُ الوَلُودُ العَؤُودُ عَلَى زَوجِهَا الَّتِي إِذَا آذَت أَو أُوذِيَت جَائَت حَتَّى تَأخُذَ بِيَدِ زَوجِهَا ثُمَّ تَقُولُ وَاللهِ لَا أَذُوقُ غُمضًا حَتَّى تَرضَى۔(56)

کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ (پھر خود ہی جواب ارشاد فرمایا) وہ جو شوہر سے خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی، اپنے شوہر کی طرف طرف کثرت سے لوٹنے والی ہو، وہ جب اپنے شوہر کو تکلیف پہنچادے یا ان کو تکلیف پہنچادی جائے تو آکر شوہر کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ذرہ بھر نہیں سوؤں گی جب تک آپ راضی نہ ہوجائیں۔

● **شوہر کا دل دکھانا اپنا ہی نقصان کرنا ہے**

جو بیوی اپنے شوہر کا دل دکھاتی ہے وہ اصل میں اس مضبوط دیوار کو توڑ رہی ہوتی ہے جس کی چھت کے نیچے اس کی پناہ ہوتی ہے، اور اس درخت کو کاٹ رہی ہوتی ہے جس سے اسے سخت دھوپ میں سایہ حاصل ہورہا ہوتا ہے۔

❑ **اللہ رسول کی خوشنودی سب سے مقدم ہے**

● قرآن کریم میں ہے:

وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرضُوهُ إِن كَانُوا مُؤمِنِينَ۔ (توبة:62)

حالانکہ اگر یہ واقعی مومن ہوں تو اللہ اور اس کے رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ ان کو راضی کریں۔

● حدیث میں آتا ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخلُوقٍ فِي مَعصِيَةِ الخَالِقِ۔(57)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

اگر خاوند بھی کوئی ایسا کام کہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں داخل ہو تو ہرگز بات نہ مانیں۔ مثلاً اگر خاوند کہے کہ پردہ اتار دو تو پردہ ہرگز نہیں اتارنا، ہاں خاوند کو کیسے سمجھانا ہے، اس کے لیے آپ اللہ والوں سے مشورہ کریں، علماء سے رجوع کریں۔ مگر کوئی کام خلاف شریعت نہیں کرنا، چاہے ماں باپ ہوں، چاہے کوئی ہو لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ خلاف شریعت کام میں کسی کی کوئی پروا نہیں۔ خلاف شریعت کام میں کسی کا دل ٹوٹنے کی کوئی پروا نہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کیجیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو خود راضی فرما دیں گے۔ (58)

● امام بخاری نے باب قائم کیا ہے: بَابُ لَا تُطِيعُ المَرأَةُ زَوجَهَا فِي مَعصِيَة (عورت گناہ میں اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرنے کے بیان میں) اس میں حضرت عائشہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے:

أَنَّ امرَأَةً مِنَ الأَنصَارِ زَوَّجَتِ ابنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأسِهَا فَجَاءَت إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَت ذَلِكَ لَهُ فَقَالَت: إِنَّ زَوجَهَا أَمَرَنِي أَن أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ: لَا إِنَّهُ قَد لُعِنَ المُوصِلَاتُ۔ (59)

قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے مصنوعی بال) جوڑے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ایسا تو ہرگز مت کرو کیونکہ مصنوعی بال سر پر رکھ کے جو جوڑے تو ایسے بال جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

❑ شوہر کو کیسے راضی کیا جائے

اگر ایک لفظ میں اس کا جواب دیا جائے تو وہ یہ ہے کہ ہر وقت ہر طرح سے شوہر کو سکون پہنچانے کی کوشش کی جائے اور ہر اس بات سے کام سے بچا جائے جس میں شوہر کو جانی مالی، قلبی، ذہنی اذیت، تکلیف اور ناگواری ہوتی ہو۔ یہی بیوی کا بنیادی وظیفہ ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِن آيَاتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا لِتَسكُنُوا إِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً۔ (روم: 21)

اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے۔

اگر بیوی اس میں کامیاب ہوگئی تو گویا خوش گوار ازدواجی زندگی کو اس نے حاصل کرلیا۔ اب شوہر کو سکون کیسے پہنچایا جائے اس کو جانیے۔

فصل 1:

اطاعت کریں

صرف بیوی ہی شوہر کی کیوں اطاعت کرے؟
شوہر کو مطیع کرنے کا آسان طریقہ
آخر بیوی شوہر کی کیا کیا بات مانے؟

❑ صرف بیوی ہی شوہر کی کیوں اطاعت کرے؟

● ایک عورت نے کسی عالم سے پوچھا اسلام نے ہمیں شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری کا پابند کیوں کیا ہے؟ شوہر کو ہماری اطاعت کا پابند کیوں نہیں بنایا؟

عالم نے پوچھا: تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟

عورت بولی: تین بیٹے

اس پر عالم نے جواب دیا: اللہ نے تمہیں ایک مرد کی اطاعت کا حکم دیا اور تین مردوں کو تمہاری اطاعت کا حکم دیا، تمہاری اطاعت اور تمہارے ساتھ حسن سلوک اور اچھا معاملہ کیے بغیر وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے۔ اب آپ بتائیں کہ زیادہ پابندی کس پر ہے؟

عورت نے جواب دیا: بے شک اسلام کی نعمت پر میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں۔

● میاں بیوی میں سے کون کس کی اطاعت کرے غور کیا جائے عقلی احتمالات صرف تین ہیں:

1. مرد حاکم سرپرست ہو اور عورت محکوم
2. عورت حاکم سرپرست ہو مرد محکوم
3. مرد اور عورت دونوں برابر ہوں نہ کوئی کسی کا حاکم ہو اور نہ کوئی کسی کا محکوم۔

اس کے علاوہ اور کوئی احتمال عقلی ذہن میں نہیں آتا۔

شریعت نے پہلے احتمال کو اختیار کیا یعنی مرد کو حاکم سرپرست اور عورت کو اس کا محکوم قرار دیا، اور اس پر یہ حکم دیا کہ مرد چونکہ حاکم اور بالادست ہے اس لیے عورت کے تمام مصارف کی ذمہ داری مرد پر ہے اور مرد ہی پر مہر بھی واجب ہے۔

پس اگر عورتیں یہ چاہیں کہ ہم حاکم بنیں اور مرد ہمارے محکوم بنیں (جیسا کہ دوسرا احتمال ہے) تو پھر عورتوں کو چاہیے کہ مرد کے تمام مصارف کی کفیل اور ذمہ دار عورتیں بنیں اور عورتوں ہی پر مردوں کا مہر بھی واجب ہو اور نکاح کے بعد جو اولاد ہو اس کی خورد و نوش اور ان کی تعلیم و تربیت کے کل مصارف کی ذمہ دار بھی عورتیں ہی ہوں حتی کہ مکان کا کرایہ بھی عورتوں کے ذمہ ہو جس طرح مرد حاکم ہونے کی صورت میں ان تمام مصارف کا کفیل اور ذمہ دار تھا، اسی طرح جب عورتیں مردوں کی حاکم بنیں تو بجائے مرد کے عورتیں ان تمام مصارف اور اخراجات کی کفیل اور ذمہ دار بنیں۔

اور اگر عورتیں تیسرا احتمال اختیار کرتی ہیں کہ مرد اور عورت دونوں برابر رہیں نہ کوئی حاکم ہو اور نہ کوئی محکوم تو پھر اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مہر تو پہلے ہی مرحلہ میں ختم ہو جائے گا اور پھر نان نفقہ کا مسئلہ بھی ختم ہو جائے گا، اس لیے مساوات یعنی برابری کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا اپنا ذمہ دار ہے اور خانگی مصارف خورد و نوش و گھر کا کرایہ آدھا مرد پر اور آدھا عورت پر واجب ہو اور بچوں کے خورد و نوش اور ان کے تعلیمی مصارف آدھے باپ کے ذمہ اور آدھے ماں کے ذمہ رہیں، اور مرد اور عورت اپنے اپنے ذاتی مصارف مثلاً لباس وغیرہ کے بطور خود الگ الگ ذمہ دار رہیں، عورتیں اگر حقوق میں مرد کی مساوات چاہتی ہیں تو مصارف اور ذمہ داریوں میں بھی تو مساوات کو قبول کریں، ہر مساوی اپنا اپنا کفیل اور ذمہ دار ہوتا ہے، دوسرے مساوی کا کفیل اور ذمہ دار نہیں ہوتا۔

غرض یہ کہ شریعت نے جو مرد کے حاکم ہونے کا فیصلہ کیا ہے وہ نہایت عادلانہ اور حکیمانہ فیصلہ ہے اور عورتوں کے حق میں اس سے زیادہ نافع اور مفید کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا، عورتوں پر اس فیصلہ کا شکر واجب ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کے ضعف اور کمزوری اور وسائل معاش سے لاچاری اور مجبوری کی بناء پر ان کو شوہر کا محکوم بنا کر پیکر محبوبیت و نزاکت بنایا کہ مرد پر ناز کرے اور تمام مصارف اور ذمہ داریوں سے اس کو سبکدوش کر دیا، پس نیک بخت ہیں وہ عورتیں جو اپنے مردوں کی فرمانبردار رہیں اور ان کی فضیلت اور برتری کو ملحوظ رکھ کر اطاعت گزار رہیں۔ **(60)**

● ''السلام علیکم...... کیا حال ہے؟'' کومل نے فون ملایا۔

''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ...... بڑے دنوں بعد یاد آئی آپ کو!'' سلمیٰ باجی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بس باجی کیا کروں، آج میرا شوہر سے جھگڑا ہو گیا ہے۔''

''اللہ خیر کرے، کیا ہو گیا؟''

''باجی تھوڑا سا ناشتے میں تاخیر ہو جائے تو لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں، جب دیکھو ان کی مرضی چلنی چاہیے، جب کہ میں خود سے ان کا اتنا خیال رکھتی ہوں کہ.....'' آگے کومل سے بولا نہ گیا، وہ رونے لگی۔

''بس بس رونا نہیں، ایسا کیا کہہ دیا انہوں نے؟'' سلمیٰ باجی نے تسلی دی تو وہ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ''بیٹا رونے سے

مسئلہ حل نہیں ہوگا، رونا بند کرو اور میری بات سنو......'' ''جی باجی!'' اس کی سسکیاں رکنے لگیں۔ باجی سے بات کر کے اس کے دل کو سکون مل جاتا تھا۔ ''دیکھو تمہارے شوہر کی وجہ سے تمہیں جو آسائشیں میسر ہیں وہ کبھی سوچا تم نے؟'' سلمیٰ باجی نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''باجی وہ تو میرا حق ہے، ایک مکان ہے، اور میرے دو بچوں کے لیے سکول کا انتظام ہے بس......''

''غلط بالکل غلط......'' باجی نے بات کاٹی۔

''کیا مطلب باجی؟''

''اگر تمہارا حق ہے تو جھونپڑیاں کیوں آباد ہیں۔ سب لوگوں کے بچے اچھے اسکولوں میں کیوں نہیں پڑھ رہے۔'' وہ ذرا رکیں۔ ''تمہارے شوہر مہینے کے چالیس بچاس ہزار کماتے ہیں، سوچو اگر نہ کمائیں تو تم کہاں سے اتنے عیش کرو گی۔ پھر اس پر یہ ظلم کہ وہ سب کچھ تمہارے لیے کر رہے ہیں اور تمہارے آگے سے نخرے ختم نہیں ہوتے کہ تم کھانا پکاتی ہو، بچوں کو سنبھالتی ہو، یہ کرتی ہو، وہ کرتی ہو......شوہر کو ناراض مت کرو، جاؤ ابھی مناؤ اسے جا کر۔''

باجی کے اس پر بے شمار احسانات تھے۔ ان کے اچھے اخلاق کی وجہ سے وہ دل سے ان کی قدردان تھی۔ اس لیے ان کی برا بھلا سب وہ سن لیتی تھی۔ ابھی بھی وہ کچھ مروت میں آ گئی۔ ''اچھا باجی! میں ابھی فون کر کے ان سے معذرت کرتی ہوں۔'' اس کی آواز بجھی بجھی سی تھی۔

''باجی! آپ فوراً میرے گھر آ جائیں، ورنہ میں مر جاؤں گی۔''

کومل کا فون تھا اور وہ فون پر چلا رہی تھی۔ وہ گھبرا گئیں۔ فوراً برقع پہنا اور کومل کے گھر کے لیے نکل گئیں۔ اس کا گھر دو گلی چھوڑ کر ہی تھا۔

''کیا ہوا؟'' کومل نے دروازہ کھولا تو اس کا سوجا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ دہل کر بولیں۔ ''باجی آج انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا، دیکھیں......'' اس نے اپنے منہ پر تھپڑ کا نشان دکھایا

''ہوا کیا تھا؟'' وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے بولیں۔

''باجی! بچے اسکول سے لیٹ ہو گئے تھے۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ میں جلدی میں چائے میں چینی ڈالنا بھول گئی تو انہوں نے کپ اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ میں نے غصے سے کہہ دیا کہ یہ کیا بدتمیزی ہے تو دوسری چیزیں بھی اٹھا کر پھینکیں اور گھر سے جانے لگے۔ مجھے بھی شدید غصہ آ گیا تھا لیکن میں نے ان کو گھر سے جانے نہیں دیا۔ باجی! اللہ کی قسم شدید غصے کے باوجود میں ان کی منتیں کر رہی تھی۔ لیکن مجال ہے کہ ان کے کان پر جوں بھی رینگی ہو۔ میں نے ان کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر مروڑا کہ ان کو میرا خیال آئے، میں کوئی لڑائی تھوڑا کر رہی تھی۔ بس انہوں نے میرے منہ پر تھپڑ مار دیا، مجھے گالیاں بھی دیں، میں آگے بڑھی تو ٹھوکر ماری اور گھر سے نکل گئے، مجھے...... مجھے روتا چھوڑ کر......'' یہ کہہ کر کومل ہچکیاں لے کر رونے لگی۔ باجی نے کچھ دیر اس کو رونے دیا۔

''دیکھو کومل میری بات سنو......!

''ہاں ہاں! آپ بھی مجھے شوہر کے حقوق بتائیں گی، بس رہنے دیں، میں تو اب ان سے طلاق لوں گی۔ اب یہ بھی دیکھ لیں اپنی اوقات، دماغ ٹھکانے آجائے گا ان کا بھی۔'' وہ غصے میں بولتی چلی گئی۔

''وہ دوسری کر لیں گے، ان کا کیا ہے؟'' باجی کو کچھ اور سمجھ میں نہ آیا۔

''ہاں ہاں! میں نے ان کے میسج پڑھے ہیں، ان کی سیکرٹری ان کا موڈ سمجھتی ہے، اسی سے رچالیں شادی، بس اب نہیں رہنا مجھے ان کے ساتھ، یہ میرا آخری فیصلہ ہے!'' وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

''تو مجھے کیوں بلایا ہے؟ سلمٰی باجی بے نیازی سے بولیں۔

''آپ کو کس نے بلایا ہے؟''بس ٹھیک ہے آپ چلی جائیں۔'' وہ غصے میں بولی تو ایک دم سے سلمٰی باجی کو اپنی غلطی کا انکشاف ہوا کہ وہ غصے میں ہے، اس وقت اس کے سامنے بولنا نہیں چاہیے تھا۔

''ارے تم ناراض ہو گئیں، یہ بتاؤ تم نے ناشتہ کیا ہے؟'' سلمٰی باجی پیار سے بولیں، مگر وہ چپ رہی۔ وہ خود اٹھ کر کچن کی طرف گئیں تو کالی چائے ان کا منہ چڑا رہی تھی۔ انہوں نے برتن صاف کر کے چائے بنائی۔ ادھ کھلی بریڈ کے پیکٹ سے بریڈ نکالے۔ اور ایک پلیٹ دھو کر اس کے سامنے پیش کر دیے۔ ''لو کھالو......''

''نہیں باجی میں نہیں کھاؤں گی۔'' اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

''دیکھو! نہیں کھاؤ گی تو کالی ہو جاؤ گی، بزرگ کہتے ہیں ناشتہ ضرور کرنا چاہیے۔'' سلمٰی باجی نے شوخی سے کہا تو وہ مان گئی اور ناشتہ کرنے لگی۔

''ایک بات کہوں کومل!''

''جی'' وہ سر جھکا کر بولی۔

''تمہارے شوہر جس کمپنی میں کام کرتے ہیں، اس کمپنی کا کوئی باس ہے؟''

''جی ہاں......''

''اگر تمہارے شوہر اپنے باس کی بات نہ مانے تو؟''

''ظاہری بات ہے کہ باس ناراض ہوں گے اور اِنہیں جاب سے نکال دیا جائے گا۔'' وہ نا سمجھتے ہوئے بولی۔

''بس تمہارے گھر میں بھی یہی لڑائی ہے۔'' وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولیں۔

''کک......کیا مطلب'......کیا میرے شوہر باس کو باس نہیں مانتے۔'' وہ حیران رہ گئی

''جی نہیں......وہ تو مانتے ہیں، تم نہیں مانتیں۔'' باجی نے پیار سے کہا۔ ''میران کے باس سے کیا تعلق ہے؟'' کومل کچھ نا سمجھتے ہوئے بولی۔

''بھولی...... میرا یہ مطلب نہیں ہے۔'' سلمٰی باجی ہنس دیں۔ ''جی!''

''دیکھو اللہ نے دین و دنیا کا ایک نظام بنایا ہے۔ ایک تابع اور دوسرا متبوع ...... اب اگر اس سے نکلیں گے تو ہمیشہ لڑائی ہو گی۔ اب گھر میں بیوی خود کو شوہر کا تابع کر لے تو کبھی بھی اس کے سامنے زبان نہیں کھولے گی، کبھی اس کے بُرے عمل پر غصہ نہیں آئے گا۔'' سلمٰی باجی نے تقریر ہی کر ڈالی۔

''لیکن باجی! عورتوں کے بھی تو حقوق ہوتے ہیں، کم از کم مساوات تو رکھنی چاہیے۔''

''میری جان! مساوات کا کلیہ دنیا کے کسی نظام میں نہیں چلتا تو گھر میں کیسے چلے گا؟ ایک کو تو ضرور تابع بننا پڑے گا..... تم کیا یہ چاہتی ہو کہ شوہر تمہارے تابع بنے، جب کہ اللہ نے مرد کو بڑا بنایا ہے۔''

''میں ان کو اپنا بڑا تو مانتی ہی ہوں نا...... بس ان کے غصے پر غصہ آجاتا ہے۔'' کومل نے سر جھکا لیا۔ جیسے اس کو اپنی کمی کا احساس ہونے لگا تھا۔

''ایک بات سمجھ لو، غصے کا ایک اصول ہے؟'' باجی فیصلہ کن انداز میں بولیں۔

''غصے کا اصول؟'' وہ حیران رہ گئی

''جی ہاں..... تم بھی وہ اصول جانتی ہو۔''

''اچھا'' وہ اشتیاق سے بولی۔

''غصہ ہمیشہ اپنے چھوٹے یا برابر والے پر آیا کرتا ہے۔ جس کو آدمی اپنا بڑا سمجھتا ہے اس پر کبھی غصہ نہیں آتا، چنانچہ نوکر کو آقا پر غصہ نہیں آسکتا، چاہے آقا نوکر پر کتنا ہی غصہ کرے، کیوں کہ نوکر آقا کو اپنے سے بڑا سمجھتا ہے، تمہارا شوہر پر غصہ کرنا اس لیے ہے کہ تمہارے دل میں شوہر کی عظمت نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ تو یہ عظمت بتا رہے ہیں کہ سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو کہتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور میری بنّو سجدہ تو اللہ کو کیا جاتا ہے، شوہر جس کو سجدہ کیا جاتا، اس پر غصہ کیا جاتا ہے؟''

اب کومل کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ مگر ان آنسوؤں سے دل صاف ہو رہا تھا۔ سچ ہے کہ اگر بیوی شوہر کی اصلاح کی فکر چھوڑ کر اس کے مرتبے کی عظمت کا دل سے اعتراف کرلے اور اپنے حقوق کو چھوڑ کر، اپنے فرائض پر توجہ دے تو آج گھر گھر میں ہونے والا، جھگڑا ختم ہو جائے۔

- اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر اس کے امور کی دیکھ بھال اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے نگراں، ذمہ دار اور امیر بنایا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ مرد عورت زندگی کے سفر کی گاڑی کے دو پہیے ہیں، زندگی کا سفر دونوں کو مل کر ایک ساتھ طے کرنا ہے، اب زندگی کے طویل سفر میں انتظام کے خاطر یہ بات لازم ہے کہ دونوں میں سے ایک شخص کو سربراہ اور ذمہ دار بنایا جائے، جیسا کہ

والیانِ مملکت رعیت کے نگران ہوتے ہیں۔ اور حدیث میں بھی ہے کہ تین شخص سفر کر رہے ہوں تو ایک شخص کو امیر بنالو، تا کہ سارے انتظامات اس کے ماتحت ہوں اذا خرج ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدھم (61)

لہٰذا جب ایک چھوٹے سے سفر میں امیر بنانے کی تاکید کی گئی ہے تو زندگی کا یہ طویل سفر جو ایک ساتھ گزارنا ہے، اس میں یہ کیسے ہوتا کہ یہ سفر بغیر کسی امیر اور سربراہ کے طے ہو جاتا۔

اب رہی یہ بات کہ زندگی کے اس سفر میں مرد و عورت میں سے امیر اور ذمہ دار کون ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مرد کا انتخاب فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ۔ (نساء:34)

مرد عورتوں کے سربراہ ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے اور اس لیے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (بقرۃ:228)

ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔

بہرحال گھر کے نظم کا حکمران مرد ہے اس کی دو وجوہات بھی قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔

پہلی وجہ: یہ ہے کہ اللہ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ اس سے اس دنیا کی فضیلت مراد ہے کہ اللہ نے مرد کی عقلی وجسمانی ساخت ایسی بنائی ہے کہ وہ عورت کی جسمانی و عقلی ساخت پر حاوی ہے۔ مرد میں فعالیت ہے اور عورت میں انفعالیت ہے مرد خلقت، فطرت، قوت، صلاحیت ہر اعتبار سے عورت سے فائق اور برتر ہے، اس کے مقابل عورت پر زندگی کا ایک طویل وقفہ ایسا گزرتا ہے جس میں وہ بڑی حد تک بیکار ہو کر رہ جاتی ہے، دوسروں کی محتاج ہو جاتی ہے، یعنی حمل، رضاعت، بچوں کی تربیت، حیض ونفاس کا زمانہ۔

اس کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے یوں فرمایا ضروری ہے کہ مرد کو اس کی بیوی کا قوام ذمہ دار بنایا جائے کیونکہ فطری طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوت عقلی زیادہ عطا فرمائی ہے۔ اور سیاست سے بھی مردوں کو وافر حصہ ملا ہے یعنی مرد معاملات کو بہتر طریقہ پر انجام دے سکتے ہیں۔ اور حرم کی حفاظت اور عار کی باتیں ہٹانے میں بھی مرد زیادہ مضبوط ہیں۔ (62)

دوسری وجہ: یہ بتائی ہے کہ وہ عورت پر مال خرچ کرتا ہے۔ اب یہ مال خرچ کرنے والی بات مغربی ممالک میں تو نہیں ہے کیونکہ وہاں مرد بھی کماتا ہے اور عورت بھی، لیکن بات یہ ہے کہ اسلام ایک جامع خاندانی نظام پیش کرتا ہے جس میں مرد کی ذمہ گھر کے باہر کی ذمہ داریاں ہیں اور عورت کے ذمہ گھر کے اندر کی ذمہ داریاں ہیں۔ اس سے ایک متوازن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اب آپ مغرب کی طرف ہی دیکھ لیں۔ وہاں عورت گھر سے باہر نکل کر پیسے تو کما لیتی ہے، لیکن مجموعی طور پر معاشرہ خاندانی اقدار اور ان کی افادیت سے تہی دامن ہے۔ چنانچہ اسلام میں گھر کا حکمران مرد ہے۔ عورت حاکم تو نہیں ہے، لیکن گھر کی چار دیواری کے اندر ایک منتظم ضرور ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ علىٰ بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم۔ (63)

اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا (لیکن بالاتری مرد کو حاصل ہے)۔

● حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ مرد عورت کیلئے قوّام (نگران و ذمہ دار) ہے لیکن ساتھ میں دوستی کا تعلق بھی ہے، انتظامی طور پر قوام ہے، لیکن باہمی تعلق دوستی جیسا ہے ایسا تعلق نہیں ہے جیسا آقا اور کنیز کے درمیان ہوتا ہے، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے دو دوست کسی سفر پر جا رہے ہوں، اور ایک دوست نے دوسرے دوست کو امیر بنالیا ہو؛ لہٰذا شوہر اس لحاظ سے تو امیر ہے کہ ساری زندگی کا فیصلہ کرنے کا وہ ذمہ دار ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جیسے نوکروں، ملازموں کے ساتھ کیا جاتا ہے، بلکہ اس دوستی کے کچھ آداب اور تقاضے ہیں، ان آداب اور تقاضوں میں ناز کی باتیں بھی ہوتی ہیں، جن کو حاکم ہونے کے خلاف نہیں کہا جا سکتا ہے۔

ہمارے یہاں بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حاکم ہیں؛ لہٰذا ہمارا اتنا رعب ہونا چاہئے کہ ہمارا نام سن کر بیوی کانپنے لگے، اور بے تکلفی کے ساتھ بات نہ کر سکے، میرے ایک ہم سبق دوست تھے، انہوں نے ایک مرتبہ بڑے فخر کے ساتھ مجھ سے یہ بات کہی کہ جب میں کئی مہینوں کے بعد اپنے گھر جاتا ہوں تو میرے بیوی بچوں کی جرات نہیں ہوتی کہ وہ میرے پاس آجائیں، اور مجھ سے بات کریں، بڑے فخر کے ساتھ وہ یہ بات کہہ رہے تھے میں نے پوچھا: آپ جب گھر جاتے ہیں تو کیا درندہ، شیر یا چیتا بن جاتے ہیں، جس کی وجہ سے بیوی بچے آپ کے پاس آنے سے ڈرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ: یہ نہیں بلکہ اس لیے کہ ہم قوّام (نگران) ہیں ہمارا رعب ہونا چاہئے، اچھی طرح سمجھ لیں کہ قوّام ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بیوی بچے پاس آنے اور بات کرنے سے بھی ڈریں؛ بلکہ اس کے ساتھ دوستی کا تعلق بھی ہے اور دوستی کا تعلق کس طرح ہونا چاہئے اس کا نمونہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ملتا ہے۔ (64)

● رہی یہ بات کہ مرد کی حیثیت ذمہ دار حکمران کی اور عورت کی حیثیت منتظم کی کیوں؟ دونوں کو مساوی حیثیت کیوں نہیں ملی تو بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی نظام، چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں فائنل اتھارٹی ایک ہاتھ میں ہوگی تو نظام چلتا ہے، دو ہاتھوں میں یکساں

ہو تو نظام نہیں چلتا۔ ایک ملک کے دو صدر ہوں یا ایک کمپنی میں یکساں اختیار رکھنے والے دو پریزیڈنٹس ہوں تو نظام نہیں چل سکتا۔ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ کائنات کا نظام ہزار رہا برس سے صحیح کیوں چل رہا ہے؟ اس لیے کہ ان کا کنٹرول ایک ہاتھ میں ہے۔

قرآن کہتا ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ۔(انبیاء:22)

اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔(مؤمنون:91)

اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا، اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے۔

توحید کا فلسفہ یہی ہے کہ ایک ہی اللہ ہے جو ہر چیز کا حاکم اور مالک ہے۔ کسی بھی ادارے کا، کسی بھی کمپنی کا نظام اس وقت صحیح چلتا ہے جب اس کی فائنل اتھارٹی ایک ہاتھ میں ہوگی۔ گھر بھی ایک نظام ہے، اس کی فائنل اتھارٹی بھی ایک ہاتھ میں ہوگی تو نظام چلے گا، دو ہاتھوں میں ہوگی تو بیڑا غرق ہو جائے گا جیسے کہ مغرب کے خاندانی نظام کا ہو چکا ہے۔ آج مغرب سر پکڑے بیٹھا ہے کہ فیملی سسٹم کدھر گیا۔(**65**)

لہٰذا مرد کو عورت پر اللہ کی نافرمانی کے علاوہ تمام جائز کاموں میں اطاعت کروانے کا حق ہوگا اور عورت پر مرد کی اطاعت لازم ہوگی نافرمانی حرام ہے۔

قرآن کریم میں ہے؛

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ۔(نساء:34)

چنانچہ نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، مرد کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت سے (اس کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ یہاں خبر بمعنی امر ہے یعنی اس خبر سے مقصود عورتوں کو شوہروں کی اطاعت اور فرماں برداری کا حکم دینا ہے۔(**66**)

- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے شوہر کا(**67**)

- ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے ان پر رکھا ہے۔(68)

- حضور نے نیک عورت کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے

تطیعہ اذا امر جب شوہر کوئی حکم دے تو عورت اس کی اطاعت کرے(69)

- عورت کو جنت میں لیجانے والے پانچ اعمال میں سے ایک شوہر کی اطاعت بھی ہے

حدیث میں آتا ہے:

جب عورت پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے۔اور وہ اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی قیامت کے دن جنت میں داخل ہوجائے گی۔

- دیکھا یہ گیا ہے کہ بہت سی بیویاں خاوندوں کے ساتھ مخلص نہیں ہوتیں۔وہ فقط اپنی منوانا چاہتی ہیں چاہے جائز ہو یا ناجائز ہو۔ان کی کوشش اور چاہت یہ ہوتی ہے کہ خاوند ہماری مٹھی میں ایسا آئے کہ جب چاہیں اس کو نچائیں، یہ بس ہماری ڈکٹیشن پر چلے۔اس کے لیے دعائیں بھی کرتی ہیں عبادتیں بھی کرتی ہیں۔عام طور پر دیکھا گیا کہ عورتوں کے لمبے لمبے نفل اللہ کی رضا کے لیے تو تھوڑے ہوتے ہیں یا اولاد مانگنے کے لیے ہوتے ہیں یا خاوند کو قابو کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔جیسے بعض مردوں کو جن تسخیر کرنے کے عمل سے فرصت نہیں ہوتی اسی طرح بعض عورتوں کو خاوند تسخیر کرنے کے عمل سے فرصت نہیں ہوتی۔ان بیچاریوں کے لیے خاوند بھی جن کی مانند ہی ہوتا ہے، پتا نہیں کب نازل ہوا اور اس کا کیا موڈ ہو۔اس لیے یہ پڑھائیاں کرتی ہیں۔ان کو آپ کہہ دیں کہ تم نے دن میں ایک ہزار تسبیحات پڑھنی ہیں تو یہ بیچاریاں کھانا پینا بھی چھوڑ دیں گی اتنی تسبیحات پڑھیں گی کہ خاوند میرے ہاتھ میں آجائے۔

شریعت نے جو حقوق بیوی کے متعین کیے وہ خاوند کو پورے کرنے چاہئیں۔بیوی کو ایسا عمل کرنے کی کوئی اجازت نہیں کہ جو وہ خاوند کو اتنے قابو میں لے آئے کہ اگر خلاف شرع بات بھی کہہ دیں تو خاوند اس پر آمین کہہ دے۔یہ مسئلے کی بات ذرا اچھی طرح سمجھ لیں کہ کوئی ایسا عمل کرنا وظیفہ کرنا کہ ہمارا خاوند ایسا ہوجائے کہ ہم کہیں دن ہے تو وہ کہے دن ہے ہم کہیں رات ہے تو وہ کہے رات ہے۔ایسا وظیفہ کرنے کی اجازت نہیں۔شرعی حدود کے اندر عورت کے جو حقوق ہیں، ہاں وہ حقوق اسے ملنے چاہیں وہ اس کا حق ہے۔مگر آج تو خاوند گھر میں حق بھی پورے کر رہا ہوتا ہے۔مگر پھر بھی عورت یہی چاہتی ہے کہ اس کو غلام بے نام کی طرح ہمارے سامنے ہونا چاہیے۔حکومت ہماری چلے اور خاوند کو تو جہاں ہم نے استعمال کرنا ہو لوگوں کو دکھا دیں کہ خاوند ہے اور باقی ہمارا اپنا ایک حکم ہو جو گھر کے اندر چل رہا ہو۔اسی لیے بات بات پر جھگڑے کرتی ہیں۔یہ

بات نہیں ہونی چاہیے۔(70)

❑ شوہر کو مطیع کرنے کا آسان طریقہ

● ابوالحسن علی ندوی کی والدہ نے عورتوں کے لیے شوہر کو مطیع کرنے کا زبردست ٹوٹکا بتایا ہے۔ وہ کہتی ہیں:

جو عورتیں مرد کی تابعدار اور فرمانبردار ہوتی ہیں، کیسے ہی بدمزاج مرد ہوں اگر عورتیں چاہیں تو اپنا مطیع کر سکتی ہیں، یہ کچھ دشوار نہیں مگر افسوس ہے بعض خواتین سمجھتی ہیں کہ جس قدر تیزی دکھائیں گیں اسی قدر یہ تابعدار رہیں گے، یہ خیال باطل ہے اور وہ کچھ روز خیال بھی کریں گے تو محبت سے نہیں، دنگا فساد، لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لیے، یہ محبت نہیں ہے جو عورتیں خوف سے یا دنیا کی شرم سے یا خدا کی ڈر سے خدمت کرتی رہتی ہیں وہی آگے چل کر محبوب ہو جاتی ہیں، مرد ان کے آرام کے خواہاں رہتے ہیں، ان کی دلی خواہش پوری کرتے ہیں، ان کی کوئی تکلیف گوارا نہیں کرتے، جو کچھ کماتے ہیں لا کر ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں، کبھی حساب نہیں لیتے، وہ نہایت آرام سے بیٹھ کر زندگی بسر کرتی ہیں یہ خوبیاں ساری عقلمندوں کو نصیب ہیں جس کو عقل ملی بہت خوب ملی بے وقوف اس سے محروم ہیں، خدا نے چاہا عقلمندوں کی دین و دنیا دونوں بہتر ہوں گی بے وقوفوں کی زندگی رو رو کر بسر ہوتی ہے، اولاد بھی ساتھ نہیں دیتی، مردوں کا کیا ذکر ہے تمہیں لازم ہے کہ اگر عقل نہیں تو فکر سے کام لو، اس سے کچھ نہ کچھ عقل آ جاتی ہے۔

● مشہور ہے کہ ایک عورت کا شوہر سے ہمیشہ جھگڑا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ اپنی کسی سہیلی کو یہ ماجرا سنایا تو سہیلی نے کہا، کسی ذہین تجربہ کار بڑھیا کے پاس جاؤ، وہ تمہیں صحیح مشورہ دے گی۔ وہ ایک تجربہ کار بڑھیا کے پاس گئی اور شوہر کی شکایت کر کے کہنے لگی:

''ہمارے ہاں پتا نہیں جادو ہے یا جنات ہیں کہ ہم گھر میں چین سے بیٹھ ہی نہیں سکتے، سفر میں بھی ہم دونوں لڑتے ہی رہتے ہیں، بات بات پر شوہر کو غصہ آ جاتا ہے، پھر مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔''

اس بڑھیا نے کہا: ''علاج بہت آسان ہے لیکن ایک شرط یہ ہے کہ تم شیر کی گدی سے تین بال لے آؤ۔''

عورت وہاں سے گئی اور سوچتی رہی کہ کیا ترکیب کی جائے جس سے شیر کے تین بال مل جائیں۔ چڑیا گھر میں شیر پنجرے میں بند تھا، وہاں جاتی، دور کھڑی دیکھتی رہتی، ہمت نہ ہوتی۔

آخر ایک دن گوشت لے کر گئی، پنجرے میں گوشت پھینکا، شیر نے کھالیا، اب تھوڑا سا ڈر ختم ہوا تو روزانہ وقت مقررہ پر گوشت لے کر جاتی۔ پہلے دور سے پھینکتی، پھر نزدیک سے۔ یہاں تک کہ جب وہ کھاتا تو پنجرے میں ہاتھ ڈال کر اس کی گدی پر پیار کرنے کی کوشش کرتی۔

جب شیر کافی مانوس ہو گیا تو گدی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین بال زور سے کھینچ لیے اور اس بڑھیا کے پاس لے آئی۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ واقعۃً شیر کے بال لے کر آ گئی ہے تو اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی:

''ہائے افسوس! تو شیر کو قابو کر سکتی، اس کو مانوس کر کے اس کے تین بال لا سکتی ہے تو کیا اپنے شوہر کو اطاعت، خدمت اور محبت

کے ذریعہ مانوس نہیں کرسکتی، کسی بھی تدبیر کے ذریعے اس کو راضی نہیں کرسکتی؟ یہی تمہاری ساری بیماریوں کی دوا اور ساری پریشانیوں کا علاج ہے۔ تمہارا شوہر شیر سے تو زیادہ سخت نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے تم اس کو قابو نہ کرسکیں۔''

پس اے بہنو ہمت کرو اور آیندہ شوہر سے ایسا سلوک کرو کہ وہ خود بخود تمہارا اپنا بن جائے۔

● ایک خاتون اپنے بارے میں لکھتی ہیں کہ ہماری شادی کو دس سال ہوگئے ہیں مگر محسوس نہیں ہوتا کیوں کہ ہم ابھی بھی ایسے ہی رہتے ہیں جیسے شادی کے شروع کے دنوں میں رہتے تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ ان کی مان کر چلتی ہوں۔ بس ایک بار منع کیا کہ 'بازار نہیں جانا' تو آج دس سال ہوگئے میں کبھی بازار نہیں گئی۔ ہر ضرورت کی چیز وہ مجھے گھر میں ہی لاکر دیتے ہیں۔ گھر کے سودا سلف سے لے کپڑوں تک .... حالاں کہ انہیں شاپنگ کرنا بالکل نہیں آتی تھی۔ میں گھر میں بیٹھے بیٹھے بتاتی تھی کہ ایسی چیز لانا ہے، کپڑوں کی پہچان کرواتی اور اب وہ اتنی اچھی چیز لے کر آتے ہیں کہ میں خود حیران ہوجاتی ہوں۔ بچوں کی اور میری شاپنگ ایسی کرتے ہیں کہ رشتے دار خواتین حیران ہوجاتیں۔ میری بہن تو مجھ سے کہتی ہیں کہ تم خوش نصیب ہو کہ اپنے شوہر کی پسند کی چیزیں پہنتی ہو...... اور خود اتنی سادگی سے رہتے ہیں کہ جب تک چپل ٹوٹ نہ جائے دوسری نہیں خریدتے اور نہایت سادہ شلوار قمیص کے صرف چھ جوڑے کپڑے رکھتے ہیں۔

آخر میں اپنی بہنوں سے گزارش کروں گی کہ آپ اپنے شوہر کی ہر جائز بات مان کر تو دیکھیں انہیں اعتماد میں لے کر تو دیکھیں، ان کا ہر مسئلہ سن کر اور اپنا ہر مسئلہ ان سے شیئر کر کے تو دیکھیں، زندگی کے ہر معاملے میں ان سے مشورہ لے کر تو دیکھیں...... پھر دیکھیے گا کہ آپ کی زندگی کتنی خوبصورت ہوجاتی ہے۔

● صبیحہ کا گھرانہ مکمل دینی نہیں تھا بس اتنا تھا کہ سب نماز روزے کی پابندی کرتے تھے اور وہ خود رسمی پردہ بھی کرتی تھی۔ گزشتہ پندرہ سالوں میں چار چار سال کے وقفہ سے زچگی کی انتہائی شدید تکلیف سہہ کر نارمل ڈلیوری سے اس کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوچکے تھے اور اس بار وہ چوتھی مرتبہ امید سے تھی۔

اس دن اس کی ایک قدرے نئی ہمسائی اس کے گھر آئی ہوئی تھی، باتوں باتوں میں بچوں کی شرارتوں پر بات چل پڑی۔ صبیحہ کے بچے بے حد شرارتی اور نافرمان تھے۔ صبیحہ کی پڑوسن جمیلہ کچھ سلجھی ہوئی خاتون لگ رہی تھیں۔

انہوں نے صبیحہ سے بے دھڑک پوچھ لیا کہ آپ میاں بیوی کے درمیان تو جھگڑے نہیں ہوتے، کیوں کہ اولاد ماں باپ کے مزاج پر ڈھل جاتی ہے، اس بات پر صبیحہ پھٹ ہی پڑی ''ہونہہ ہر وقت شوہر کی فرماں برداری اور تابعداری کرنا ایک بڑا ظلم ہے جس سے نسوانی حقوق تلف ہوتے ہیں اور آزادی اور عزت نفس مجروح ہوتی ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ جھگڑے کی، انہیں ہر وقت جی حضوری کروانی ہوتی ہے، اور جہاں تک بچوں کی نافرمانی کی بات ہے تو اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میرے شوہر نامدار اپنی امی کے نافرمان تھے جس کے باعث میرے بیٹے میرے انتہائی نافرمان ہیں''

جمیلہ نے اس کی تقریر کر نظر انداز کرتے ہوئے کہا ''دیکھیں وجہ جو بھی ہو لیکن گھر کا ماحول بھی بڑی وجہ بنتا ہے اور ابھی تو آپ حمل سے ہیں اور ہم نے سنا ہے کہ جو عورت حمل کے دوران اپنے شوہر اور ساس کو خوش رکھتی ہے اسے ڈلیوری کے دوران معمولی دردیں ہوتی ہیں اور بڑی آسانی رہتی ہے'' جمیلہ نے سنی سنائی بات صبیحہ کے گوش گزار کر دی۔

جمیلہ تو یہ کہہ کر چلتی بنی لیکن چوتھے حمل سے ناخوش اور زچگی (ڈلیوری) کی تکلیف کی شدت کے تصور سے مرجھائی ہوئی صبیحہ کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی۔تھوڑی دیر بعد اس نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ ساس تو پاس نہیں ہے چلو شوہر صاحب بھی کیا یاد کریں گے۔شوہر کو ہی خوش کر لیں۔

شروع میں صبیحہ جبراً مگر پھر رفتہ رفتہ اپنے شوہر کی مکمل فرماں بردار اور تابعدار بن گئی کہ اس کے شوہر بھی اس خوشگوار تبدیلی پر حیران رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گمان کے مطابق کیا اور تین بار کے برعکس چوتھے بیٹے کی پیدائش نہایت سکون سے ہو گئی۔وہ بیٹے کے چاؤ لاڈ میں مصروف ہو گئی۔

اب چوتھا بیٹا ماشاءاللہ تین برس کا ہو گیا تھا، اس دوران صبیحہ بے خیالی میں ہی اپنے شوہر کی اسی طرح فرماں برداری کرتی رہتی تھی، گھر کے ماحول میں غیر محسوس انداز میں تبدیلی آتی چلی گئی۔اب اس کے بڑے بیٹوں کی روش ہلکی سی تبدیلی محسوس کی جا سکتی تھی۔ایک روز وہ کامن روم میں بیٹھی ایک کتاب پڑھنے میں مگن تھی کہ اس بڑا بیٹا بیڈ کے پاس آبیٹھا اور اپنی امی کے جوتے سیدھے کر کے رکھنے لگا، صبیحہ نے حیران ہو کر پوچھا ''بیٹا کیا کر رہے ہو؟''

''امی میں جنت تلاش کر رہا ہوں'' بیٹے نے جواب دیا۔صبیحہ نے اپنے بیٹے کو سینے سے لگا لیا اور اسے پیار کیا۔پھر اپنے پرودگار سے مخاطب ہوئی ''یا اللہ! تیرا شکر ہے تو بڑا بے نیاز ہے، جس فرماں برداری کو میں اپنے اوپر ظلم سمجھتی تھی اس کا یہ صلہ ہے کہ میرے بیٹے میرے فرماں بردار ہیں اور میرے قدموں میں جنت ہے کہ میرے بیٹے جس کے متلاشی ہیں۔جب میرے قدموں تلے جنت ہے تو گویا میں ہر وقت جنت میں چلتی پھرتی ہوں''۔

● خاوند کی اطاعت کے لیے اپنے آپ کو دل سے تیار کرنا، یہ ذرا مشکل کام ہے۔مگر اللہ کے لیے ہم یہ تواضع اختیار نہیں کر سکتے؟ یقیناً کر سکتے ہیں۔اسی میں ہمیں اپنے نفس کو پامال کرنا ہے۔دیکھیں مردوں کو تو سلوک طے کروایا جاتا ہے بھوکا پیاسا رکھ کے، مجاہدے کروا کے، اور پتہ نہیں کیا کیا کروا کے۔اللہ تعالیٰ نے عورت کا سلوک مرد کی یعنی خاوند کی اطاعت کرنے کے اندر طے کروا دیا۔اسی لیے عورت کے دو پیر ہوتے ہیں۔ایک ہوتا ہے پیر بیعت، جس سے عورت بیعت کرتی ہے۔یہ سنت عمل ہے۔وہ پیر ہوتا ہے۔اس کی ہر بات چونکہ شریعت کے مطابق ہوتی ہے لہٰذا ماننی ضروری ہوتی ہے اور ایک پیر بیت ہوتا ہے۔عربی میں بیت گھر کو کہتے ہیں۔تو گھر کا پیر خاوند ہوتا ہے۔لہٰذا عورت یہ سمجھے کہ میرے دو پیر ہیں۔ایک ''پیر بیعت'' ہے۔وہ جو معمولات بتائیں گے میں وہ بھی کروں گی۔اور ایک میرا ''پیر بیت ہے'' یعنی میرا گھر کا پیر میرا خاوند

ہے۔ جواس نے کہنا ہے بس میں نے اس کی بات ماننی ہے اور میں نے اس کے کام کرنے ہیں۔ اور آج تو فرمانبرداری کروانے کے چکر میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ شادی کے بعد سب سے پہلی خواہش ہوتی ہے کہ حضرت صاحب کوئی ایسا عمل بتادو کہ خاوند میری سننے لگے جائے۔ مطلب کیا ہوتا ہے میری مٹھی میں آجائے۔ اب خاوند کو مٹھی میں کرنے کے لیے ہر وقت سوچ بچار کر رہی ہوتی ہے۔

ہاں خاوند کو مٹھی میں کرنے کا آسان طریقہ ہے اور وہ یہ طریقہ ہے کہ تم اپنے خاوند کی باندی بن جاؤ، خاوند تمہارا غلام بن جائے گا۔ تم اپنے خاوند کی باندی بن جاؤ گی خاوند محبت کی وجہ سے تمہارا غلام بن جائے گا۔ اس کے سوا کوئی دوسرا طریقہ نہیں خاوند کو مٹھی میں کرنے کا۔ یاد رکھنا آپ کی عقلمندی سے، آپ کے زور بیان سے اور آپ کی دولت سے خاوند ڈر تو سکتا ہے لیکن آپ سے محبت نہیں کرسکتا۔ پھر سن لیجیے۔ آپ کی بولنے کی طاقت بہت ہے، دلیلیں بہت ہیں، آپ بڑی مضبوط بات کرتی ہیں، بڑی معاملہ فہم ہیں، ان ساری باتوں سے آپ کا خاوند آپ سے ڈر تو سکتا، آپ سے محبت نہیں کرسکتا۔ محبت کرنے کے انداز کچھ اور ہیں۔ جب کوئی عورت خاوند کے سامنے اپنے نفس کو پامال کر دیتی ہے، اپنے آپ کو بچھا دیتی ہے تو یہ وہ عمل ہے کہ جو خاوند کے دل جیت لیا کرتا ہے۔ **(71)**

● امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ایک شخص سفر پر گیا روانگی سے قبل اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ وہ بالاخانہ سے نہ اترے...... نچلے حصے میں اس عورت کا باپ رہتا تھا۔ اتفاقاً وہ بیمار ہوا تو اس عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں اجازت لینے کے لیے آدمی بھیجا کہ وہ نیچے اتر کر اپنے والد کی عیادت کر سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اطاعت کر...... اس کا باپ فوت ہوگیا...... اس نے پھر اترنے کی اجازت چاہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرو۔ اس کا باپ دفن بھی کر دیا گیا مگر وہ نہ اُتری...... آپ ﷺ نے اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو نے جو اپنے شوہر کی اطاعت کی اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کی مغفرت فرمادی۔ **(72)**

❑ آخر بیوی شوہر کی کیا کیا بات مانے؟

(1) کسی بات میں کسی کام میں کسی معاملہ میں شوہر سے ضد بحث نہ کریں

● ہاں میں ہاں ملانا سیکھیں، ہر جائز بات میں حتی الامکان شوہر کی موافقت کریں (غلطیوں کی تاویلیں نہ کریں، اعتراف کرنا سیکھیں) ''جی ہاں''، ''جی اچھا'' جیسا آپ کہیں'' جیسی آپ کی مرضی''، غلطی ہوگئی آئندہ ایسا نہیں ہوگا'' معافی چاہتی ہوں آئندہ نہیں کروں گی'' یہ الفاظ کہنا سیکھیں شوہر دن کو کہے رات ہے تو بھی جھگڑے سے بچنے کیلئے کہے جی ہاں وہ رات کو کہے کہ دن ہے تو بھی کہے جی ہاں جیسے آپ کہہ رہے ہیں، وہی صحیح ہے۔ شوہر کہے آج یہ پکانا ہے کہے جی ہاں وہ کہے یہاں تم نہیں جاؤ گی، کہے جی ہاں فلاں کی کل ضیافت (دعوت) میں تم کو نہیں جانا کہے جی ہاں وہ کہے کہ آج تمہارے سگے بھائی کے نکاح

کی جوتقریب ہے، اس میں تم نہیں جاوگی تو کہے جی ہاں میں بالکل نہیں جاوں گی، جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہوگا، سگے بھائی سے آپ کا حق زیادہ ہے، آپ نے منع کر دیا تو کیسے جاسکتی ہوں۔

- تمام ثقافتوں اور حکمتوں میں ایک آسان، نرم، ہمدرد، صابرہ اور درگذر کرنے والی عورت کی تعریف کی گئی ہے۔ جو اپنے شوہر کا احترام کرتی ہے اور نرمی اور حکمت کے ساتھ بولتی ہے، اور اس کے نتیجے میں وہ اس سے ہمیشہ محبت کرتا ہے۔
- **انا کی جنگ میں عورت سب کھو دیتی ہے:** مرد کے ساتھ انا کی جنگ لڑنے والی عورت سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں ہوتا ہے انا میں مرد کا کچھ نہیں جاتا البتہ عورت اپنی عزت، وقار، محبت سب گنوا بیٹھتی ہے۔

ضدی عورتیں اپنی شادیوں میں، بلکہ رشتہ داروں کے ساتھ اپنے تعلقات میں بھی ناکام ہوجاتی ہیں۔ ایسی خواتین جو لوگوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتیں، اور معاملات میں لچک نہیں رکھتیں، ان کی شادیاں مکمل ناکام ہوجاتی ہیں۔ بلکہ ان کی زندگیاں بھی ناکام ہو جاتی ہیں۔ ازدواجی زندگی کے طویل تجربات میں دیکھا گیا ہے کہ ایسی ہی عورتیں اکثر طلاق سے دوچار ہوتی ہیں، ان کی زندگی ہمیشہ تلخیوں سے بھری ہوتی ہے۔

1) شوہر پر قابو پانے کے لیے انا کی جنگ: کیونکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنی انا کی جنگ لڑتی رہتیں ہیں، شوہر پر قابو پانے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ اس جنگ میں ہمیشہ وہ ہار جاتی ہیں، وہ کبھی یہ جنگ نہیں جیت سکتیں۔ کیونکہ مرد ضد کرنے والی بیوی اور ضدی بہن کے سامنے اور زیادہ ضدی ہوجاتے ہیں، اور وہ ایک نرم اور فرمانبردار عورت کے سامنے بہت زیادہ نرم ہو جاتے ہیں۔

2) اپنی جیت کے لیے رائے پر اصرار: ایک ضدی عورت سوچتی ہے کہ وہ اپنی رائے پر اصرار کر کے جیت جائے گی، اور وہ کسی بھی مخالفت کا سامنا کر لے گی۔ جبکہ وہ یہ بھول جاتی ہے کہ یہ جنگ وہ اپنی ضد اور زبان سے جیت بھی جائے تو وہ اس دل سے محروم ہوجائے گی جو اسے پیار کرتا تھا اور اس کی فکر میں لگا رہتا تھا۔

3) خشک چھڑی کی طرح بے لچک: وہ عورت جو اپنے شوہر کی بات مان لیتی ہے اور طوفان کے گذرنے تک صبر کر لیتی ہے۔ وہ عقلمند عورت ہے، اپنے کنبہ کو بکھرنے سے بچا لیتی ہے۔ اور وہ عورت جو خشک چھڑی کی طرح بے لچک کھڑی ہوتی ہے وہ ٹوٹ جاتی ہے، جس کا دوبارہ جڑنا ممکن نہیں۔

4) سمجھوتہ نہ کرنے والی: سمجھوتہ نہ کرنے والی عورت اپنی رائے سے چمٹی رہتی ہے۔ وہ مسلسل اپنی فتح کا وہم برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہے، اس زعم میں رہتی ہے کہ میں جیت گئی اور آپ ہار گئے، میں ٹھیک ہوں اور آپ غلط ہیں۔ ایسی عورت دوسروں کو تباہ کرنے سے پہلے خود کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور وہ دنیا اور آخرت میں غمزدہ اور مایوسی کی زندگی بسر کرتی ہے چونکہ اسے پیار اور محبت چاہئے جو ہارا ہوا مرد نہیں دے سکتا۔ اسکی زبانی جیت حقیقت میں اسکی زندگی کی ہار تھی۔

5) ایک بہترین نصیحت: ایک بدوی عرب عورت نے شادی کے دن اپنی بیٹی کو جو نصیحت کی تھی، تمام کامیاب خواتین اسے ایک عورت کے لئے بہترین تحفہ سمجھتی ہیں۔ اسکی نصیحت تھی: "تم اسکی لونڈی بن جاؤ اور یقینا بہت جلد وہ تمہارا غلام بن جائیگا"۔ مرد مہربان، فیاض ہمدرد ہوتے ہیں، لیکن ایک ضدی، بے وقوف عورت انہیں دشمن بنا دیتی ہے۔

ایک عقلمند کا قول ہے:

میں 27 سال تک ایک عدالت کا قاضی رہا اور میں نے دیکھا کہ طلاق کے زیادہ تر واقعات مرد کے غصے اور عورت کے بے وقوفانہ ردعمل کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، عورت کی ضد مرد کو اس سے دس گنا زیادہ ضدی بناتی ہیں۔

- امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں باقاعدہ ایک باب اس عنوان سے قائم کیا ہے۔

''شوہر کے حقوق سے متعلق ایک باپ کا اپنی بیٹی کو نصیحت کرنا'' اس کے تحت حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کو جو نصیحتیں فرمائی تھیں اس کا ذکر کیا جن میں ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ لَا تُرَاجِعِیْہِ کہ بیٹی کبھی اپنے شوہر سے ضد بحث اور تکرار نہ کرنا۔ **(73)**

نیک بیویوں کی اچھی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی ہو جائے یا شوہر کسی بات پر ناراض ہو تو فوراً غلطی کا اعتراف کرتی ہیں، معافی مانگتی ہیں، غلطی کا علم نہ ہو تو اس کو جاننے کی کوشش کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ایک مرتبہ میں نے ایک گدی یا تکیہ لیا جس میں کچھ تصویریں تھیں جب آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو دروازہ پر ہی رک گئے اندر داخل نہ ہوئے اور میں نے آپ کے چہرے سے ہی ناراضگی کا اندازہ کر لیا تو میں نے فورا کہا:

یارسول اللہ! أتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا نبت (یارسول اللہ معافی چاہتی ہوں مجھے معاف کر دیں مجھ سے جو غلطی ہوئی مجھے بتا دیجیے) **(74)**

اسی طرح ایک مرتبہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے کوئی درخواست کی جو آپ کو بری لگی تو فورا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اتوب الی اللہ من اذاك یارسول اللہ (یارسول اللہ میں معافی چاہتی ہوں آیندہ آپ کو تکلیف کا موقع نہیں دوں گی) **(75)**

(2) جو کام کہا جائے حتی الامکان اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں: سمجھدار بیوی کو چاہئے کہ جو شوہر نے کہا ہے وہ ضرور پورا کرنے کی کوشش کرے، اگر وہ کام نہیں ہو سکا تو کوئی اور حل نکالے تاکہ شوہر کا مقصد پورا ہو جائے، اس کے باوجود کوئی صورت سمجھ میں نہیں آئی تو شوہر کو کسی طرح اطلاع دے دے کہ آپ نے جو کہا تھا وہ شام تک نہیں ہو سکے گا۔

مثال: (1) شوہر نے آپ سے صبح ہی کہہ دیا تھا کہ شام کو مہمان آئیں گے کسٹرڈ بنا کر رکھنا اور آپ کسی وجہ سے نہ بنا سکیں، اب شام کو جب شوہر گھر پر پہنچے اور آپ سے پوچھے کسٹرڈ بن گیا؟

اس کا صحیح جواب تو یہ ہے کہ آپ یوں کہیں کہ کسٹرڈ نہیں بن سکا، اس کے بدلے میں نے پڈنگ بنالی ہے، پھر آپ کو شوہر کی طرف سے جواب ملے گا" جزاک اللہ خیرا" بہت اچھا کیا اللہ تم کو جزائے خیر دے، اچھا ہوا کچھ تو بنالیا، مہمان باہر کے آئے ہیں اور پھر جماعت میں نکلے ہوئے ہیں، اللہ کے راستے کے مہمان باہر کے آئے ہیں اس لیے ہمیں ان کا اکرام کرنا چاہئے تھا۔

دیکھا آپ نے سلیقے کی گفتگو سے کیسے اچھے طریقے پر بات ختم ہوگئی۔ اب اس کا غلط جواب غور سے پڑھیے (امید ہے آپ اس طرح جواب نہیں دیتی ہوں گی، اللہ نہ کرے اگر آپ کے اندر یہ عادت ہے کہ صاف جواب نہیں دیتیں یا فضول بات ملا دیتی ہیں یا ادھوری بات کرتی ہیں تو آج سے ارادہ کرلیجیے کہ صحیح اور صاف جواب دیں گی، گول مول یا ایسا جواب کہ جو بات نہ سمجھا سکے، بلکہ دوسرے اور تیسرے سوال پر مجبور کرے، ایسے جواب سے بچیں گی)

شوہر نے پوچھا کسٹرڈ بن گیا؟

بیوی: جی نہیں۔

شوہر: بھئی کیوں نہیں پکایا، جب تمہیں پہلے سے بتادیا تھا پکادینا، پھر کیوں نہیں پکایا؟

بیوی: رات کو دودھ گرم کرنا بھول گئی تھی، صبح دودھ پھٹ گیا تھا، اس لیے نہیں بنا سکی۔

شوہر: تم ہو ہی ایسی لاپروا، رات کو کیوں گرم نہیں کیا تھا؟ چلو اگر گرم نہیں کیا تھا تو مجھے بتادیتیں تو میں دوسرا دودھ منگوادیتا یا تم کسی اور سے منگوالیتی" اس پر اتنا لمبا چوڑا جھگڑا ہوا کہ پوچھئے نہیں۔

اب شوہر کو فکر ہوئی کہ میں مہمانوں کا کس طرح اکرام کروں گا، لہذا اس بات پر جھگڑا ہوا۔ اب اس جھگڑے کی وجہ سے دونوں کے دلوں میں دوری بڑھے گی اور اختلاف بڑھیں گے۔ لہذا سمجھدار بیوی کو چاہئے کہ جو شوہر نے کہا ہے وہ ضرور پورا کرنے کی کوشش کرے، اگر وہ کام نہیں ہوسکا تو کوئی حل نکالے تاکہ شوہر کا مقصد پورا ہوجائے، اگر اس کے باوجود کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی تو شوہر کو کسی طرح اطلاع دے دے کہ آپ نے جو کہا تھا وہ شام تک نہیں ہوسکے گا۔ (76)

مثال: (2) شوہر نے دو تین چیزیں پکانے کیلئے کہا تھا اگر کسی بھی وجہ سے تین چار چیزیں ایک ساتھ نہیں پکا سکتیں تو دفتر میں فون کرکے ان کو اطلاع دیدیں کہ میں سوئیٹ ڈش یا روسٹ نہیں تیار کرسکوں گی، تاکہ وہ آتے وقت بازار سے یہ چیزیں خرید کرلے آئیں یا کوئی حل سوچ لیں۔

لیکن خدارا یہ غلطی کبھی بھی نہ کیجیے کہ آپ انتظار کریں کہ شوہر جب مجھ سے پوچھیں گے اس وقت بتادوں گی کہ یہ نہ ہوسکا، مثلا: عشاء کے بعد جب وہ سخت بھوک کی حالت میں کھانا کھانے کے لیے بیٹھنے لگے تو اس وقت اطلاع دی کہ ہائے

میں بھول گئی تھی، آٹا تو ختم ہو چکا تھا، آپ جلدی سے بازار سے روٹیاں لے آئیں بس کھانا تیار ہے۔ یاد رکھئے اس سے بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے معمولی سی بات بڑے جھگڑے کا سبب بن جاتی ہے۔

اس لیے کہ ایک مرتبہ گھر آنے کے بعد دوبارہ دو تین منزلوں سے اتر کر بازار جانا یا گاڑی پارک کر دینے کے بعد دوبارہ نکالنا اور پھر دکان پر جا کر روٹی لائن میں لگنا، آپ خود ہی سوچ لیجئے، شوہر پر کس قدر گراں گزرے گا اور اگر اللہ نہ کرے آپ وہ کام شام تک بھی نہ کر سکیں یا ان کو اطلاع بھی نہ دے سکیں، اب ان کے آنے کا وقت ہے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے دعا مانگ لیں یا عذر کی حالت میں صرف تسبیح پڑھ کر دعا مانگ لیں کہ اے اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی، آپ ہی میرے شوہر کو مطمئن کر دیں، اس کے بعد شوہر کو صفائی کے ساتھ کہہ دیں کہ ان مجبوریوں کی وجہ سے یہ نہ ہو سکا، لیکن آئندہ ان شاء اللہ ضرور آپ کے کہے پر عمل کروں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان بہنوں کو بات کرنے اور جواب دینے کا سلیقہ عطا فرمائے۔ (77)

(3) خاوند کی ضرورت پوری کرنے سے انکار نہ کرے: شریعت نے کہا کہ جب خاوند کو اپنی بیوی کے ساتھ ملنے کی خواہش ہو تو بیوی اگر پاکیزہ حالت میں ہے تو کبھی بھی ملنے سے انکار نہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر یہ اونٹ پر بھی سوار ہے تو نیچے اترے اور خاوند کی خواہش کو پورا کرے۔ حدیث پاک میں ہے اگر یہ تنور کی آگ پر بھی کھڑی ہے تو پیچھے ہٹے اور خاوند کی بات کو پورا کر کے پھر کام کرے۔ اور آج کی لڑکیاں اپنے خاوندوں سے اپنی بات منوانے کے لیے اس کو آلے کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے بڑا بلنڈر کوئی بیوی اپنی زندگی میں کر ہی نہیں سکتی کہ خاوند تو اس کے قریب ہونا چاہے اور وہ دور ہو کہ نہیں ابھی نہیں پھر سہی۔ یہ تمام باتیں خاوند کو غیر مطمئن کر دیتی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے اطمینان کے لیے دوسروں کو تلاش کرتا ہے۔

افسوس کے ساتھ بتایا جا رہا ہے، ایک عالم تھے' ان کا کاروبار بہت اچھا تھا۔ کروڑوں کے مالک تھے۔ وہ میرے سامنے آ کر آنسوؤں سے رو پڑے۔ حضرت میں شریعت کا پابند رہنا چاہتا ہوں۔ کروڑ پتی انسان ہوں لیکن میری بیوی ذرا ذرا سی بات پر مجھ سے رُخ پھیر کے سو جاتی ہے۔ کئی کئی دن گزر جاتے ہیں میں اس کو کہتا بھی ہوں کہ مجھے ضرورت ہے لیکن وہ میری بات نہیں سنتی وہ اس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہے اب یہ حال ہے کہ میرا بھی زنا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ آنکھوں سے رو پڑا کہ جب ایک ایک مہینہ بیوی قریب نہیں آنے دے گی، میری بھی جوانی کی عمر ہے میں کیسے اپنی نگاہوں کو بچاؤں گا، مجھے آپ حل بتا دیجیے۔ دوسری شادی میں کرنا نہیں چاہتا کہ میرے والدین دکھی پریشان ہوں گے اور بیوی سمجھتی نہیں۔

اب بتائیے خاوند اگر گناہ کرے گا تو اس کے اس زنا میں برابر کی گناہگار اس کی بیوی بھی بنے گی۔ اگر آپ اپنے خاوند کو اپنے قریب ہونے سے انکار کرتی ہیں یا آگے پیچھے معاملہ کر دیتی ہیں۔ اگر آپ کے خاوند نے باہر جا کر نگاہ غیر محرم پہ ڈالی تو قیامت کے دن آپ کے گلے میں بھی رسی ڈالی جائے گی کہ تجھے ہم نے بنایا کس لیے تھا، تجھے نکاح میں جوڑا کس لیے تھا، تو کس مرض کی دوا تھی اگر تو اپنے خاوند کی پیاس بھی نہ بجھا سکی تو پھر تو نے خاوند کا حق کیسے ادا کیا۔ اس لیے نیک بیویاں اپنی

ذمہ داریوں کو ہمیشہ پورا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کو گھر میں ایسا سکون دیتی ہیں کہ اس کو سکون کی خاطر کسی اور کی طرف نگاہ اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔(78)

ایک حدیث میں ہے:

اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته، وإن كانت على التنور

جب شوہر اپنی خواہش پوری کرنے کیلئے اپنی بیوی کو بلائے اس کو چاہئے کہ وہ خواہش کیلئے اس کے پاس آجائے خواہ وہ تندور پر (روٹی پکا رہی) ہو۔(79)

ایک اور حدیث میں ہے:

والذي نفس محمد بيده، لا تؤدي المرأة حق ربها حتى تؤدي حق زوجها، ولو سألها نفسها وهي على قتب لم تمنعه(80)

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اور اگر شوہر اس سے اس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہئے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی کی پشت (یعنی اونٹ) ہی پر کیوں نہ سوار ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَت فَبَاتَ غَضبَانَ عَلَيهَا لَعَنَتهَا المَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصبِحَ۔(81)

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے جس کی وجہ سے شوہر اس سے ناراض ہو کر سو جائے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفۡسِي بِيَدِهِ، مَا مِنۡ رَجُلٍ يَدۡعُو امۡرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا، فَتَأۡبَى عَلَيۡهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيۡهَا حَتَّى يَرۡضَى عَنۡهَ۔(82)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی مرد نہیں جو اپنی بیوی کو اس کے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر وہ جو آسمان میں ہے اس سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (شوہر) اس سے راضی ہو جائے۔

(4) شوہر کی اجازت کے بغیر کبھی گھر سے باہر نہ نکلے: بیوی پر اس کے شوہر کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ کے رسول! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شوہر کا حق اس پر یہ ہے کہ وہ اپنے گھر

سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے، اور اگر وہ (ایسا) کرے گی تو اس پر آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے لعنت بھیجیں گے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔(83)

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ رَجُلاً خَرَجَ وَأَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ لاَ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا، فَمَرِضَ أَبُوهَا، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: أَطِيعِي زَوْجَكِ فَمَاتَ أَبُوهَا فَاسْتَأْذَنَتْ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُضُورِ جِنَازَتِهِ فَقَالَ لَهَا: أَطِيعِي زَوْجَكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لأَبِيهَا بِطَاعَتِهَا لِزَوْجِهَا ۔(کویتیه،زوج،فقرة:6)

ایک شخص باہر گیا اور اپنی بیوی کو حکم دیا کہ اپنے گھر سے نہ نکلے، پھر اس کا باپ بیمار ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے شوہر کی اطاعت کرو پھر اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ سے ان کے جنازے میں حاضری کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے شوہر کی اطاعت کرو، پھر آپ نے اس کے پاس خبر بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کی مغفرت تمہارے اپنے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے کردی

- بہتر ہے کہ اس زمانے میں شوہر کی اجازت کے بغیر فون استعمال نہ کریں بلکہ اس کے فون سے اپنی ضروریات پوری کرلیں تو بہتر ہے۔
- جن چیزوں میں بیوی پر شوہر کی فرمانبرداری ضروری ہے، اگر بیوی ان چیزوں میں فرماں برداری نہ کرے تو وہ شرعاً نان نفقہ کی بھی مستحق نہیں ہوتی۔ اس صورت میں اگر شوہر نان نفقہ نہ دے تو شرعاً وہ گناہ گار نہ ہوگا جیسے بیوی بلا وجہ شرعی اور بغیر کسی عذر کے شوہر کے گھر سے چلی جائے۔(84)

(5) جس کا گھر میں آنا شوہر کو پسند نہیں ان کو نہ آنے دے: شوہر کا اس کی بیوی پر ایک حق یہ ہے کہ اس کے گھر میں کسی ایسے شخص کو داخل نہ ہونے دے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، اس لیے کہ حدیث میں ہے:

فَأَمَّا حَقُّكُم عَلَى نِسَائِكُم فَلاَ يُوطِئنَ فُرُشَكُم مَن تَكرَهُونَ وَلاَيَأذَنَّ فِي بُيُوتِكُم لِمَن تَكرَهُونَ۔(85)

پس تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے کہ تمہارے بستروں کو ایسے لوگوں سے نہیں روندوائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔(86)

● ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر آنے نہیں دیتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اِن افلح .... واللہ لا آذن حتی استاذن رسول اللہ ﷺ۔ (87)

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھے میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ (88)

(6) شوہر کی اجازت کے بغیر عبادت بھی نہ کرے۔

عورت شرعاً نفلی عبادات میں اپنے شوہر کی اجازت کی پابند ہے، شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل نماز یا روزہ یا حج یا اعتکاف نہیں کر سکتی، کیونکہ عورت پر شوہر کا حق فرض ہے یہ عبادتیں نفل ہیں اور فرض کو چھوڑ کر کسی نفل میں لگنے کی اجازت نہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ (89)

کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے۔

(7) شوہر کی اطاعت والدین کی اطاعت پر مقدم ہے۔

● حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے شوہر کا۔ (90)

نیز علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

شادی شدہ عورت کا والدین سے زیادہ اپنے شوہر کی اطاعت کرنا افضل ہے۔ (91)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 2:

محبت کریں

ازدواجی رشتے میں محبت کتنی ضروری ہے؟
شوہر کے علاوہ کسی سے ناجائز محبت نہ کریں
شوہر سے نفرت اور بغض نہ کریں
شوہر کی محبت اپنے دل میں کیسے پیدا کریں
شوہر کے دل میں اپنی محبت کیسے پیدا کریں
اظہار محبت ہو اظہار نفرت بے زاری نہ ہو
اظہار محبت کیسے کرنا چاہیے۔

المرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ازدواجی رشتے میں محبت کتنی ضروری ہے؟

(1) خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے شوہر سے محبت ضروری ہے:

● ازدواجی رشتے میں اگر محبت ہو تو ایک دوسرے کی خوبیاں نظر آتی ہیں، عیبوں پر پردہ پڑا رہتا ہے۔(**حبک الشئی یعمی ویصم**)(92)

ازدواجی رشتے میں محبت کا خول اندر سے مضبوط ہو تو شک کی میل اور بدبو اندر داخل نہیں ہوتی ہاں محبت کی خوشبو بہت آسانی اندر جاتی رہتی ہے۔

ازدواجی رشتے میں اگر محبت ہو تو شوہر کی اطاعت آسان ہو جاتی ہے

لو کان حبک صادقا لاطعته ان المحب لمن یحب مطیع

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اطاعت کرتے کیونکہ قاعدہ محبت ہے کہ محبت کرنے والا محبوب کی اطاعت کرتا ہے۔

ازدواجی رشتے میں اگر محبت ہو تو شوہر کی خدمت میں مزہ آتا ہے بوجھ نہیں ہوتا، شوہر کی ضرورتوں کا احساس رہتا ہے، اپنے جذبات اور خواہشات کی قربانی دینا مشکل نہیں ہوتا، رشتوں کا نبھانا آسان ہو جاتا ہے۔

ازدواجی رشتے میں محبت ہوتو بڑی بڑی باتیں چھوٹی محسوس ہوتی ہیں مشکلوں کا حل نکل آتا ہے۔

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة ولکن عین السخط تبدی المساویا

رضامندی کی نظر ہر عیب سے کند ہوتی ہے اور ناراضگی کی نظر برائیاں دکھاتی ہے

● ازدواجی رشتے میں محبت نہ ہوتو وہ ازدوجی رشتہ نہیں سمجھوتا ہوتا ہے ان میں مضبوطی نہیں مجبوری ہوتی ہے،

ازدواجی رشتے میں محبت نہ ہوتو وہ رشتہ مرجاتا ہے پھر ہم رشتہ نہیں نبھا رہے ہوتے بلکہ رشتہ کی لاش کا بوجھ ڈھو رہے ہوتے ہیں زندگی بے کیف بے مزہ ہوجاتی ہے،

ازدواجی رشتے میں محبت نہ ہوتو وہ رشتہ حقیقی نہیں بناوٹی ہوتا ہے، جس میں مضبوطی نہیں کمزوری ہوتی ہے جس میں شک شبہ کی میل اپنے اندر کدورت کی بدبو لیے آسانی سے داخل ہوجاتی ہے اور جس رشتہ میں شک آجائے وہ پائیدار نہیں ہوتا۔

ازدواجی رشتے میں محبت نہ ہوتو چھوٹی باتیں بھی بڑی محسوس ہوتی ہیں۔

بن محبت کے شوہر کی اطاعت، خدمت کرنا قربانی دینا بوجھ اور مشکل ہوجاتا ہے، کہتے ہیں کہ ازدواجی رشتے میں محبت اور موبائل فون میں نیٹ ورک نہ ہوتو لوگ گیم کھیلنا شروع کردیتے ہیں۔

(2) شوہر سے محبت کرنا اللہ رسول کا حکم ہے

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (توبہ71)

اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔

حدیث مبارک میں ہے؛

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائے گا میرے جلال کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا آج کے دن جب میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔(93)

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم: إنّ من الإیمان أن یحبّ الرّجل رجلا لا یحبّه إلّا للہ من غیر مال أعطاہ فذلك الإیمان (94)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے؛

سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالی اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں دو ایسے شخص (بھی ہوں گے) جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں، اسی پر وہ جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔(95)

ایک بار آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

تم جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ تم مؤمن ہوجاؤ، اور تم مؤمن نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سے محبت کرو۔ کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔ (96)

اسی طرح ایک بار آپ ﷺ فرمایا؛

کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاس) اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ کسی شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے اور اس کو آگ میں ڈالا جانا اچھا لگے لیکن ایمان کے بعد کفر میں جانا اسے پسند نہ ہو، اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابلے میں زیادہ محبت نہ ہو۔ (97)

ایک اور جگہ آپ کا ارشاد گرامی ہے؛

جس نے اللہ ہی کی رضا کیلئے محبت کی، اللہ ہی کی رضا کیلئے دشمنی کی، اللہ ہی کی رضا کیلئے دیا، اللہ ہی کی رضا کیلئے منع کر دیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ (98)

ایک روایت میں آتا ہے؛

إِنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ دَعَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ السُّلَمِيَّ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَسَةَ، هَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ أَنْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ تَزَيُّدٌ وَلَا كَذِبٌ؟ وَلَا تُحَدِّثْنِيهِ عَنْ آخَرَ سَمِعَهُ مِنْهُ غَيْرِكَ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَافُّونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ(99)

شرحبیل بن سمط نے سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے ابن عبسہ کیا تم ایسی حدیث بیان کر سکتے ہو، جو تم نے خود رسول اللہ سے سنی ہے اور اس میں کسی زیادتی اور جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو، نیز تم نے وہ حدیث کسی اور آدمی سے بیان نہیں کرنی، جو اس نے سنی ہو؟ انھوں نے کہا جی ہاں میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے فرمایا: تحقیق میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہوگئی، جو میری وجہ سے آپس میں خالص تعلق رکھتے ہیں، میری محبت کی وجہ سے ایک دوسروں کی زیارت کرنے والوں کیلئے ثابت ہوگئی، میری محبت میری وجہ سے خرچ کرنے والوں کیلئے ثابت ہوگئی اور میری محبت میری وجہ سے ایک دوسروں کی مدد کرنے والوں کے لئے ثابت ہوگئی۔

ایک اور روایت میں ہے؛

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ"(100)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن تو الفت و محبت کا مرکز ہے، اور اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو دوسروں سے الفت نہیں کرتا، اور دوسرے اس سے الفت نہیں کرتے۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● جب عام مؤمن مؤمنات کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کا حکم ہے تو بیوی کو شوہر سے محبت کرنے کا حکم بطریق اولی ہوگا۔

(3) اچھی عورتیں شوہر سے محبت کرتی ہیں

احادیث مبارکہ میں بہترین عورت کی ایک صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ اپنے شوہر پر فریفتہ ہو، اس کو چاہنے والی اور اس سے خوب محبت کرنے والی ہو۔ (100)

چنانچہ ایک حدیث میں ہے؛

خیر نساء کم الودود (101)

تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں سے خوب محبت کرنے والی ہوں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے؛

خیر نساء کم العفیفة الغلمة، عفیفة فی فرجها غلمة علی زوجها (102)

تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو۔

ایک بار اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا؛

فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ (103)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے محبت کرنے والی ہو اور خوب بچے جننے والی ہو کیونکہ تمہاری کثرت کی بنا پر ہی میں سابقہ امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا۔

(4) شوہر سے محبت کرنا جنتی حوروں کی صفت ہے جسکی وجہ سے دنیا جنت بن جاتی ہے

قرآن کریم میں ہے؛

عربا اترابا (واقعة: 37)

(شوہروں کے لیے) محبت سے بھری ہوئی، عمر میں برابر

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **والعرب المحببات الی ازواجهن (104)**

یعنی عرب کا مطلب ہے وہ عورتیں جو اپنے شوہروں سے بہت محبت کرنے والیاں ہوں۔

❑ **شوہر کے علاوہ کسی سے ناجائز محبت نہ کریں**

(1) بیویوں کو حکم ہے کہ اجنبیوں کو نہ دیکھیں

قرآن کریم میں ہے؛

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ

مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (نور: 31)

اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں، اور اپنی سجاوٹ اور کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ، یا اپنے شوہروں کے باپ کے، یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے، یا اپنی عورتوں کے، یا ان کے جو اپنے ہاتھوں کی ملکیت میں ہیں یا ان خدمت گزاروں کے جن کے دل میں کوئی (جنسی) تقاضا نہیں ہوتا یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کے چھپے ہوئے حصوں سے آشنا نہیں ہوئے اور مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ انہوں نے جو زینت چھپا رکھی ہے وہ معلوم ہو جائے۔ اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تا کہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

ایک حدیث مبارک ہے:

حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت ہے کہ ابو عمر بن حفص ؓ نے اسے طلاق بائن دی اور وہ غائب تھے تو اس (ابو عمر) نے اپنے وکیل کو جَو دے کے اس کی طرف بھیجا وہ اس سے ناراض ہوئی اس نے کہا اللہ کی قسم ہمارے اوپر تیری کوئی چیز لازم نہیں ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر تیرا نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ام شریک ؓ کے ہاں اپنی عدت پوری کرے پھر فرمایا وہ ایسی عورت ہے جہاں ہمارے صحابہ اکثر جمع ہوتے رہتے ہیں تو ابن ام مکتوم (اپنے چچا کے بیٹے) کے پاس عدت پوری کر کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں وہاں تم اپنے کپڑوں کو اتار سکتی ہو جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا کہتی ہیں جب میں نے عدت پوری کر لی تو میں نے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی کہ معاویہ بن ابو سفیان اور ابو جہم نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابا جہم! اپنی لاٹھی کو کندھے سے نہیں اتارتا یعنی سخت مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اس لیے تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے میں نے اسے ناپسند کیا آپ ﷺ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر۔ میں نے اس سے نکاح کیا تو اللہ نے اس میں ایسی خیر و خوبی عطا کی کہ مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔ **(105)**

(2) شوہر کے علاوہ اجنبیوں کو نہ دیکھنا جنتی عورتوں کی صفت ہے

قرآن کریم میں ہے؛

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (رحمٰن:56)

انہی باغوں میں وہ نیچی نگاہ والیاں ہوں گی (اپنے شوہروں کے علاوہ کسی کو ذرا سی نظر بھی اٹھا کر نہ دیکھیں گی (کمافی انوار البیان) جنہیں ان جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے کبھی چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

(3) اجنبیوں سے بلا ضرورت بات نہ کریں بوقت ضرورت احتیاط سے کریں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛

ان النبی ﷺ نھی ان تکلم النساء الا باذن ازواجھن (106)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر غیر مرد سے گفتگو کرے۔

لہٰذا شوہر کی اجازت کے بغیر بات نہیں کرنی چاہئے اور اگر بات کرنی ہی پڑے کسی اشد ضرورت کی بنا پر، مثلاً: کسی نامحرم شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ فلاں ہے؟ تو اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''**فلا تخضعن بالقول**'' یعنی تم نے غیر محرم سے گفتگو کرنی ہے تو اپنے لہجے میں لچک پیدا مت کرو، نرمی نہ پیدا کرو۔ آج کل تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی مرد غیر محرم ہے تو ایسی میٹھی بن کے بات کریں گی کہ جیسے سارے جہاں کی مٹھاس اس میں سمٹ آئی ہو۔ شریعت میں اس کو حرام کہا گیا۔

غیر محرم مرد سے بات ذرا جچے تلے لہجے میں کرے۔ ایک اصول سن لیں: ہمیشہ بات سے بات بڑھتی ہے'' یہ فقرہ یاد رکھ لیں کام آئے گا۔ جوان لڑکیاں اس فقرے کو اپنے دل میں لکھ لیں۔۔۔۔۔۔ ''بات سے بات بڑھتی ہے'' مقصد آپ سمجھ گئیں ہیں۔ پہلے انسان بات کرتا ہے اور بات کرنے کے بعد ملاقات کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن پاک سے ملتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرؑ آئے مگر ان میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا، دنیا میں صرف حضرت موسیٰؑ تھے جنہوں نے کہا **رب ارنی انظر الیک** اے اللہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو مفسرین نے لکھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ میں سے صرف حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ میں آپ کو دنیا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو مفسرین نے لکھا ہے کہ اس لئے کہ وہ کلیم اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے تھے۔ جب کوئی گفتگو کرتا ہے تو پھر اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ اس سے ملاقات کرنے کو جی چاہتا ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ فون پر جب آپ بات سے بات بڑھائیں گی تو پھر اگلا قدم گناہ کی طرف جائے گا۔ اس لیے پہلے قدم پر ہی اپنے آپ کو روک لیجیے۔ جس گناہ کو انسان چھوٹا سمجھے وہ بڑے گناہ کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی بچی یہ سمجھتی ہے کہ

میں تو کزن سے صرف فون پر بات کرتی ہوں تو یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ جس گناہ کو انسان چھوٹا سمجھتا ہے وہ گناہ بڑے گناہ کا سبب بنتا ہے۔(107)

جی ہاں اس سے بڑھ کر نظر کی آزادی اور ممنوع اختلاط ایسی ہلاکت افرینیوں تک پہنچا دیتی ہے جو انسان کو ایسی ذلت ورسوائی اور عار تک کھینچ لاتی ہیں جو کبھی مٹائے نہیں مٹتیں۔ ہند بنت الخس ایا دیۃ (جو عرب شاہزادیوں، دانائی، عقل وفراست، فصاحت وحکمت میں عرب کی مشہور عورتوں میں سے ہوتے ہوئے اپنے غلام سے زنا کی مرتکب ہوگئی) سے کسی نے پوچھا تم اپنی قوم کی سردار ہو کر بھی اپنے غلام سے زنا کی مرتکب کیونکر ہوگئی؟ اور تم نے کسی آزاد انسان سے ایسا اختلاط کیوں نہ کر لیا ؟ سو اس کا باعث کیا بنا؟ اس نے جواب دیا: قرب الوساد و طول سواد تکیہ کی قربت اور اختلاط کا دوام اس کا سبب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زنا اور وہ بھی غلام سے اس کا سبب دو امر ہیں: ایک تو میل جول کی کثرت اور جائے نوم (خواب گاہ) کا قریب ہونا، اور دوسرے تنہائی میں طویل مجالست وسرگوشیاں، بات چیت، یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ جنہوں نے تدریجاً غلام کے دل سے اس کا ڈر اور رعب وسرداری وشرافت کو نکال پھینکا حتی کہ وہ زنا جیسے قابل ملامت فعل میں آلودہ ہوگئی۔ پس غیر محرم سے بات چیت یہ سب سے خطرناک چیز ہے حتی کہ یہ بدنظری سے بھی زیادہ۔ اس لیے کہ اگر بدنظری ہوئی لیکن کوئی بات چیت نہیں ہوئی تو بات آگے نہیں بڑھے گی۔(108)

❑ شوہر سے نفرت اور بغض نہ کریں

بغض کرنا منع ہے

- حدیث میں آتا ہے لا تباغضوا آپس میں بغض نہ رکھو(109)
- حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا؛

تم لوگوں میں پہلی امتوں والا مرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو تباہی کی طرف لے جاتا ہے (مونڈ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔(110)

❑ شوہر کی محبت اپنے دل میں کیسے پیدا کریں

(1) شوہر کی کمیوں کو نہیں، خوبیوں کو دیکھیں اور سوچیں

حدیث میں آتا ہے؛

لا يفرك مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا رضي منها آخر او قال غيره (111)

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ (یہی حکم بیوی کو بھی ہے)

(2) اپنے شوہر کا موازنہ کسی اور سے نہ کریں

ہر انسان کی فطرت الگ ہوتی ہے، کسی کے اندر کوئی خوبی ہوتی ہے تو کسی کے اندر کوئی، پھر ہر انسان کی الگ مجبوری ہوتی ہیں اسی طرح آپ کے شوہر میں اگر کمیاں، خامیاں ہیں تو ایسی خوبیاں بھی ہیں جو دوسروں میں نہیں۔ لہٰذا اپنے شوہر کی کمیوں خامیوں کا دوسروں کی خوبیوں سے موازنہ نہ کریں۔ مثلاً ہر بات میں دوسروں کی مثال دینا میری بہن کا شوہر تو ہر دوسرے دن گھمانے لے کر جاتا ہے یا میری دوست کا شوہر ساتھ مل کر شاپنگ کرواتا ہے، یا میرا بھائی تو بھابھی کے ساتھ مل کر گھر کے کام کرواتا ہے یا فلانی کا شوہر تو اس کی اتنی تعریف کرتا ہے، یہ سب نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ شوہر کی خوبیوں کا دوسروں کی خامیوں سے موازنہ کر کے شکر کریں۔

● دوسروں سے موازنہ، مقابلہ اور تقابل کی سوچ ختم کریں ہمیں دوسروں سے اپنا موازنہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو نعمتیں آپ کے پاس ہیں آپ انہیں دیکھیں شمار کریں۔

قرآن کریم کا قانون مدّ وعدّ:

(1) اور دنیوی زندگی کی اس بہار کی طرف آنکھیں اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو مزے اڑانے کے لیے دے رکھی ہے، تاکہ ہم ان کو اس کے ذریعے آزمائیں۔ اور تمہارے رب کا رزق سب سے بہتر اور سب سے زیادہ دیرپا ہے۔ (طٰہٰ:131)

(2) اور تم ان چیزوں کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو مزے اڑانے کے لیے دے رکھی ہیں، اور نہ ان لوگوں پر اپنا دل کڑھاؤ، اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، ان کے لیے اپنی شفقت کا بازو پھیلا دو۔ (حجر:88)

(3) اور جن چیزوں میں ہم نے تم کو ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے، ان کی تمنا نہ کرو۔ (نساء:32)

(4) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو شمار (بھی) نہیں کر سکتے۔ (ابراھیم:34)

● دوسروں کی نعمتوں، آسانیوں کو دیکھ کر اس کی حرص کرنا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں یہ جاہلانہ سوچ ہے۔

یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی حاکمانہ تقسیم پر اعتراض ہے، اور اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی۔

● دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرنا ہو تو دین میں کریں دنیا میں نہیں

حدیث میں آتا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر شاکر نہیں لکھے گا۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ

دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔ (112)

● دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرنے والے ہمیشہ پریشان رہتے ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا توشہ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک نہ پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگا لو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کم تر آدمی کو دیکھنا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اس کی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔

عون بن عبداللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب فقراء کی صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔ (113)

● الغرض دوسروں سے اپنا تقابل نہ کریں

یہ سب فضول ہے نہ آپ پرندوں کی طرح اُڑ سکتے ہیں، نہ آپ چیتے کی طرح دوڑ سکتے ہیں، اور نہ آپ مچھلی کی طرح تیر سکتے ہیں اور یہ سب بھی آپ کی طرح بول سکتے ہیں نہ ہی لکھ سکتے ہیں۔

پھر انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر دوسروں سے اپنا موازنہ اور تقابل کرنا ہی ہے تو صرف دوسروں کی خوشیوں، کامیابیوں ہی سے کیوں؟ دوسروں کے غموں اور ناکامیوں سے بھی کریں! کیونکہ جو خوشیاں لوگوں کو ملیں اور آپ کو نہیں ملیں تو یہ بھی تو سوچیں کتنے غم ایسے ہیں جو دوسروں کو ملے مگر آپ کو نہیں ملے۔

اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ جب گہرے صدمہ اور غم کا سامنا ہو تو اس واقعہ کو یاد کرلیں؛

ایک بچہ تھا، جس کی پیدائش سے قبل ہی اس کے والد کا انتقال ہوگیا، جب وہ 7 برس کا ہوا تو اس کی والدہ بھی فوت ہوگئیں، وہ معمولی پیسوں کے عوض بکریاں چرا کر گزر بسر کرتا تھا، مشکلات و پریشانی کا مقابلہ کرتے کرتے جب

جوان ہوا اور اس نے شادی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجموعی طور پر 7 اولاد عطا فرمائیں، 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں، اس کا پہلا بیٹا دو سال کی عمر میں انتقال کر گیا، اور دوسرا بیٹا 15 ماہ کی عمر میں چل بسا، تیسرے بیٹے جب انتقال ہوا اس کی عمر صرف 17 ماہ تھی، اس کی پہلی بیٹی اس کی نظروں کے سامنے 30 برس کی جوانی میں دنیا سے رخصت ہوگئی، دوسری بیٹی 21 برس میں اللہ کو پیاری ہوگئی، اور تیسری بیٹی 27 برس کی عمر میں اس جہاں فانی سے کوچ کر گئی، اس کے ساتھ 25 برس تک صبر و وفا کی پیکر بننے والی اس کی اہلیہ بھی اس کے سامنے موت کی آغوش میں چلی گئی، اس کے لاڈلے نواسے کی شہادت کی اطلاع بھی اسے دے دی گئی، بلکہ خون میں لت پت وہ مٹی بھی دکھا دی گئی، جس میں معصوم نواسے نے تڑپ کر جان دینی تھی، اس شخص نے یتیمی کی حالت میں آنکھیں کھولیں، اور اپنے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دنیا سے رخصت ہوتے دیکھا، صرف ایک پیاری بیٹی اس کی رحلت کے وقت دنیا میں رہ گئی تھی، جس کے بارے میں بھی اسے بتا دیا گیا کہ اس کا انتقال 6 ماہ بعد ہوگا، اس عظیم شخص نے نہ کبھی اپنے اللہ سے کوئی شکوہ نہ شکایت، نہ ماتم بپا کیا اور نہ شور شرابہ، بلکہ صبر و شکر اور اطاعتِ خداوندی میں زندگی کے 63 برس گزار دئے.........

کیا آپ نے جان لیا کہ وہ عظیم ہستی کون تھی؟؟؟ جی ہاں وہ اللہ کے حبیب اور لاڈلے: محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

قرآن وحدیث میں بھی غموں کا یہ علاج بتایا گیا ہے کہ دوسروں کی بڑی بڑی پریشانیوں کو سوچنا تاکہ اپنی پریشانی ہلکی محسوس ہو، اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

> اور (اے پیغمبر) گذشتہ پیغمبروں کے واقعات میں سے وہ سارے واقعات ہم تمہیں سنا رہے ہیں جن سے ہم تمہارے دل کو تقویت پہنچائیں۔ (ھود، آیت:12)

ان واقعات سے آپ کو علم ہو جائے گا کہ اللہ کے پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسے ہی واقعات پیش آتے رہے ہیں جیسے آپ کے ساتھ پیش آرہے ہیں اور یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اللہ کے سارے نبیوں کو ایسے مشکل حالات سے گزرنا پڑا ہے اس طرح دل کو تسلی ہو جاتی ہے کہ تکالیف صرف ہمیں ہی نہیں آئیں بلکہ پہلے لوگ بھی اس قسم کے مصائب کو برداشت کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی تمام مشکلات کو خوش دلی سے برداشت کرنا چاہیے جس کا انجام بالآخر اچھا ہوگا۔ **(114)**

ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

> خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے اور کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے شکایت کی کہ کیوں ہمارے لیے مدد طلب نہیں کرتے، ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان کو پکڑ کر زمین کھود کر اس میں بٹھایا جاتا اور آرا ان کے اوپر سے چلا کر ٹکڑے کر دیا جاتا اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت اور ہڈی چیر

ڈالتے، لیکن یہ برتاؤان کو دین سے نہیں روکتا تھا، اللہ کی قسم یہ دین پورا ہو کر رہے گا، یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضرموت تک جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا، لیکن تم لوگ عجلت سے کام لیتے ہو۔(115)

ایک اور حدیث میں آتا ہے؛

جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہے کہ میری (وفات کی) مصیبت یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔(116)

- کامیاب لوگ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ہوتے ہیں تقابل اور موازنہ کے لیے نہیں، دوسروں کی کامیابی سے آپ اپنے راستہ میں آنے والی مشکلات کو حل کرنے کے طریقے سیکھ سکتے ہیں، آپ ان سے کامیاب ہونا سیکھ سکتے ہیں، لیکن ان کی طرح خود بننے کی بالکل ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہر شخص اپنے آپ میں دوسروں سے مختلف ہوتا ہے اور کسی کے جیسا بننے کی کوشش میں وہ اپنی حقیقی شخصیت کھونے لگتا ہے، دوسروں کو مثالی مانیں، لیکن ان سے اپنا تقابل کبھی نہ کریں، دوسرے تحریک لینے کے لیے ہوتے ہیں، جس دن سے آپ موازنہ کرنے لگیں گے اس دن سے ایک عجیب طرح کی مایوسی کو اپنے آس پاس پائیں گے۔
- کسی نے خوب کہا! وقت کا بدترین استعمال اسے خود کا دوسروں کے ساتھ موازنہ کرنے میں ضائع کرنا ہے۔

قصہ بنی اسرائیل

(3) کسی سے شوہر کی نہ برائی کریں نہ سنیں

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

مجھے دوسروں کی برائیاں نہ سنایا کرو میں چاہتا ہوں کہ جب تم لوگوں کے پاس آؤں تو میرا دل سب کے بارے میں صاف ہو (کسی سے متعلق دل میں کدورت نہ ہو۔معلوم ہوا کسی کی برائی سننے سے اس کے بارے میں دل صاف نہیں رہتا ،لہذا ہر گز شوہر کی برائیاں نہ سنیں بلکہ اگر کوئی کرے تو شوہر کی طرف سے دفاع کریں ،تاویل کریں)(117)

(4) اوقات قبولیت میں یہ دعا کثرت سے مانگیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (حشر:10)

ہماری بھی مغفرت فرمائیے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

(5) ایام بیض (13-14-15) کے روزے رکھیں

ایک حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ (118)

عمرو بن شرحبیل ؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو صیام الدھر رکھے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تو یہ چاہوں گا کہ کبھی کچھ کھائے ہی نہ"، اس نے کہا: اس کا دو تہائی رکھے تو؟ آپ نے فرمایا: "زیادہ ہے"، اس نے کہا: آدھے ایام رکھے تو؟ آپ نے فرمایا: "زیادہ ہے"، پھر آپ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو سینے کی سوزش (دلوں کے کینہ) کو ختم کردے"، لوگوں نے کہا: جی ہاں (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا: یہ ہر مہینے میں تین دن کا روزہ ہے۔

❑ شوہر کے دل میں اپنی محبت پیدا کریں

● جو بیویاں رونے روتی پھرتی ہیں کہ خاوند توجہ نہیں دیتا، ذمہ دار نہیں، بچوں کا خیال نہیں کرتا، ہمارا خیال نہیں کرتا اس میں زیادہ قصور تو خاوند کا ہی ہوتا ہے مگر کچھ نہ کچھ قصور عورت کا اپنا بھی ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ عورت سوچتی نہیں کہ میں کن طریقوں سے اپنے خاوند کو اپنے قریب کرسکتی ہوں۔ عقلمندی سے کام نہیں لیتی۔ یہ کہتے ہیں کہ بس خاوند کا فرض ہے کہ میری طرف توجہ کرے۔ بھئی واقعی خاوند کا فرض ہے کہ آپ کی طرف توجہ کرے۔ اگر بدقسمتی سے ایسا نہیں تو علاج بھی تو آپ ہی نے کرنا ہے۔ اب علاج آپ کے ہمسائے کی عورت تو نہیں کرے گی۔ یا علاج کوئی دوسری رشتے دار عورت تو نہیں کرے گی۔ یا علاج کوئی دفتر کی لڑکی تو نہیں کرے گی۔ اگر کوئی بیماری ہے پرابلم ہے تو علاج بھی آپ ہی نے کرنا ہے۔ یہ پٹیاں بھی آپ ہی نے رکھنی ہیں۔ تب زخم مندمل ہوجائے گا۔ ان جدائیوں کو قرب میں آپ نے ہی بدلنا ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا اللہ نے آپ کو یہ جو دماغ دیا ہے اس کو استعمال کیجیے اور ذرا سوچیے کہ آپ کن کن طریقوں سے اپنے میاں کو اپنے قریب کرسکتی ہیں۔ پریشان بیٹھی ہوں گی سوچتی ہوں گی۔ خاوند نے یہ لفظ کہہ دیا۔ فلاں نے یہ اور فلاں نے یہ کہہ دیا۔ بجائے ان باتوں کو سوچ کے افسردہ اور رنجیدہ ہونے کے۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ کونسا طریقہ ہے کہ جس سے میں اپنے خاوند کا دل جیت سکوں۔ مثال کے طور پر اگر کسی بیوی کو اپنے خاوند پر شک ہے کہ خاوند باہر کہیں غلط قسم کا تعلق بنا چکا ہے تو اب اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ محبت سے اپنے خاوند کو اتنا قریب کرلے کہ وہ کسی اور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ اور ایک طریقہ یہ

ہے کہ خاوند سے جھگڑا شروع کردے۔ اکثر بیویاں سمجھ داری سے کام لینے کی بجائے الٹا جھگڑا کر کے اپنے کیس کو خراب کرلیتی ہیں۔ سنیے اور دل کے کانوں سے سنیے کہ اگر پتہ چل جائے کہ کشتی کے نیچے سوراخ ہے تو یہ طے کرنے کی بجائے کہ یہ سوراخ کیسے ہوا، پہلی بات یہ کہ اس سوراخ کو بند کرو۔ اگر آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ خاوند کے کریکٹر (کردار) کی کشتی میں سوراخ ہو چکا ہے تو یہ جھگڑا کرنے کی بجائے کہ یہ سوراخ کیسے ہوا، کیوں ہوا، کس نے کیا پہلے اس سوراخ کو بند کرو تا کہ کشتی ڈوب نہ جائے۔ اور وہ سوراخ اسی طرح بند ہوتا ہے کہ جب بیوی پہلے سے زیادہ محبت دے تا کہ خاوند کا دل باہر کی بجائے گھر میں اٹک جائے۔ جس خطرے کا بروقت احساس ہو جائے سمجھ لو کہ وہ خطرہ ٹل گیا۔(119)

❑ شوہر کے دل میں اپنی محبت کیسے پیدا کریں

● شوہر کے دل میں محبت پیدا کرنے والے 15 اعمال اختیار کریں

(1) محبت کرنے سے محبت ملتی ہے

آپ شوہر سے محبت کریں اللہ تعالی شوہر کے دل میں آپ کی محبت ڈال دیں گے۔

اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ(120)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن الفت کا مقام ہوتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہوتی جو کسی سے الفت کرے اور نہ اس سے کوئی الفت کرے۔

(2) اللہ کا قرب حاصل کریں

قرآن مجید میں ہے؛

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۔(مریم:96)

(ہاں) بیشک جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، خدائے رحمن ان کے لیے دلوں میں محبت پیدا کردے گا۔

● اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتے تو جبرائیلؑ کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں: میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبرائیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ آسمان میں منادی کرتے ہیں: اللہ تعالی فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں، تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنا شروع کردیتے ہیں، پھر زمین میں اس کو مقبولیت سے نواز دیا جاتا ہے۔(121)

میاں بیوی کے درمیان دوریاں ختم کرنے کا نسخہ

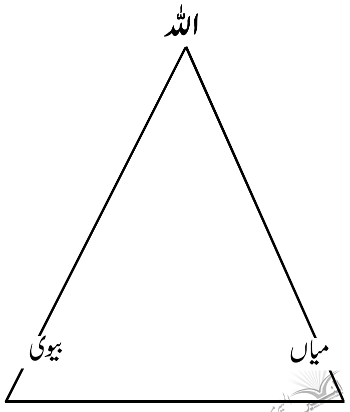

میاں بیوی جیسے جیسے اللہ سے دور ہوتے جائیں گے تو ان کے درمیان فاصلے بڑھتے جائیں گے۔

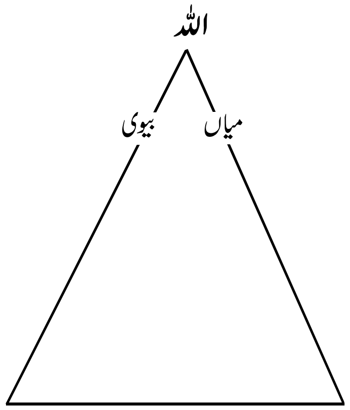

میاں بیوی جیسے جیسے اللہ سے قریب ہوتے جائیں گے تو ان کے درمیان فاصلے کم جائیں گے۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) سلام کریں

حدیث نبوی ہے؛

تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان دار نہیں بنو گے، جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تم کو ایک کام نہ بتاؤں جب تم وہ کرنے لگو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ آپس میں سلام کرو۔ **(122)**

(4) نرم گفتگو نرم لہجہ اختیار کریں

قرآن کریم میں ہے؛

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفر لهم وشاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين

(آل عمران:159)

پس اے نبی آپ اللہ کی رحمت کے باعث ان کے لیے نرم ہو گئے۔ اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، چنانچہ آپ ان سے درگزر کریں اور ان کیلئے بخشش مانگیں اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

- ایسے نرم طبیعت بن جائیں کہ لوگ آپ سے بے تکلف گھلنا ملنا پسند کریں، آپ پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگی؟ (سنو! میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔(123)

فائدہ: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔(124)

● حکیم الامتؒ فرماتے ہیں: ہماری عورتوں میں ایک تھوڑی سی کسر ہے، اگر وہ دور ہو جائے تو یہ سچ مچ کی حوریں بن جائیں گی، وہ کسر کیا ہے کہ ان کی زبان نہایت خراب ہے، ان کی زبان وہ اثر رکھتی ہے جیسے بچھو کے ڈنک کہ ذرا سی حرکت میں آدمی بل بلا جاتا ہے۔ مرد کے ساتھ جب ان کی گفتگو ہوتی ہے تو وہ بے چارہ ان سے رنج ہی اٹھاتا ہے۔ بس زبان چلائے گی، خواہ ایک بات بھی موقع کی نہ ہو، اگر محض بولنے، بک بک (بکواس) کرنے کا نام مناظرہ ہے تو گدھا بڑا مناظر ہے۔

● زبان درازی ایسا مرض ہے کہ جس کی بناء پر سینکڑوں مرد، عورتوں کی زبان درازی سے بیزار ہو کر غلط راہ پر چل پڑے، اور عورت کی زبان کی وجہ سے کتنے گھر اجڑ گئے بے وقوف عورتیں صرف اپنی بدزبانی سے مہربان شوہروں کو نامہربان بنا دیتی ہیں۔ شریف اور ہمدرد شوہر کا دل بیوی کی طرف سے صرف اس لیے خراب ہو جاتا ہے کہ بیوی بک بک کر کے ہمیشہ اس کو پریشان اور تنگ کرتی رہتی ہے۔ یاد رکھنا کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کی سخت بات برداشت نہیں کر سکتا۔ بیوی کو ایسی امید ہرگز نہیں رکھنی چاہیے کہ شوہر اس کی بدکلامی کو شربت کا گھونٹ سمجھ کر پی جائے گا۔

واقعہ: شوہر تھک کر گرمی برداشت کرتے ہوئے پریشان حال گھر پر آیا، گھنٹی بجائی، بیوی صاحبہ غسل خانے میں تھیں، دروازہ کھولنے میں دیر لگی، اب جب دروازہ کھولا تو اندر آ کر شوہر نے دروازہ زور سے بند کیا۔

شوہر: ابے جاہل کہیں کی، جنگلی تمہیں خیال نہیں آیا کہ آدھے گھنٹے سے گھنٹی بجا رہا ہوں، دھوپ کی وجہ سے باہر کھڑا نہیں ہوا جا رہا اور تمہیں پرواہ ہی نہیں۔

بیوی: جنگلی تم ہو یا میں، دو منٹ صبر نہیں ہو سکتا، میں باتھ روم میں تھی، ابھی تو میں نے گھنٹی کی آواز سنی، اور تمہیں تو دروازہ بند کرنا ہی نہیں آتا، اتنے زور سے بند کرتے ہیں؟

شوہر: ابے نالائق تمہیں پتہ نہیں یہ وقت میرے آنے کا ہے، ابھی ہی غسل کرنا ضروری تھا؟

بیوی: تمہیں کیا پتہ گھر میں کتنے کام ہوتے ہیں، صبح سے بچے چین نہیں لینے دیتے اور پھر تم آ کر ایک الگ مصیبت بنتے ہو، ذرا ایک دن میری طرح کام کر کے تو دیکھو۔

شوہر: اچھا میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا، تم چلی جاؤ اپنی امی کے گھر۔(125)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

واقعہ: شوہر نے بیوی سے کہا چائے بنادو اب چائے بننے کے بعد کافی پتی پیالی میں رہ گئی، چھاننے میں خیال نہیں رکھا گیا۔

شوہر: نالائق چائے بنانا بھی تم نے نہیں سیکھا، یہ بھی میں تم کو سکھاؤں؟

بیوی: کیوں کیا ہوا۔۔۔؟

شوہر: یہ دیکھو کتنی ساری پتی بچی ہوئی ہے پیالی میں۔

بیوی: تو اتنا بھی تم سے برداشت نہیں ہوتا، خود ذرا پکا کر دیکھو تو پتہ چلے، آرڈر دینا تو بہت آسان ہے، تمہارا خیال رکھوں، بچوں کو جواب دوں، کھانا پکاؤں، کیا کیا کروں۔۔۔؟

شوہر: ارے بے وقوف، بدتمیز میرے سامنے بولتی ہو، شرم نہیں آتی، اب تم میرے گھر میں نہیں رہ سکتیں، نکل جاؤ یہاں سے۔

اتنی چھوٹی سی بات پر لمبا چوڑا، جھگڑا ہوا، اڑوس پڑوس والے جمع ہو گئے اور غصے میں مرد نے بیوی کو ایسے الفاظ کہہ دیے جو نہیں کہنے چاہئے تھے اور میاں بیوی میں ہمیشہ کیلئے جدائی ہوگئی۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے اور پورے واقعہ پر غور کیجئے ایک اگر خاموش ہوجاتا تو بات دور تک نہ پہنچتی، فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔ **(126)**

- عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ شیریں زبان ہو، شیریں زبانی ایک ایسی عمدہ اور ایک ایسی دل کش خوبی ہے کہ اس سے اچھے سے اچھے اور بڑے سے بڑے لوگ بھی تابع ہوجاتے ہیں، کہاوت مشہور ہے کہ:

''زباں شیریں تو ملک گیری''

میٹھی اور شیریں زبان سے تو انسان ہاتھی کو بھی ایک بال سے باندھ سکتا ہے۔ شیریں زبانی سے انسان جو چاہے کر سکتا ہے۔ میٹھی زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ اپنے سامنے والے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شیریں زبان عورت کے عیبوں کو بھی لوگ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت میں دنیا بھر کی خوبیاں ہوں، لیکن اگر بدزبان ہو تو اس کی ساری خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ اگر عورت چاہے تو شیریں زبانی کے جادو سے نامہربان شوہر کو بھی مہربان بنا سکتی ہے۔

(5) ہدیہ، تحفہ دیتی رہیں

حدیث میں آتا ہے: تہادوا تحابوا **(127)**

ہدیہ دیا لیا کرو تو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی

لہٰذا بیوی کو چاہیے کبھی کبھی اپنے شوہر کو ہدیہ بھی دیا کرے، مثلاً شوہر کو قلم پسند ہے تو اپنے بھائی کے ذریعہ منگوا لیا اور بھائی کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے ہدیہ دے دیا، اس سے بھی دلوں کے کینے دور ہوں گے اور محبت بڑھے گی۔

(6) شوہر کے مال سے بے رغبتی اختیار کریں

حدیث نبوی ہے؛

دنیا سے بے رغبت ہوجا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے رغبت ہوجا، لوگ

تیرے ساتھ محبت کریں گے۔(128)

(7) مزاج شناسی موقع شناسی سے کام لیں

● مزاج شناسی موقع شناسی حکمت ہے اور حکمت کے ذریعہ تو انسان دشمن کو دوست بنالیتا ہے پھر بیوی حکمت کے ذریعہ شوہر کو اپنا کیوں نہیں بنا سکتی اب رہا یہ سوال کن حکمتوں سے شوہر کے دل کو جیتا جائے، اس کا حتمی جواب تو مشکل ہے، کیوں کہ ہر شخص کا مزاج الگ الگ ہوتا ہے۔کسی کو بناؤ سنگھار پسند ہوتا ہے تو کسی کو سادگی بھاتی ہے، کسی کو فیشن پسند ہوتا ہے کسی کو سیدھی سادی اور شرمیلی عورت سے پیار ہوتا ہے، تو کسی کو باتونی پسند ہوتی ہے، کسی کو معصوم اور بھولی بھالی صورت سے محبت ہوتی ہے، کوئی بانکی بانکی اداؤں کا دل دادہ تو کوئی ناز ونخروں کو گلے سے لگاتا ہے، کوئی مسکراہٹ بکھیرنے والی عورت کو پسند کرتا ہے تو کوئی اپنی تابع داری کرنے والی عورت کو پسند کرتا ہے۔مطلب یہ کہ ہر ایک کا الگ الگ خیال اور الگ الگ پسند ہوتی ہے۔ اس لیے ہر عورت کو ایسی حکمتیں ایسی خوبیاں اور ایسی ترکیبیں تلاش کرنی چاہئیں کہ جس سے اس کا شوہر اس کی طرف راغب ہوجائے اور اس کا شیدائی بن جائے۔

چنانچہ بیوی کو چاہئے کہ جب بھی شوہر سے بات کرنی ہو تو مزاج دیکھ کر بات کرے، اگر دیکھے کہ اس وقت ہنسی اور دل لگی میں ہے تو ہنسی اور دل لگی کرے اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرے، جیسا مزاج ہو ویسی بات کرے۔(129)

● **قاضی شریح کی سمجھدار بیوی:** قاضی شریح نے اپنے ساتھی شعبی سے کہا میں نے اپنی اہلیہ کی جانب سے بیس سال کی مدت میں کوئی مبغوض اور ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی، شعبی نے تعجب سے کہا: یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ قاضی شریح نے کہا: میں پہلی رات جب اپنی بیوی کے پاس گیا، تو اس کے قریب گیا اور اس کی جانب ہاتھ بڑھایا، تو بیوی نے کہا: ابو امیہ رک جاو پھر کہا تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں اور درود وسلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔۔۔۔۔میں ایک غریب اور اجنبی عورت ہوں اور مجھے تمہارے اخلاق کا کوئی علم نہیں، تم کو جو چیزیں محبوب ہیں اس کو بتلاؤ کہ میں اس کی پیروی کروں اور اپنی ناپسندیدہ چیزیں بتاؤ کہ میں اس کو ترک کردوں۔

میں نے کہا: حمد وصلاۃ کے بعد تم نے ایسی بات کہی اگر تم اس پر ثابت قدم رہتی ہو تو اس میں تمہارا بھلا ہے، اور اگر اسے تم چھوڑ دوگی تو اس کا وبال تم پر ہی ہوگا، مجھے فلاں فلاں پسند ہیں اور فلاں فلاں چیزیں ناپسند۔(130)

● **ایک بیوی کا حکمت سے اپنا گھر بچانا:** جو دکھ اور مصیبت مجھے ازدواجی اندگی میں سہنا پڑا اس کی طویل داستان تو میں یہاں نہیں بتاوں گی اور اس کا تذکرہ بھی اس وقت بے مقصد ہوگا، یہاں تو فقط وہی باتیں میں بیان کروں گی جس کی وجہ سے میں اپنے شوہر کی محبوبہ بنی ہوں۔

پہلے میرے شوہر مجھے بالکل نہ چاہتے تھے، بل کہ مجھے چھوڑ دینے پر تلے ہوئے تھے، لیکن سمجھدار لوگوں کے سمجھانے کی وجہ

سے انہوں نے ایسے اقدامات نہیں کیے۔ میری زندگی خاک میں مل گئی تھی۔ مجھے ان کے ساتھ شادی کرنے کے بعد بہت پچھتانا پڑا۔ دوسروں کی سکھ بھری زندگی دیکھتی تو میرا دل جل بھن کر راکھ ہوجاتا، میرے شوہر مجھ سے بولتے ہی نہیں تھے، اتنا ہی نہیں بلکہ میرے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیتے تھے۔ میرے شوہر مجھے دھتکارتے، نفرت کرتے تھے۔ دراصل مجھ میں ان کو خوبصورتی، جوانی کی دل کشی اور جاذبیت جیسی کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی، اسی وجہ سے تو انہوں نے مجھے چھوڑ رکھا تھا۔ میں اپنے شوہر کے زندہ سلامت ہوتے ہوئے بھی گھر کے ایک کونے میں بیوہ جیسی زندگی گزارتی تھی۔ میرے سسر اور ساس فرشتہ صفت انسان تھے۔ میری تکلیف اور دکھ پر ہمدردی جتاتے اور مجھے ذرا بھی بددل نہ ہونے دیتے تھے۔

ایک مرتبہ میں فرصت کے وقت میں ''مسلمان خاوند، بیوی'' ''تحفہ دلہن'' اور تحفہ خواتین نامی کتابیں پڑھ رہی تھی، ان میں کتنی ہی ایسی باتیں تھیں جو میری زندگی سے مطابقت رکھتی تھیں۔ ایک عورت اپنے شوہر کو کس طرح خوش کرسکتی ہے، اس کا ذکر تھا۔ اس کو پڑھتے ہی میرا دل پھڑک اٹھا، میرے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میں بھی ان باتوں پر عمل کرکے اپنے شوہر کی محبت حاصل کرلوں اور پھر میں نے اپنے اس ارادے کو عملی جامہ بھی پہنا لیا۔

میں نے اپنی عادتوں کا جائزہ لیا اور اپنی پوری توجہ اپنے شوہر کی طرف کردی۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ جن خوبیوں کو میرے شوہر پسند ہیں وہی خوبیاں اگر میں اپنے اندر پیدا کرلوں تو پھر وہ مجھے ضرور چاہنے لگیں گے اور اسی وجہ سے میں نے تین باتوں کی طرف زیادہ توجہ دی:

(1) ان کا مزاج کیسا ہے؟

(2) کون کون سی خوبیاں ان کو پسند ہیں؟

(3) ان کو کیا ناپسند ہے؟

لہٰذا ان تین باتوں کے اپنانے پر میں نے اپنی پوری طاقت صرف کردی۔ ان کے مزاج کا میں نے آہستہ آہستہ جائزہ لینا شروع کیا۔ عورت کے کون سے اوصاف اور کونسی خوبیاں ان کو پسند ہیں؟ یہ ساری باتیں میں نے ان کے برتاؤ سے جان لیں اور پھر میں ان کو جن باتوں میں لطف آتا ہو اس طرح بننے کی کوشش کی۔ ان کی پسند کا بناؤ سنگھار، ان کی پسندیدہ عادتیں اور ان کی پسند کے کھانے بنانے شروع کئے، اس کا اچھا نتیجہ نکلا۔

ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا: بیگم اب تو تم دن بدن خوب صورت ہوتی جارہی ہو، اس کا میں نے کچھ جواب نہیں دیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ الحمدللہ تیر نشانہ پر لگ گیا ہے، میری آنکھوں میں خوشی اور مسرت اور میرے دل میں تمنائیں انگڑائیاں لینے لگیں اور میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

انہوں نے مزید کہا: بیگم اب تم بہت دل کش لگ رہی ہو۔ انہوں نے یہ دوسرا سوال، اب مجھے لگا کہ اگر میں اس کا جواب نہ

دوں تو خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکوں گی، میں نے مسکراتے ہوئے کہا: میرے سرتاج میں خوبصورت کب نہ تھی میں تو خوبصورت ہی ہوں، لیکن آپ کو پسند ہوں تب نا اور یہ لفظ بولتے ہی میں ایک اڑتی ہوئی نگاہ ان پر ڈالی۔

تیر برابر نشانے پر لگ گیا، میرے شوہر نے مجھے پیار سے کہا: نہیں بیگم تم اب مجھے بہت اچھی لگتی ہو، میں نے اب تک تمہیں ناحق تکلیف اور دکھ پہنچایا، میں اب تک تمہیں صحیح روپ میں دیکھ نہیں سکا، اب تو میں تمہیں اپنی نگاہ کے سامنے سے ہٹنے بھی نہ دوں گا۔(131)

(8) ہمیشہ مسکراہٹ، خندہ پیشانی سے ملیں

حدیث میں آتا ہے:

> تم لوگوں (کے دلوں) تک مال کے ذریعہ رسائی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ خندہ پیشانی کے ذریعہ تم (لوگوں کے دلوں) تک رسائی حاصل کر سکتے ہو۔(132)

- ابو جعفر بن صہبانؒ سے منقول ہے محبت کا پہلا درجہ خندہ پیشانی سے ملنا ہے۔(133)
- جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں
- ایسے ملیں کہ شوہر خوش ہو جائے، اس سے آپ کو خوشیاں ملیں گی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے۔(133)

- خندہ پیشانی سے مل کر اپنی نیکیوں میں اضافہ کریں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ نیکی ہے اور منجملہ نیکیوں کے یہ ہے کہ تم مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کی برتن میں پانی ڈال دو۔(135)

- مسکرا کر ملیں ہر مسکراہٹ پر صدقے کا اجر ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے مسکرانا صدقہ ہے۔(136)

- جو اچھے نہیں لگتے ان سے بھی اچھی طرح ملنا سنت نبوی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا: کہ اس کو آنے دے وہ اپنی قوم کا برا آدمی تھا کہ جب وہ شخص آکر بیٹھا تو آپ ﷺ نے

اس سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کرتے رہے جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو اس شخص کے بارے میں ایسا ایسا کہا تھا (یعنی یہ فرمایا تھا کہ وہ شخص اپنی قوم کا برا آدمی ہے) مگر آپ نے اس سے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کرتے رہے آپ نے فرمایا: تم نے مجھے فحش گو (لچر باتیں کرنے والا) کب پایا (یاد رکھو!) قیامت کے دن خدا کے نزدیک درجے کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بدتر شخص وہ ہوگا جس کو لوگ اس کی برائی کے ڈر سے چھوڑ دیں، اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہے کہ جس کی فحش گوئی سے ڈر کر (لوگ اس سے اجتناب کریں)۔(137)

(9) کثرت سے خوشبو کا استعمال کریں

● جس عورت میں جتنی زیادہ مہک ہوتی ہے مرد اس کی طرف اتنے ہی زیادہ مائل ہوتے ہیں اور جس میں یہ کم ہوتی ہے اس کی طرف کم میلان ہوتا ہے۔

لہٰذا بیوی کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً شوہر کے لیے ایسی خوشبوئیں استعمال کرے جو شوہر کو پسند ہوں، اس لیے کہ عورت کا اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہونا اور خوشبو لگانا آپس میں محبت و الفت پیدا کرنے کے لیے بے حد مؤثر ہے، کیوں کہ خوشبو دلوں میں نشاط پیدا کرتی ہے۔ فرشتوں کو بھی اس سے راحت ہوتی ہے۔

خوشبو کی اہمیت اور اس کی اثر آفرینی کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے عطر لگا کر شاہراہوں پر نکلنے سے عورتوں کو منع فرمایا ہے(138) تاکہ مرد کسی قسم کی آزمائش و فتنے میں مبتلا نہ ہوں۔

اپنے ایام مخصوصہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی اچھی طرح خوشبو کا اہتمام کرے، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے غسل جنابت کی کیفیت دریافت کی۔

آپ ﷺ نے اسے غسل کی کیفیت بتا کر فرمایا "مشک کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کر لینا۔

اس عورت نے دریافت کیا: حضور مشک کے ٹکڑے سے میں کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بس طہارت کر لینا۔

عورت نے پھر کہا: حضور کیسے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ (تو اتنا بھی نہیں جانتی کہ) طہارت کر لے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: تب میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی مراد بتلائی کہ مشک کے ٹکڑوں کو مخصوص مقام پر مل لینا۔(139)

اسی طرح شوہر کے کمرے میں بھی خوشبو چھڑکنے کا یا خوشبودار لکڑی کی دھونی دینے کا اہتمام کرے۔

نیز اچھی سے اچھی خوشبو شوہر کو بھی اپنے ہاتھوں سے لگادے، اس لیے کہ یہ بھی ایک سنت عمل ہے اور اس کا دنیوی فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے میاں بیوی میں محبت بڑھے گی اور سنت کی نیت سے عمل کرنے پر آخرت میں بھی اجر ملے گا۔(140)

(10) برے رویہ برے سلوک کا بدلہ اچھے رویے اور اچھے سلوک سے دیں

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۔(فصلت34-35)

تم بدی کا دفاع ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو نتیجہ یہ ہوگا کہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی، وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایسا ہوجائے گا جیسے وہ (تمہارا) جگری دوست ہو۔ اور یہ بات صرف انہی کو عطا ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ بات اسی کو عطا ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہو۔

(11) شوہر پر اپنی جان، مال، وقت خرچ کریں سخاوت، احسان، قربانی، بے لوث خدمت کریں

ایک حدیث میں ہے؛

السخي قريب من الله قريب من الناس قريب من الجنة بعيد من النار، والبخيل بعيد من الله بعيد من الناس بعيد من الجنة قريب من النار، ولجاهل سخي أحب إلى الله من عابد بخيل(141)

سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گزار بخیل سے محبوب ہے

- هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (رحمن:60)

اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا ہے

- وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (بقرہ:195)

اور نیکی اختیار کرو، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

- حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب کے شوہر جب وہ بدر میں قید ہوگئے تو مکہ سے قیدیوں کی رہائی کیلئے وفد گیا اور سامان اور چیزیں بھی گئیں، تو اس میں انہوں نے اپنا وہ یادگار ہار جو رخصتی کے وقت حضرت خدیجہ نے دیا تھا، وہ بھیج کر نہ صرف شوہر کی محبت کا حق ادا کردیا، بلکہ ان پر اپنا احسان بھی کردیا (چوں کہ یہ مسلمہ اصول ہے: الانسان عبد الاحسان انسان احسان کا غلام ہے") اور اس احسان کے ذریعے اپنے لیے ہجرت کرنے اور والد ماجد سے ملنے کا راستہ کھلوالیا۔ آج مسلمان عورتیں بھی یہ صفت اپنے اندر پیدا کرلیں تو دنیا کے کئی گھرانے آج بھی جنت کا نمونہ بن سکتے ہیں: یعنی شوہر سے والہانہ محبت اور شوہر کیلئے جانی مالی قربانی، جیسا کہ اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ شوہر پر لٹادیا، قیمتی سے قیمتی یادگار ہار (جو ماں اپنی بیٹی کے لیے رکھتی ہے اور ماں کو بھی اپنی ماں کی طرف سے ملا ہو) وہ بھی شوہر کو آزاد کرانے

کیلئے فدیہ میں دے دیا۔(142)

(12) اوقات قبولیت میں کثرت سے یہ دعا کریں

(1) اللھم حببنا الی اھلھا حبب صالحی اھلھا الینا ۔(143)

اے اللہ ہمیں ان کیلئے محبوب کردے اور انہیں ہمارے لیے محبوب کردے

(2) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔(الفرقان:74)

اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ: ہمارے پروردگار ہمین اپنی بیوی بچون سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔

(3) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ ۔(144)

اے اللہ ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما! اور ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح کردے اور سلامتی کے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرما!

(13) خوش گفتاری، میٹھے بول میٹھا لہجہ اختیار کریں

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ (145)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لیے) اختیار کرو کیونکہ وہ شیریں دہن، زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔(146)

(14) پرجوش استقبال کیا کریں

• قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا واسخن اقبالاً أَرْضَى بِالْيَسِيرِ من العمل (147)

رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لیے) اختیار کرو کیونکہ وہ شیریں دہن، زیادہ بچے جننے والی پرجوش استقبال کرنے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔

خاوند جب بھی گھر میں داخل ہو تو بیوی مسکراہٹ والے چہرے کے ساتھ محبت کی نظر سے شوہر کو دیکھے سلام کرے۔اس کی خیر خیریت دریافت کرے بس یہ دو منٹ کا حال چال پوچھنا باقی جتنا وقت گھر میں گزرے گا اس کے لیے خوشیوں کا سبب بن جائے گا۔

A SMILE

A Smile is something nice to see it does not cast a cent .

A smile is something all you own it never can be spent.

A smile is welcome every where ,it does away with frowns.

(148)A smile is good for every one ,to ease life,s up and downs.

● حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا جو کہ حضرت ام سلیم سے تھا فوت ہو گیا تو حضرت ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ابوطلحہ کو اس کے بیٹے کی خبر نہ بیان کرنا بلکہ میں خود ان سے بات کروں گی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوطلحہ آئے تو ام سلیم ان کے سامنے شام کا کھانا لائیں انہوں نے کھانا کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے ان کے لیے خوب بناؤ سنگھار کیا یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ نے ام سلیم سے ہم بستری کی تو جب حضرت ابوطلحہ نے دیکھا کہ وہ خوب سیر ہو گئے ہیں اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہے تو پھر حضرت ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کچھ لوگ کسی کو کوئی چیز ادھار دے دیں پھر وہ لوگ اپنی چیز واپس مانگیں تو کیا وہ ان کو واپس کرنے سے روک سکتے ہیں؟ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا نہیں حضرت ام سلیمؓ کہنے لگیں کہ میں آپ کو آپ کے بیٹے کی وفات کی خبر دیتی ہوں حضرت ابوطلحہ غصے میں ہوئے کہ تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں یہاں تک کہ جب میں آلودہ ہوا پھر تو نے مجھے میرے بیٹے کی خبر دی پھر حضرت ابوطلحہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس چیز کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گزری رات میں برکت عطا فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلیم حاملہ ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت ام سلیم بھی آپ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس مدینہ منورہ آئے تھے تو رات کو مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوتے تھے جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضرت ام سلیم کو دردزہ شروع ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ ان کے پاس ٹھہر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل پڑے حضرت ابوطلحہ کہنے لگے اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلیں اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ داخل ہونا پسند ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوں (اے پروردگار!) تو جانتا کہ جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ مجھے اب اس طرح درد نہیں ہے جس طرح پہلے درد تھی چلو ہم بھی چلتے ہیں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت وہ دونوں مدینہ میں آ گئے تو پھر حضرت ام سلیم کو وہی دردزہ شروع ہو گئی پھر ایک بچہ پیدا ہوا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا اے انس کوئی اس بچے کو دودھ نہ پلائے یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو اسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کے جانا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل پڑا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں

نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے تو جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا شاید کہ یہ بچہ حضرت ام سلیم نے جنا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں تو پھر آپ ﷺ نے وہ آلہ اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور میں نے وہ بچہ رسول اللہ ﷺ کی گود میں ڈال دیا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور منگوائی اور پھر اسے اپنے منہ میں چبایا یہاں تک کہ جب وہ نرم ہوگئی تو وہ اس بچے کے منہ میں ڈالی بچہ اس کو چوسنے لگا حضرت انس کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کس قدر محبت ہے راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔(149)

(15) شوہر کیلئے زیب وزینت اختیار کرے حتی الامکان اپنے آپ کو خوبصورت بنائے۔

• سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: " الَّذِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيمَا يَكْرَهُ فِي(150)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسی عورت سب سے بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہے کہ جب خاوند اسے دیکھے تو وہ اس کو خوش کردے اور جب وہ اس کو حکم دے تو وہ فرمانبرداری کرے اور خاونداس کے نفس اور اپنے مال کے بارے میں جس چیز کو ناپسند کرتا ہے وہ اس کی مخالفت نہ کرے۔

• عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ(151)

نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: تقوی کے بعد مومن نے جو سب سے اچھی چیز حاصل کی وہ ایسی نیک بیوی ہے کہ اگر شوہر اسے حکم دے تو اسے مانے، اور اگر اس کی جانب دیکھے تو وہ اسے خوش کردے، اور اگر وہ اس (کے بھروسے) پر قسم کھالے تو اسے سچا کر دکھائے، اور اگر وہ موجود نہ ہو تو عورت اپنی ذات اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے۔(152)

• شوہر کے دل میں نفرت پیدا کرنے والے 5 اعمال سے بچیں

(1) اللہ سے دوری

رشتوں ناطوں میں جدائی کی اہم وجہ گناہوں سے نہ بچنا

ایک روایت میں ہے؛

جن 2 لوگوں میں باہم اللہ کیلئے محبت ہو تو ان میں جدائی اور تفریق صرف اس گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے جو ان میں سے کسی ایک سے سرزد ہو گیا ہو۔(153)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں: میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں، تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ جبرائیلؑ بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اہل آسمان میں اعلان کردیتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں آدمی سے نفرت کرتے ہیں، تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ وہ اس سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے نفرت پھیلا دی جاتی ہے۔ **(154)**

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۔(انعام:65)

کہو کہ: وہ اس بات پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (نکال دے) یا تمہیں مختلف ٹولیوں میں بانٹ کر ایک دوسرے سے بھڑا دے اور ایک دوسرے کی طاقت کا مزہ چکا دے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا:

اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ اور بے رحم حکام مسلط ہو جائیں۔

قرآن کریم میں ہے؛

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ.(انعام:129)

اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں

ایک روایت میں ہے؛

كما تكونون كذالك يؤمر عليكم **(155)**

تم جیسے ہوں گے ویسے ہی حکمران تم پر مسلط کیے جائیں گے

مشہور مقولہ اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ کا یہی مفہوم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب بادشاہوں کا مالک اور بادشاہ ہوں، سب بادشاہوں کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں، جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں اور حکام کے قلوب میں ان کی شفقت و رحمت ڈال دیتا ہوں، اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے حکام کے دل میں اُن پر سخت کر دیتا ہوں، وہ ان کو ہر طرح کا بُرا عذاب چکھاتے ہیں، اس لیے تم حکام اور امراء کو بُرا کہنے میں اپنے اوقات ضائع نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اپنے عمل کی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ، تاکہ تمہارے سب کاموں کو درست کر دے۔ **(156)**

اور نیچے کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اپنے نوکر، غلام ،خدمت گار، ماتحت ملازم بے وفا، غدار، کام چور اور خائن ہوجائے۔(157)

ان روایات اور آیتِ مذکورہ کی متذکرہ تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو جو تکالیف اور مصائب اپنے حکام کے ہاتھوں پہنچتے ہیں وہ اوپر سے آنے والا عذاب ہے، اور جو اپنے ماتحتوں اور ملازموں کے ذریعہ پہنچتے ہیں وہ نیچے سے آنے والا عذاب ہے، یہ سب کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہوتے، بلکہ ایک قانونِ الٰہی کے تابع انسان کے اعمال کی سزا ہوتی ہیں۔(158)

مزدوروں، کسانوں، ملازموں کی طرف سے تحریکیں چلیں، روزمرہ کی ایجی ٹیشن، انجمن سازی ہو،فرائض سے غفلت حقوق کے مطالبات ہونے لگتے ہیں۔

الغرض اوپر والے نیچے والوں کو کچلتے ہیں اور نیچے والے اوپر والوں کا چین حرام کردیتے ہیں۔ کارخانے داروں کو مزدور پریشان کرتے ہیں، زمیندار اور وڈیروں کو مزارع تنگ کرتے ہیں، کرایہ دار مالک مکان ودکان سے برسرِپیکار رہتا ہے اور ماتحت ملازمین اپنے افسران کے ناک میں دم کردیتے ہیں یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہتا ہے اور اوپر والوں اور نیچے والوں دنوں کے لیے عذاب الٰہی ثابت ہوتے ہیں۔(159)

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں؛

> جب مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو میں اس کا اثر اپنے نوکر اور اپنی سواری کے گھوڑے اور باربرداری کے گدھے کے مزاج میں محسوس کرنے لگتا ہوں کہ یہ سب میری نافرمانی کرنے لگتے ہیں۔(160)

تیسری قسم کا عذاب: آپس میں پھوٹ ڈال دی جاتی ہے،لڑائی، جھگڑے پیدا کردیے جاتے ہیں، گروہ کو گروہ سے بھڑادیا جاتا ہے،قومیں نسلی،لسانی، وطنی قومیتوں میں بٹ جاتے ہیں۔انسان کا ملک الموت انسان کو بنادیا جاتا ہے۔

اس آیت میں ''عذاباً'' کو تنوین کے ساتھ نکرہ لاکر عربی قواعد کے اعتبار سے اس پر بھی متنبہ کردیا کہ ان تینوں قسموں کے عذابوں کی بھی مختلف قسمیں ہوسکتی ہیں۔(161)

قرآن کریم میں ہے؛

> وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ۔(الھود:119)
>
> اور وہ برابر اختلاف میں رہیں گے، البتہ جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے گا، ان کی بات اور ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جولوگ آپس میں (بلاوجہ شرعی) اختلاف کرتے ہیں وہ رحمت خداوندی سے محروم ہیں یا دور ہیں۔(162)

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ (مائدۃ:14)

اور جن لوگوں نے کہا تھا کہ ہم نصرانی ہیں، ان سے (بھی) ہم نے عہد لیا تھا، پھر جس چیز کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ وہ (بھی) بھلا بیٹھے۔ چنانچہ ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے دشمنی اور بغض پیدا کر دیا۔

قرآن کریم میں ہے؛

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ (مائدۃ:64)

اور یہودی کہتے ہیں کہ: اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔

وضاحت: مذکورہ دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ جب قومیں اللہ کی کتاب، آسمانی ہدایات کو بھلا دیتی ہیں ضائع کر دیتی ہیں اور زندگی گزارتے وقت احکام الٰہی کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ اللہ کے دین کے ساتھ ان کے رویئے گستاخہ ہوجاتے ہیں تو سزائے طور پر باہمی اتفاق واتحاد، الفت ومحبت کی نعمت ان سے چھین لی جاتی ہے اور لڑائی جھگڑے اختلاف، انتشار بغض وعداوت کا عذاب ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ پھر لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان رہتے ہیں کہیں خاندانی جھگڑے تو کہیں معاشی اور سیاسی اختلاف، الغرض زندگی ایک عذاب بن جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیلؑ کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو اسے محبوب رکھ۔ فرمایا: پس جبرائیلؑ بھی اسے محبت کرتے ہیں پھر آسمان میں منادی کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب کسی بندے کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (وہ دنیا والوں کے لیے مقبول

ہوجاتا ہے) اور پھر زمین والوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوجاتی ہے، یہی ہے اللہ تعالیٰ کے قول " ان الذین آمنو و عملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا۔ (مریم:96)

(بے شک جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اور نیک عمل کرتے ہیں اللہ ان کے لیے (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا کر دے گا) کا مطلب ہے۔

اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبرائیلؑ کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تو بھی اسے مبغوض رکھ پس جبرائیلؑ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے عداوت رکھ دی جاتی ہے۔(163)

علاج/حل

اس کا حل یہی ہے کہ سب اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بے راہ روی سے باز آجائیں تو قدرت خود اسے حالات پیدا کر دیگی کہ یہ اختلاف وانتشار، محبت والفت سے بدل جائے گا ورنہ صرف مادی تدبیروں کے ذریعہ ان حالات کی اصلاح نفس کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

مولانا روم فرماتے ہیں؛

خلق را باتو چنیں بد خو کند تا ترانا چار رو آنسو کنند (164)

- جس طریقہ سے انسان کے اعضا کو جمع رکھنے والی چیز روح ہے اسی طرح معاشرہ میں پھیلے انسانوں مختلف خاندان، قوموں کو جمع رکھنے والی چیز دین ہے، خاندان میں، قوم قبیلہ میں دین ہوگا تو وہ آپس میں اتحاد واتفاق سے رہیں گے۔ ورنہ کوئی چیز ان کو افتراق وانتشار سے نہ بچا سکے گی۔
- ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا کہ مجھے مختصر نصیحت کریں، حضرت عائشہؓ نے جواب میں یہ حدیث لکھ کر بھیج دی۔

جو لوگوں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو لوگوں سے پہنچنے والی تکلیف کے سلسلے میں اللہ اس کے لیے کافی ہوگا اور جو اللہ کی ناراضگی ہیں لوگوں کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو اسے تکلیف دینے کے لیے مقرر کر دے گا۔(165)

- خدا کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی نہ کرو کیونکہ لوگوں کے بدلے دوسرے لوگ مل سکتے ہیں مگر خدا کے بدلے کوئی دوسرا خدا نہیں مل سکتا
- اللہ والے جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو یہ یاددہانی کراتے:

مَنْ اَصْلَحَ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ کَفَاہُ اللّٰہُ النَّاسَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ ٹھیک رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے لوگوں کے لیے کافی ہوجاتے ہے۔(166)

- ایک اللہ والے سے بعض جوڑوں نے شکایت کی کہ ہم میاں بیوی کی بنتی نہیں ہے۔

پوچھا: کیوں؟ بس جی ہمارے دل ایک دوسرے سے بہت کھٹے ہوگئے۔ میں نے کہا کہ تم دلوں کی ایلفی استعمال کرو۔ اب وہ مجھے حیران ہوکر دیکھنے لگے کہ کونسی ایلفی استعمال کریں؟ میں نے کہا کہ ہاں! ایلفی چیزوں کو آپس میں جوڑ دیتی ہے، اسی طرح ایک ایلفی دلوں کو بھی جوڑ دیتی ہے اور وہ ایلفی شریعت ہے۔ تم دین والی زندگی گزارنی شروع کرو، اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے دلوں کو اسی طرح جوڑ دیں گے جیسے ایلفی دو چیزوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتی ہے اور واقعی جو محبتیں، جو پیار دیندار جوڑے آپس میں کرتے ہیں، فسق وفجور میں زندگی گزارنے والوں کو اس کا پتہ ہی نہیں ہے۔

(2) تندخوئی سخت دلی

قرآن کریم میں ہے؛

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰہِ ۚ اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔

(آل عمران:159)

ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بنا پر (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہوجاتے۔ لہٰذا ان کو معاف کردو، ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو، اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔ پھر جب تم رائے پختہ کرکے کسی بات کا عزم کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے؛

اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جن گھر والوں کے لیے نرمی ومہربانی پسند کرتا ہے اس کے ذریعہ ان کو نفع پہنچاتا ہے اور جن گھر والوں کو نرمی ومہربانی سے محروم رکھتا ہے اس کے ذریعہ ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔(167)

(3) بخل، کنجوسی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؛

سخی اللہ کے قریب، جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے، جب کہ بخیل اللہ سے دور بندوں سے دور، جنت سے دور اوجہنم کے نزدیک ہوتا ہے۔(168)

(4) شوہر کے مال/ چیزوں کی حرص و ہوس

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

دنیا سے بے رغبتی کر، اللہ تیرے ساتھ محبت کرے گا، جو لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے رغبتی دکھا، لوگ تیرے ساتھ محبت کریں گے۔ (169)

معلوم ہوا جب ہر وقت شوہر کے پیسوں، چیزوں پر نگاہ ہوگی، مطالبے ہوں گے تو اس سے شوہر کے دل میں نفرت آئے گی۔

(5) پراگندہ، میلی کچیلی رہنا، جسم کپڑوں سے بدبو آنا میلا کچیلا گھر اور چیزیں

- میلا کچیلا انسان تو نہ اللہ کو اچھا لگتا ہے نہ اللہ کے بندوں کو ان اللہ یحب التوابین (بقرہ: 222)
- جب شوہر کچھ مدت کے لیے سفر پر گیا ہو تو واپسی سے پہلے شوہر کو تاکید کی گئی ہے کہ بغیر اطلاع کے گھر نہ پہنچے، اس کی وجہ بزبان وحی یہ بتلائی گئی ہے:

لکی تمتشط الشعثة و تستحد المغیبة (170)

تاکہ بکھرے ہوئے (پراگندہ اور میلے کچیلے) بالوں والی عورت اپنے بالوں کو صاف کر کے کنگھی کر لے اور جن زائد بالوں کو دور کرنے کا حکم ہے انہیں دور کر لے۔

اس حدیث کی شرح میں مشہور محدث حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے: یہ حکم سفر و حضر دونوں کے لیے عام ہوگا کہ بیوی کوشش کرے کہ شوہر کی موجودگی میں بھی اور اس کی غیر موجودگی میں بھی ان دو باتوں کا خصوصیت سے خیال رکھے۔ اسی طرح بچوں کی صفائی ستھرائی کا بھی خصوصیت سے خیال رکھے۔

- کندہ کے حکمران عمرو بن حجر نے ام ایاس بنت عوف بن مسلم شیبانی کے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا۔ شادی کے بعد رخصتی سے پہلے لڑکی کی ماں امامہ بنت حارث نے اپنی بیٹی کو کچھ نصیحتیں کیں جن میں سے ایک نصیحت یہ ہے دیکھو ''شوہر کی نگاہ اور اس کی ناک کا خیال رکھنا، یعنی جب اس کی نگاہ تجھ پر پڑے تو گندے پن کی وجہ سے اس کی طبیعت میلی نہ ہونے پائے، تیرے جسم سے ایسی کوئی مہک نہ آئے جو اسے ناپسند ہو۔ (171)
- حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں: یہ عجیب بات ہے کہ گھر میں تو بھنگنوں اور ماسیوں (نوکرانیوں) کی طرح رہتی ہیں اور جہاں کہیں باہر جانا ہو تو بن سنور کر بیگم صاحبہ بن جائیں گی، کوئی ان سے پوچھے کہ اچھے کپڑے پہننے کی وجہ کیا ہے، کیا صرف غیروں کو دکھانا ہے؟ تعجب ہے کہ جس شوہر کے پیسوں سے یہ کپڑے بنے اس کے سامنے کبھی نہ پہنا جائے اور غیروں کے سامنے پہنا جائے۔

حیرت ہے کہ خاوند سے کبھی سیدھے منہ بات نہ کریں۔ کبھی اچھا کپڑا اس کے سامنے نہ پہنیں اور دوسروں کے گھروں میں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جائیں تو شیریں (میٹھی) زبان والی بن جائیں اور کپڑے بھی ایک سے ایک اچھے سے اچھے پہن کر جائیں ،کام آئیں غیروں کے اور دام لگیں خاوند کے (یعنی خرچہ وحقوق مانگیں شوہر سے) کیا یہ انصاف ہے اور اس بناوٹ کی کوئی حد ہے۔(172)

- عورت کی ذمہ داریوں میں سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ مرد کی عمر جوانی کی ہو یا بڑھاپے کی ہو عورت ہمیشہ گھر کے اندر صاف ستھری رہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت دلھن ہی بن کر رہے۔مگر صاف ستھرا رہنا تو ایک اچھی عادت ہے۔لہٰذا اپنے آپ کو، بچوں کو، کپڑوں کو، گھر کی چیزوں کو صاف ستھرا رکھیں۔

حضرات صحابیات اپنے شوہروں کو خوش کرنے کیلئے زیب وزینت بناؤ سنگھار کا خوب اہتمام کرتی تھیں: حضرت حولاء عطر فروش تھیں، ایک دفعہ حضرت عائشہ کی خدمت میں آئیں اور کہا میں ہر رات کو خوشبو لگاتی ہوں اور بناؤ سنگھار کر کے دلھن بن جاتی ہوں اور خالصۃ لوجہ اللہ اپنے شوہر کے پاس جا کر سوتی ہوں؛ لیکن پھر بھی وہ میری طرف متوجہ نہیں ہوتے اور منہ پھیر لیتے ہیں ،پھر ان کو متوجہ کرتی ہوں وہ پھر اعراض کر لیتے ہیں ،رسول اللہ ﷺ آئے تو ان سے بھی اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہو۔(173)

ایک روز آپ نے حضرت عائشہ کے ہاتھ میں چاندی کے چھلے دیکھے فرمایا: عائشہ یہ کیا ہے؟ بولیں، میں نے اس کو اس لیے بنایا ہے کہ آپ ﷺ کیلئے بناؤ سنگھار کروں۔(174)

ایک صحابیہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ،ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے آپ ﷺ نے ان کے پہننے سے منع فرمایا: بولیں عورت جب اپنے شوہر کیلئے بناؤ سنگھار نہیں کرتی ہے تو اس کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔(175)

نوٹ: علماء نے لکھا ہے، بیوی کا شوہر کے لیے سنورنا یہ شوہر کا حق ہے اور یہ زینت اختیار کرنا ان کاموں میں سے ہے جن میں شوہر کی اطاعت کرنا عورت پر واجب ہے بیوی بلا اجازت زیب وزینت ترک نہیں کر سکتی۔

❑ اظہار محبت ہو، اظہار نفرت و اظہار بے زاری نہ ہو

(1) خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے شوہر سے اظہار محبت ضروری ہے۔

- صرف شادی کے شروع کے دنوں ہی میں نہیں بلکہ اس کے بعد بھی میاں بیوی کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اظہار محبت کرتے رہیں ایک دوسرے کو اپنی محبت کا یقین دلاتے رہیں کیونکہ اظہار محبت کے بغیر کوئی انسان کسی انسان کے دل کا حال، دل میں چھپی محبت کیسے جان سکتا ہے الغرض محبت چاہے سمندر کی گہرائیوں کی مثل ہو پھر بھی وہ کسی انتظار میں رہتی ہے اسے اظہار کی ضرورت رہتی ہے۔
- جس طرح جسم کو تندرست اور توانا رکھنے کے لیے کھانا پینا ضروری ہوتا ہے اسی طرح شادی کے بندھن کو مضبوط رکھنے کیلئے

اظہار محبت لازمی ہے۔

- جس طرح نفرتوں کے اظہار میں جلد بازی کی جاتی ہے اگر یہی رویہ محبتوں کے اظہار میں اپنالیں تو کبھی طلاقیں نہ ہوں گھر میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں
- اظہار محبت سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے
- جس طرح چیزوں کو نیا (رینیو) کیا جاتا ہے اسی طرح اظہار محبت کے ذریعہ رشتہ کو بھی رینیو کیا جاسکتا ہے۔
- ازدواجی رشتے میں اکتاہٹ، بے زاری، نفرت کا اظہار بالکل نہیں ہونا چاہئے اس سے دوریاں اور فاصلے بڑھتے ہیں۔ امام بخاری نے ''باب موعظة الرجل ابنة لحال زوجها'' حضرت عمرؓ نے جو اپنی بیٹی کو نصیحت کی اس کا ذکر کیا ہے جس میں اپنی بیٹی سے کہا ''لا تھجریه'' شوہر سے بیزاری کا اظہار نہ کرو۔ (176)
- ابن ابی عزرہ دولی نے اپنی بیوی سے اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ کیا تم مجھے ناپسند کرتی ہو؟ اس نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم نہ دو۔ ابن ابی عزرہ نے اصرار کیا تو بیوی نے کہا کہ ہاں، ناپسند کرتی ہوں۔ فاروق اعظم ؓ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس کی بیوی کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے اپنے شوہر سے یہ کہا ہے کہ تم اسے ناپسند کرتی ہو؟ اس نے کہا کہ جب اس نے مجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھا تو کیا میں جھوٹ بولتی؟ فاروق اعظمؓ نے کہا کہ ہاں، جھوٹ بول دیتیں۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہو تو یہ بات اسے مت بتائے، کیوں کہ بہت کم گھر ایسے ہیں جن میں رشتہ محبت پر مبنی ہو۔ لوگ تو اسلام اور احسان کی بنیاد پر باہم زندگی گزارتے ہیں۔ (177)

(2) شریعت میں بھی اظہار محبت کا حکم ہے

أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ. (178)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا کہ ایک اور آدمی وہاں سے گزرا اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ جا اسے بتا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اسے جا کر ملا اور کہا کہ میں اللہ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں اس دوسرے نے کہا تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔

❑ اظہار محبت کیسے کرنا چاہیے

(1) ایک خاتون کی شادی شدہ زندگی جمود کا شکار ہوتی جارہی تھی۔ان کے شوہر ویسے ہی کم گو تھے۔ان کی لگی بندھی زندگی تھی۔وہ ہی بچوں کے چھوٹے موٹے مسائل اور بجلی، پانی، گیس کے نہ ختم ہونے والے مسئلے۔۔۔۔۔وہی تنخواہ، کمیٹیاں اور بچتیں۔۔۔۔وہی روز روز کیا پکاؤں کیا نہ پکاؤں کی الجھن۔۔۔وہی اس کے اور اس کے شوہر کے معمول کے بولے جانے والے مکالمے۔اس سارے معمول میں پتا نہیں کیوں اس کو ایسا لگنے لگا کہ وہ اور شوہر گویا روبوٹ بن گئے ہیں۔کبھی بیٹھے بٹھائے اس کو شادی کے شروع کے دن یاد آنے لگتے جب شوہر آفس سے واپسی پر اس کے لیے چھوٹا سا سہی مگر کوئی سرپرائز گفٹ لے آیا کرتے تھے۔چاہے وہ ایک گلاب کی ایک کلی ہی کیوں نہ ہو، وہ اسی سے بے تحاشا خوش ہوجایا کرتی تھی لیکن اب پتا نہیں کیوں شادی کے اتنے سالوں بعد شوہر بھی غم روزگار میں الجھ کررہ گئے تھے۔کم سخن وہ پہلے ہی تھے، کچھ بیوی بھی لاپرواہوتی جارہی تھی۔اس کو ایسا لگنے لگا تھا کہ اب اگر اتنے سالوں بعد وہ بن سنور کر رہے بھی تو بھی بھلا شوہر کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔شاید وہ تو غور سے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں کہ ان میں کاجل کے ڈورے سجے ہیں یا نہیں۔ہاں یہ ضرور تھا کہ اگر وہ بیمار ہوتی تو شوہر حتی المقدور اسے آرام پہنچاتے۔کھانا تک باہر سے لے آتے۔بچوں کے کام خود کردیتے۔شوہر کی ان باتوں کی وہ دل سے قدر کرتی تھی مگر پھر بھی کبھی کبھی اس پر اداسی کا دورہ پڑ جایا کرتا تھا جیسا کہ ان دنوں ہو رہا تھا۔

شوہر اور بچوں کو بھیجنے کے بعد نہ جانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ وہ اپنی پرانی ڈائریاں اور ادبی کتابیں لیے شوہر کی لکھنے والی میز پر جا بیٹھی۔اس نے دیکھا کہ وہ کتنے اچھے اقوال زریں جمع کرکے ڈائری میں نوٹ کیا کرتی تھی۔اچھی اچھی کتابوں سے من پسند اقتباسات اپنے پاس لکھ لیتی۔یونہی صفحے پلٹتے پلٹتے اس کی نظر ایک اقتباس پر پڑی۔نجانے اس نے یہ کہاں سے نوٹ کیا تھا مگر جو بھی بات تھی وہ دل کو لگتی تھی۔لکھا تھا ''چیزوں رویوں اور چاہتوں کو نیا پن خود ہی عطا کرنا پڑتا ہے۔رویوں اور محبتوں میں مثبت تبدیلیاں سب کو بھاتی ہیں۔یہ اسی وقت ہوتا ہے جب آپ خود مکمل مثبت ہوجاتے ہیں۔زندگی کی ایک ایک چیز اور ایک ایک رویے کے بارے میں۔۔۔۔پھر آپ کی مثبت سوچ اور مثبت عمل خود بخود آپ کے رویوں کو خوبصورتی عطا کرتے ہیں، پھر خود ہی آپ کی محبتیں نئی نکور ہوجاتی ہیں۔

چاہتوں کے پھول کھلنے لگتے ہیں، پھر آپ خود سرتاپا نئے نکور ہوکر نکھر جاتے ہیں اور آپ کی محبتوں اور چاہتوں کو بھی نیا نکھار مل جاتا ہے، لیکن نکھار کا یہ موسم تھوڑی تپسیا مانگتا ہے۔اپنی ذات کا، سوچوں کا، رویوں کا مکڑی کے جالے جیسا منفی تار کاٹنا پڑتا ہے۔ان سوچوں کو مثبت تاروں سے جوڑ کر خود کو چارج کرنا پڑتا ہے یہ مسلسل محنت رنگ لاتی ہے اور آپ مثبت ہوکر سوچ

کے ایک نئے دھارے میں بہنے لگتے ہیں۔ یوں آپ خود تو بدلتے ہی ہیں بلکہ اپنے سے وابستہ لوگوں کو بھی بدل دیتے ہیں۔
میں یہ اقتباس پڑھتے پڑھتے کھوسی گئی کہ وہ کیوں آج کل اتنی منفی، زود حس اور حساس ہو رہی ہے۔ اسے بھی اپنے اندر مثبت تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ شوہر کی محبت کے بارے میں مثبت ہو کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ یہ سب سوچتے سوچتے اس نے پین کی تلاش میں دراز کھولی تو اس کی نظر شوہر کی ڈائری پر پڑی۔ اس نے بے خیالی میں ڈائری کھولی تو ایک سوکھا گلاب ملا جسے انتہائی حفاظت سے رکھا گیا تھا۔ اس صفحے پر سالوں پہلے کی تاریخ تھی۔ اس کو یاد آیا ایک دن برسات میں یہ پھول اس نے ہی شوہر کو دیا تھا۔ اپنے شوہر کی اس محبت بھری ادا پر اس کا دل گداز ہو گیا۔ اس کا دل چاہا وہ آج اپنے شوہر کو کچھ لکھ کر دے کچھ ایسا کہ اس کا شوہر جان سکے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا شوہر بھی اس سے بہت محبت کرتا ہے۔ مگر اس اقتباس کو پڑھ کر اسے خیال آیا کہ محبتوں کو بھی نیا کرتے رہنا چاہئے۔ نت نئے اظہار کے ذریعے، تاکہ محبت تر و تازہ رہے۔ محبت کو پرانا نہیں ہونے دینا چاہئے۔
آج شاید اس کیلئے کچھ نیا کرنے کا دن تھا نہ اس کے پاس کارڈز تھے نہ رنگین صفحات۔ وہ الماری سے شوہر کی نئی شرٹس کی پیکنگ کھول کر سارے گتے نکال لائی اور ہر گتے کو آڑا ترچھا کاٹ دیا اور پھر اپنا دل کھول کر اپنے جذبوں اور محبتوں سے ان سادہ سے آڑے ترچھے کٹے کارڈز کو خود ہی کچھ سادہ لفظوں سے سجا دیا اس نے پہلے کارڈ پر لکھا۔ محبت کے رنگ مختلف ہوتے ہیں میرا خیال ہے کہ شادی شدہ زندگی کو جب سالوں گزر جائے تو محبت I love you سے تھوڑا آگے بڑھ جاتی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جو آپ بے خیالی میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں یا وہ چھوٹے چھوٹے فیور جو بنا جانے بوجھے ایک دوسرے کو دیتے ہیں یہی دراصل حقیقی محبت کو ظاہر کرتے ہیں آئیں میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کی اور میری محبت کیسی ہے؟
پھر اس نے ایک ایک کر کے سارے کارڈز لکھنے شروع کیے۔
(1) اگر بجلی چلی جائے اور ہم کہیں جا رہے ہوں، مطلب زینہ وغیرہ اتر رہے ہوں تو فوراً موبائل فون کی ٹارچ جلا کر مجھے بحفاظت نیچے اترنے میں مدد دینا۔ مہربانی کا یہ چھوٹا سا عمل اپنے اندر بہت محبت سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔
(2) اگر کھانا مزیدار بنا ہے اور روٹی کم پڑ جائے تو جلدی جلدی کھانا کھا کر مزید کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا اور کہنا کہ بھئی بس میرا تو پیٹ حلق تک بھر گیا ہے، مجھے زیادہ کھانا کھانے کا موقع دینا۔ کیا یہ محبت نہیں ہے؟
(3) جب نماز پڑھ کر اٹھیں اور بچوں پر دم کریں اور ساتھ ہی مجھ پر بھی کر دیں تو یہ خیال رکھنے کا جذبہ محبت سے ہی جڑا ہوا ہے۔
(4) جب بچوں کے مچھر بھگانے والا لوشن لگائیں اور بغیر کہے میرے بھی لگا دیں کہ مچھر آپ کی بیوی کا خون نہ پینے پائیں تو ہے تو یہ بھی محبت ناں۔۔۔۔ کیا خیال ہے؟
(5) جب رمضان ہو اور میں کچن میں کام کر رہی ہوں اور اچانک تاخیر ہونے کی صورت میں کچن میں ہی روزہ کھل جائے تو

آ کر خود روزہ کھولنے سے پہلے میرے منہ میں کھجور ڈال دینا۔ ہے ناں یہ بھی محبت کی پیاری سی ادا؟

(6) میں میز پر کھانا لگا بھی دوں پھر بھی میرے بغیر کھانا شروع نہ کرنا (اگر میں روٹیاں نہ بنا رہی ہوں تو) اور مجھے کھانے کے لیے بلاتے رہنا (چاہے خود کتنی ہی بھوک لگ رہی ہو)۔۔۔کیا یہ محبت نہیں ہے؟

(7) اگر کھانا مزیدار بنا ہو تو پہلے نوالے پر ہی تعریف کر دینا اور اگر ایسا نہ ہو تو (مطلب کھانا اچھا نہ بنا ہو) تو چپ کر کے کھاتے رہنا اور کوئی برائی نہ کرنا (یہ محبت کی اعلی ظرفی کو ہی تو ظاہر کرتا ہے)

(8) جب اپنا آئسکریم کا ذائقہ اچھا نہ لگے اور میرا پسند آ جائے پھر بھی منہ بنائے بغیر اپنی ہی آئسکریم کھاتے رہنا اور مجھ سے میری آئسکریم نہ مانگنا، میں دوں بھی تو نہ لینا۔ یہ محبت کا کتنا معصومانہ رنگ ہے ناں؟

(9) اگر کبھی سوئے اتفاق ہم کہیں باہر کھانا کھانے گئے ہوں تو بچوں کو سنبھالنا اور مجھے اچھی طرح کھانا کھاتے رہنے دینا اور بچوں کو خود کھلانا۔۔۔۔۔ یہ بھی محبت کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

(10) کبھی صبح صبح مجھے بہت نیند آ رہی ہو تو مجھے سوتا رہنے دینا اور بغیر ناشتے کے چلے جانا اور مجھے اس بات پر ڈانٹنا بھی نہیں، جتانا بھی نہیں۔ یہ سب محبت اور خیال ہی تو ہے۔

(11) اگر میں گھر پر نہ ہوں (امی کے گھر رکی ہوئی ہوں) تو میرے پرندوں کو باجرہ ڈالنا یا پودوں کو پانی دینا۔۔۔ ہے نہ یہ بھی محبت؟

(12) اگر میں بغیر کہے آپ کے پیر دبا دوں تو میرا شدید احسان مند ہونا، چاہے شدید تھکن ہو مگر پھر بھی مجھ سے زیادہ خدمت نہ لینا (صرف میری تھکن کا خیال کر کے) کیا یہ محبت کا خوبصورت رنگ نہیں ہے؟

غرض یہ کہ میں سوچ سوچ کر ہر بات ان کارڈز پر لکھ ڈالی کہ کیسے کیسے شوہر اس کا خیال رکھتے ہیں۔ اسے نہیں یاد آ رہا تھا کہ آخری بار انہوں نے کب زبانی I love you بولا تھا لیکن ان کے ہر چھوٹے چھوٹے عمل میں محبت ہی تو جھلکتی تھی۔ بس اس محبت کو محسوس کرنے کیلئے دل کا دروازہ وا کرنے کی ضرورت ہوتی تھی۔

یہ سب لکھ کر اسے خیال آیا کہ شادی شدہ زندگی کو بہت ''میٹھا'' تو اس نے خود بنایا ہوا تھا۔ اسے خود ہی کچھ نہ کچھ نیا کرتے رہنا چاہئے تھا۔ کوئی چھوٹی سی شرارت، کوئی پیار بھرا جملہ، کوئی غیر معمولی تعریف، کوئی خط، کوئی پیار بھری چٹھی، کوئی اچانک تحفہ، کوئی ایک ایسی دعوت جس کے مہمان صرف اس کے شوہر ہوتے۔ یہ سب سوچتے ہوئے اس کے لب مسکراہٹ سے کھل اٹھے۔ اس نے نظر اٹھا کر سامنے کیلنڈر دیکھا تو پتا چلا آج تو چاند کی چودھویں تاریخ ہے۔ کیوں نہ آج وہ اور اس کے شوہر گیلری میں کھڑے ہو کر چاند اور اس کی چاندنی کو ہر سو بکھرا دیکھیں اور پھر وہ یہ کارڈز اپنے شاہر کی نذر کرے۔

اسے یقین تھا شوہر جیسے سادہ دل اور مخلص بندے کا دل ان ننھے منے کارڈز کو پڑھ کر خوشی سے جھوم اٹھے گا۔ محبتوں کا ایسا سادہ

اور خوب صورت اظہار یقیناً ان کی روز و شب کی تھکن اتار کر انہیں تازہ دم کر دے گا اور پھر وہ بھی ایسے ہی کسی نت نئے اظہار کو اپنائیں گے۔

(2) تمہیں آخر کیسی بیوی پسند ہے؟

دیکھو انسان کو اتنا آئیڈیلائز نہیں ہونا چاہئے۔

میں مسکرایا۔

جانتی ہو مجھے کیسی لڑکی پسند ہے؟ میں ایسی لڑکی کو بیوی بنانا چاہتا ہوں۔

جس کی مسکراہٹیں میری شاموں کو معطر کر دے۔

جب میں تھک کر گھر آوں تو اس کی مہکی آواز میرے دل گلشن کو محبت سے بھر دے۔

جب میں دکھی ہوں وہ پیار سے چائے کی پیالی لائے اور بولے، ہم دم مسکراو، جب میں ہوں تو کیسی پریشانی۔ جب میں مصیبت میں ہوں تو وہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھ کر کہے، میں نے ساری رات آپ کے لیے دعائیں کی تھیں مجھے یقین ہے آپ ہر مشکل سے نکل جاو گے۔

جب میں بھوکا ہوں۔ وہ کھانے کی ٹرے میرے سامنے لا کر کہے کچھ لوگ بھوکے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے آپ بھی انہی کچھ لوگوں میں سے ہیں۔

جب میں اس سے روٹھوں۔ وہ میرے سرہانے آ کر کہے بیوی سے روٹھے ہو چائے سے نہیں۔ کھانا گرم کر کے رکھا ہے۔ کپڑے بھی پریس کر کے رکھے ہیں۔ ہاں مگر میں پھر بھی ناراض ہوں۔ تب مجھے اس پر ڈھیر سارا پیار آئے اور میں اس سے معافی مانگوں۔

جب ہم گھومنے جائیں تو میں ہر منظر میں اس کا ہیرو ٹھہروں۔ ''دیکھو نا تم بالکل اس پہاڑ جیسے ہو، میری نظر میں اونچے ،خوبصورت'' وہ میرے چہرے کو دیکھ کر کہے اور میں بس اس کو دیکھتا رہ جاوں۔ شب قدر کی رات وہ خصوصی پوچھے ساری رات دعا مانگتے نظر آ رہے تھے کیا دعا مانگی؟ تو میں بے اختیار بولوں۔ ہاں جانتی ہو میں نے کیا دعا کی ہے کہ کبھی وہ لمحہ نہ آئے جب تم نظر نہ آو۔

جب وہ عید پر تیار ہو کر میرے سامنے آئے اور کہے کیسی لگ رہی ہوں۔ میں بس اس کو دیکھتا رہوں اور وہ شرما کر کہے۔ آپ تو جھلے ہی ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کبھی دیکھا نہ ہو۔ تب میں بولوں ہاں، چاند مہینے کی چودہ تاریخ کو ہی سب سے زیادہ کھلا نظر آتا ہے جیسے تم آج۔ جب وہ دوسروں کے سامنے میرا ذکر کرے تو اس کا سر فخر سے بلند ہو۔

کوئی بھی اسے میرے حوالے سے طعنے دے تو وہ مسکرا کر کہے ''تم تو اس کی مٹی کی دھول کے برابر بھی نہیں ہو''

کوئی جب ہمارے درمیان رنجش پیدا کرنے کی کوشش کرے تو، وہ چپکے سے میرے کان میں آ کر کہے" مجھ سے کبھی غلطی ہونا مجھے محبت میں ہوئی پہلی غلطی سمجھ کر نظر انداز کر دینا،لیکن کبھی مجھے نظر انداز مت کرنا"

کبھی حالات کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آئیں تو وہ مسٹر بین کی سی ڈی اٹھالائے اور کہے۔جب آپ روتے ہیں نا تو بالکل ایسے ہی لگتے ہیں اور مجھے ایک دم ہنسی آئے۔

کوئی مجھ سے پوچھے تمہارا بیسٹ فرینڈ کون ہے تو میری نگاہوں میں اس کا عکس ٹھہر جائے۔

کوئی مجھ سے کہے اس کی جگہ کس کو رکھو گے تو میں بے ساختہ بولوں اس کی جگہ وہی لے سکتی ہے۔کبھی ہمارے اختلافات ہوں اور کوئی مجھے مشورہ دے کہ اسے چھوڑ دے تو میں اس شخص سے کہوں۔صاف صاف کہو کے سانس لینا چھوڑ دوں۔وہ میرے دل میں دھڑکن کی طرح رہے،میری نگاہ میں واحد عکس کی طرح رہے،وہ میری مسکراہٹ کی وجہ ہو،وہ میرا دن ہو وہی میری شب ہو،وہ میرا عشق ہو۔

جب میں کبھی کوئی غلط کام کروں نا تو وہ ڈھیر ساری مٹی سامنے لا کر کہے۔۔۔۔۔سنیں ہم سب آخر اسی مٹی میں جائیں گے نا پھر یہ غلط کام کس لیے۔

جب میں بھٹکنے لگوں تو وہ روشنی کا نور بن کر میری حفاظت کرے۔

وہ میری غمگسار،وہ میری کائنات،وہ میری وجہ حیات اور وفا کے چمن کا مہکتا گلاب ہو۔اور جب وہ بیمار ہو نا تو میں اس کیلئے کھانا بناوں اور وہ پوچھے اس میں نمک کہاں ہے تو میں کہوں۔جلدی سے ٹھیک ہو جاو،ورنہ ساری دنیا مجھے بغیر نمک کے سالن جیسی ہی لگ رہی ہے۔تم میری زندگی میں بھی ایسے ہی ہو جیسے سالن میں نمک۔

جب کوئی مجھ سے پوچھے تم اس کے بارے میں اگر کچھ کہنا چاہو تو کیا کہو گے۔

جب ایسی بیوی ملے گی نا تب میں بے اختیار کہوں گا" فبای آلاء ربکما تکذبان"

سنو دوست مجھے ایسی لڑکی پسند ہے۔

ایسی ہی۔۔۔۔۔اس نے کہا۔کیا اس دور میں ایسی لڑکیاں موجود ہوں گی؟

میں نے کہا تعبیر بھی انہیں ملتی ہے جو خواب دیکھتے ہیں۔

(3) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو، یا ناراض تو میں پہچان لیتا ہوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے پوچھا، وہ کیسے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو قسم کھاتے وقت **لا ورب محمد** کہتی ہو اور جب خفا ہوتی ہو تو **لا ورب ابراھیم** (قسم ہے ابراہیم کے رب کی) کہتی ہو، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا درست ہے لیکن اللہ کی قسم! یا رسول اللہ میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (آپ کی محبت نہیں چھوڑتی) یہ

بھی اظہار محبت کا ایک انداز ہے۔(179)

(4) شوہر کی تعریف کریں، ذات کی، ان کے کپڑوں کی، ان کی پسند کی، ان کے دئے گئے تحفہ تحائف کی۔

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی کیسی کیسی تعریف کرتی تھیں۔ حیران ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہیں نے نبی کریم ﷺ کی شان میں اشعار کہے۔

لنا شمس و للأفاق شمس
وشمسی خیر من شمس السماء
فان الشمس تطلع بعد فجر
وشمسی تطلع بعد العشاء

آسمان کا بھی ایک سورج ہے اور ایک ہمارا بھی سورج ہے
لیکن میرا سورج آسمان کے سورج سے زیادہ بہتر ہے
اس لیے کہ آسمان کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے
اور میرا سورج تو عشاء کی نماز کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

اب بتائیں جب بیوی پیار کے ان الفاظ سے خاوند کی تعریف کرے گی تو خاوند کی مت ماری گئی کہ وہ بیوی کو پیار نہیں دے گا۔ اس لیے فرمایا کرتی تھیں۔

لواحی زلیخا لورأین جبینه
لآثرن القطع بالقلوب علی الید

کہ اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں کبھی میرے محبوب کی جبیں جانی کو دیکھ لیتیں۔
تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹنے کی بجائے اپنے دل کے ٹکڑے کر بیٹھتیں۔

کیا آپ نے بھی اپنے خاوند کی محبت میں کوئی فقرہ بولا یا کوئی شعر بولا۔ آخر اللہ نے آپ کو زبان جو دی۔ اپنی حمد کیلئے دی ہے، اپنے محبوب پر درود کیلئے دی ہے اور اس لیے دی کہ آپ اپنے محسن اپنے خاوند کی تعریف کریں، اس کا شکر ادا کریں۔ اگر آپ یہ کام نہیں کرتیں تو پھر کیوں شکوے کرتی ہیں کہ خاوند توجہ نہیں دیتا۔ باہر اگر کوئی غیر محرم عورت پیار کے دو بول بول دے گی تو آپ کی زندگی پر وہ ڈاکہ ڈال دے گی۔ اپنے خاوندوں کو گناہوں سے بچایئے۔ گھروں میں پیار دیجئے ایسا نہ ہو کہ پیار کی تلاش میں وہ گلیوں بازاروں کے چکر کاٹتے پھریں۔(180)

(5) شوہر کے دل میں محبت کے جذبات پیدا کرنے میں بعض چیزیں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ یوں سمجھیں کہ شوہر کو محبت

سے گھائل کرنے کیلئے خاص ہتھیار ہیں جو اللہ تعالی نے عورت کو عطا کئے ہیں۔ اب یہ ہر عورت کی اپنی اپنی صلاحیت ہے کہ وہ ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے کا فن جانتی ہے یا نہیں۔ شوہر کے دل کا تالا اگر بند بھی ہے تو ایسی چابیاں ہیں جن سے وہ بآسانی کھل سکتا ہے آنکھوں، باتوں، اداوں کے ذریعہ۔

آنکھوں کا ہتھیار: سب سے پہلے انسان کی آنکھیں۔ یہ وہ کنجیاں ہیں کہ جن کے ذریعے سے عورت اپنے خاوند کے دل کے بند تالے کو آپ کھول سکتی ہے۔ مسکراتی آنکھیں ہمیشہ دوسرے کا دل جیتتی ہیں۔ ہمیشہ دوسرے کو محبت کا پیغام دیتی ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنے میاں کو نرم نگاہوں سے دیکھا کریں کہ جب آپ دیکھیں تو خاوند سمجھے کہ یہ کہہ رہی ہے میں تو آپ پر قربان۔ جب آپ ایسی محبت بھری نگاہوں سے خاوند کو دیکھیں گی۔ کہ آپ کی نگاہیں ہی بول کر کہہ رہی ہوں کہ قربان تو پھر خاوند کے دل میں آپ کی محبت ضرور پیدا ہوگی۔

باتوں کا ہتھیار: اسی طرح موقع محل کے تناسب پیار کی بات کہہ دینا۔ یہ خاوند کے دل کے خوابیدہ تاروں کو چھیڑ دیتا ہے اور خاوند کے دل کے تالوں کو کھول دیتا ہے۔ ہم نے یہ دیکھا کہ فرنگی عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت و الفت کے جذبات کہنے میں حد سے زیادہ کھلی ہوتی ہیں۔ جب کہ ہماری مسلمان عورتیں یہ حس سے زیادہ اس میں کنجوس ہوتی ہیں۔ یہ دو Extremes (انتہائیں) ہیں۔ ادھر ایسی کہ ایسی ایسی باتیں کریں گی کہ سن کے دوسرا بندہ شرم سے آنکھیں نیچی کرلے، اتنی کھلی ڈلی باتیں اور ہماری بچیاں یہ اتنی Reserve ہوجاتی ہیں کہ اپنے میاں ہی سے بات نہیں کرپاتیں۔ اور یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ان کے Feelings (محسوسات) ہوتے ہیں لیکن وہ ان کو Express (بیان) نہیں کرپاتیں۔ یاد رکھنا جو بیوی Expressive (بولنے والی) نہیں ہوگی۔ اس کی زندگی خوشیوں بھری نہیں ہوگی۔ سارے جہاں کیلئے آپ گونگی بن جائیں مگر اپنے میاں کو تو اپنے احساسات اور جذبات پہنچائیں۔ مثال کے طور پر اگر کبھی دیکھا کہ خاوند پریشان نظر آتا ہے۔ تو کہہ دیا ''کیوں چپکے چپکے میرے سرکار نظر آتے ہیں'' تو اس چپکے چپکے کی کیفیت میں آپ اگر خوش ہوکر دیکھیں، مسکراتی نگاہوں سے تو آپ کا یہ ایک فقرہ آپ کی خاوند کی بدلی ہوئی کیفیت کو ختم کر کے رکھ دے گا۔

اسی طرح کبھی یہ کہیں کہ ''میں آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہیں آتا'' ایک چھوٹا سا یہ فقرہ ہے۔ کہ میں جب آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہیں آتا۔ لیکن یہ خاوند کے دل میں آپ کی محبت کے جذبات پیدا کردیگا۔ یا خاوند سفر سے واپس آیا۔ تو اس کو آپ اپنے محبت کے لمحات میں کہہ سکتی ہیں کہ دن تو کام کاج میں گزرہی جاتا تھا۔ مگر رات تو گزرتی ہی نہیں تھی۔ کسی کی روتے کٹے کسی کی سوتے کٹے۔ میری تو نہ سوتے کٹتی تھی نہ روتے کٹتی تھی آپ بہت یاد آتے تھے۔ ان الفاظ سے آپ کے شوہر کا دل ہر طرف سے کٹ کے آپ کے ساتھ پیوست ہوجائے گا۔ کبھی اگر خاوند نے آپ کو پکارا ہے تو آپ نے کہ میں حاضر ہوں۔ اس قسم کے الفاظ کا استعمال کرنا کہ جس سے دوسرے کو محبت کا میسج ملے۔ یہ بیوی کیلئے انتہائی ضروری ہوتا

ہے۔تو دو مسکراتی آنکھیں یہ آپ کے پاس چابی ہیں۔زبان آپ کے پاس ایک چابی ہے۔میٹھے بول بولیے اپنے خاوند کا دل جیت لیجئے۔

ہاتھوں کی کنجی: دو ہاتھ یہ بھی کنجیاں ہیں۔جب آپ کسی موقع پر بات کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے دیں گی۔یا اپنے خاوند کے کندھے پر رکھ دیں گی۔تو آپ کی بات کرنے کا خاوند پر اثر ہی کچھ اور ہوگا۔اس میں اپنائیت آجائے گی۔محبت آجائے گی۔تو ہاتھ بھی اللہ رب العزت کی نعمت ہے۔

محبت بھرا بوسہ: اور ایک چیز جس کو کہتے ہیں۔بوسہ حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنی بیوی کے قریب ہونا چاہو تو اس کو پیغام دیا کرو۔صحابہ نے عرض کیا،اے اللہ کے نبی کیا پیغام دیا کریں۔فرمایا کہ بوسہ محبت کا پیغام ہے۔جب تم بیوی سے اکٹھا ہونا چاہو تو اگر بوسہ دو گے تو پیغام پہنچ جائے گا۔یہ بوسہ ایسی گونگی چیز ہے کہ یہ سب کچھ ہی کہہ دیتا ہے۔یہ بوسہ ایسی گونگی چیز ہے دنیا جہاں کا پیغام پہنچا دیتا ہے۔یاد رکھنا جو میاں اپنی بیوی کا دل بوسے سے نہیں جیت سکا اب وہ اس کا دل تلوار سے بھی نہیں جیت سکتا۔اسی لیے اگر کبھی دیکھیں کہ دلوں میں کچھ کدورت محسوس ہو رہی ہے۔فرق محسوس ہو رہا ہے تو اللہ رب العزت نے آپ کو یہ نعمت دی ہے۔اس نعمت کو استعمال کیجئے اور دوسرے بندے کو اپنی محبت کا پیغام دیجئے۔

اداوں کے ذریعہ: یہ جو عورتیں تعویز لینے آتی ہیں ناں۔۔۔کہ حضرت تعویذ دیں میرا خاوند میرے ساتھ ٹھیک نہیں تو مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے۔حیرت کی بات ہے کہ یہ جوان العمر بیوی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل دی،سمجھ دی،تعلیم دی،شکل دی،سب کچھ دیا اور یہ تعویذ مانگتی پھرتی ہے۔

یاد رکھنا،عورت اگر نیکو کار سمجھ دار ہو تو اس کی ہر ادا مرد کے لیے تعویذ ہوتی ہے اللہ نے مرد کے دل میں عورت کی کشش ہی ایسی رکھ دی ہے۔مرد کے دل میں عورت کی طرف مقناطیسیت ہی ایسی رکھ دی ہے کہ عورت کی ہر ادا مرد کے لیے تعویذ ہوتی ہے تو اللہ نے تمہیں تو اداوں کے تعویذ دیئے۔باتوں کے تعویذ دیئے ان تعویذوں کو کیوں نہیں استعمال کرتیں۔کاغذ کے تعویذوں کے پیچھے کیوں بھاگتی پھرتی ہو۔نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ تھکا ہوا خاوند آتا ہے اور آگے سے بیوی بھی تھکی بیٹھی ہوتی ہے۔اب تھکا ہوا بندہ تھکی ہوئی بیوی سے کیا فرحت پائے گا۔تو فریش (تروتازہ) ہوا کریں جب خاوند آئے اور اس کے سامنے محبت پیار کی بات کیا کریں،کھلے چہرے سے استقبال کیا کریں اور ایسے انداز اپنایا کریں کہ خاوند خوش ہو جائے۔پھر دیکھیں کہ گھر کے اندر کیسے خوشیاں آتی ہیں۔(181)

فصل 3:

عزت، ادب واحترام کریں

شوہر کے مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھیں

عزت، ادب واحترام والا معاملہ کریں

❑ شوہر کے مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھیں۔

● الرجال قوامون علی النسآء (النسا34)

مرد عورتوں کے نگران ہیں۔

● وللرجال علیھن درجۃ (بقرۃ288)

ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے،۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے ان پر رکھا ہے۔(182)

وہ تمام آیات واحادیث جن میں شوہر کو راضی رکھنے، اور اس کی اطاعت کرنے نافرمانی نہ کرنے کا حکم ہے ان سب آیات واحادیث سے بھی شوہر کا مقام ومرتبہ واضح ہوتا ہے ان سب کا تقاضہ یہ ہے کہ شوہر کا ادب واحترام کیا جائے، بے ادبی بے احترامی نہ کی جائے۔

❑ عزت، ادب واحترام والا معاملہ کریں۔

بات چیت میں ادب، واحترام ملحوظ رکھیں۔

(1) اچھے انداز میں مخاطب کریں برے انداز میں نہ کریں۔

● حضرت ابودرداؓ کی بیوی جب اپنے شوہر سے کوئی حدیث روایت کرتیں تو کہتیں

حدثنی سیدی اس حدیث کو میرے سردار ابودرداء نے سنایا۔

عربی میں ''سید'' کا لقب بہت ادب کے لیئے استعمال ہوتا ہے اور جب اس میں نسبت اپنی طرف کی جائے کہ میرے سیّد

نے تو اس میں ایک گونہ محبت وعقیدت کی ہلکی سی جھلک بھی محسوس ہوتی ہے، لہٰذا نیک بیوی کو چاہیے کہ شوہر سے بات کرنے میں ان باتوں کا خاص خیال رکھے۔(183)

حضرت ابوبکرؓ کی بیوی جب حضرت ابوبکرؓ سے بات کرتیں تو کہتیں "قرة عینی" میری آنکھوں کی ٹھنڈک(184)

اسی طرح حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ کو ان الفاظ سے مخاطب کیا "يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ" اے اللہ کے رسول اللہ! اللہ میری جان آپ پر فدا کرے۔(185)

- کبھی "تو، تم" سے خطاب نہ کریں ہمیشہ "آپ" کا لفظ استعمال کریں۔

شوہر کا نام لیکر نہ پکاریں علماء نے لکھا ہے کہ شوہر کو اس کے نام سے پکارنا مکروہ، ناپسندیدہ ہے۔(186)

- حاکمانہ لہجے میں بات نہ کریں انسان کی طبیعت ہے کہ کوئی بات اس کو حکم سے کہی جائے گی یا زبردستی اس سے طلب کی جائے گی، تو یا وہ انکار کردے گا یا مجبوری کی صورت میں بے دلی سے کام کرے گا۔

فقہاء کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ والدین کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کو بھی حکماً کسی کام کا نہ کہیں، کیوں کہ اگر بیٹے نے بات نہ مانی تو وہ گناہ گار ہوگا، بلکہ بیٹے کو گناہ سے بچانے کے لیے یوں کہیں: "بیٹا! ہمارا خیال ہے یوں کرلو تو اچھا ہے۔"

اسی طرح بیوی کو چاہیے کہ شوہر کو حکم نہ کرے کہ "آپ یہ کرنا، آپ یہ لانا، فلاں کو یوں کہہ دینا" بل کہ یوں کہے "میرا خیال ہے اس طرح ہو جائے تو، میں یوں چاہتی ہوں۔ آپ فلاں چیز لاسکیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں، اگر آپ کو وقت ملے تو دوائی کے لیے جانا ہے۔ گھر میں سبزی کل تک ختم ہو جائے گی، پرسوں کے لیئے لانی پڑے گی۔" وغیرہ وغیرہ۔(187)

مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ عورت اگر پڑھی ہوئی زیادہ یا سمجھ دار زیادہ ہے یا عقل مند زیادہ ہے تو یہ پھر خاوند کہ ساتھ حاکمانہ لہجے میں بات کرنے لگ جاتی ہے۔ جیسے آڈر پاس ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ ایسے اس کے ساتھ ڈیل کرنا شروع کردیتی ہے اور یہ چیز پھر خاوند کے دل میں نفرت پیدا کردیتی ہے۔ عورت حسن میں زیادہ ہے، تعلیم میں زیادہ ہے، عقل میں زیادہ ہے، مال میں زیادہ ہے مگر درجہ پروردگار نے خاوند ہی کا رکھا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ اپنے خاوند سے نرم لہجے میں گفتگو کرے عزت کے لہجے میں گفتگو کرے۔ جب یہ عزت کے ساتھ اس کا نام لے گی تو یہ چیز خاوند کے دل میں محبت کو بڑھا دے گی۔(188)

- کیوں، کیا، کیسے، کب، کہاں، ان الفاظ کو کبھی استعمال نہ کریں، مثلاً: آپ کیوں دیر سے آئے؟

آپ نے کیا کردیا، ایسے جنگلیوں کی طرح بچوں کو مارنا چاہئی؟

آپ کی عادتیں کیسی ہیں، میری تو سمجھ سے باہر ہے؟

آپ کب جائیں گے؟ کب آئیں گے؟ آپ کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

آپ کہاں چلے جاتے ہیں، ہمیں پتا ہی نہیں چلتا، بتا کر تو جایا کریں، ہمارا بھی تو کچھ حق ہے وغیرہ وغیرہ۔
ان سوالات سے عورت جو مقصد پورا کرانا چاہتی ہے اپنے شوہر سے اگر اس کو مندرجہ ذیل بالا الفاظ کے بجائے اس سے زیادہ خوب صورت الفاظ کا لبادہ پہنا دیا جائے تو یہ الفاظ شوہر کے دل کو نرم کرنے اور بیوی کی مرضی کے پورا ہونے میں زیادہ مددگار ثابت ہوں گے اور بیوی کا جو مقصد ہے وہ بھی پورا ہو جائے گا اور دونوں میں ایک دوسرے کیلئے محبت کے جذبات بھی بڑھتے جائیں گے، مثلاً یوں کہے: آپ اگر وقت پر آجایا کریں تو مجھے بہت راحت ہوگی، چوں کہ بہت دیر سے کھانا تیار رکھا تھا، انتظار کرتے کرتے کوئی اور کام بھی نہ ہو سکا اور میں اور بچے بھی کھانا نہ کھا سکے۔
آپ نے رات جو بیٹے کو مارا تو اس کے کان پر بہت زیادہ لگا ہے، اس طرح مارنے سے کبھی کبھی بچے کی کان کی سماعت بھی ختم ہو جاتی ہے، اس طرح پھر ہم اللہ تعالی کے غضب کا شکار ہوں گے اور جو بندہ اللہ تعالی کے غضب میں آ گیا اس کی ہلاکت و بردادی میں کیا تردد ہے اور نیز اس طرح مارنے سے بچہ باپ کو ظالم سمجھنے لگتا ہے اور یوں سمجھتا ہے کہ باپ میری اصلاح نہیں چاہتا، بل کہ اپنے غصہ کو اتارنا چاہتا ہے اور پھر یہ بچہ ایسا ڈھیٹ ہو جاتا ہے کہ پھر ضد میں آکر غلط کام کرتا ہے۔ لہذا آپ بچوں کی نازیبا حرکتوں پر غصہ آئے تو اس پر آپ صبر کریں، اولاد کی پرورش میں اسی لیئے تو بہت بڑا ثواب ہے کہ ان کی غلطیوں پر غصہ آئے تو ہم کو چاہئے کہ صبر کریں اور اصلاح کی ایسی کوشش کریں کہ آئندہ وہ اس بری عادت کے قریب بھی نہ جائے، اس کے دل میں اس بری عادت کی نفرت ایسی بیٹھ جائے کہ وہ اکیلے میں بھی اس کا ارادہ نہ کر پائے۔
اگر آپ اپنے جانے کا وقت مجھے بتا دیں تو مجھے تیاری کرنے میں آسانی ہو جائے گی، اسی طرح رات کو آج کس وقت آئیں گے، اگر بتا سکیں تو میں اس سے پہلے پہنچ جاؤں، اس لیے کہ آج بچی کی دوائی لینے کے لیئے جانا ہے۔ آپ جہاں جائیں اگر ہو سکے تو بتا کر جایا کریں تا کہ مجھے تشویش نہ ہو۔ آپ گھر دیر سے پہنچتے ہیں تو ہمیں فکر لگ جاتی ہے کہ پتا نہیں کیا ہوا ہوگا؟ اسی طرح آپ کے فون بہت آتے رہتے ہیں، ہمیں پتا ہو تو ہم بتا سکیں کہاں گئے ہیں؟ (189)

(2) پسند ناپسند میں شوہر کی باتوں، کاموں کو ترجیح دیں

ضروریات، خواہشات، پسند ناپسند مزاج اور عادات میں اپنی ذات پر شوہر کو ترجیح دیں۔

(3) شوہر کو اس کی باتوں، کاموں کو اہمیت دیں

- شوہر کی بات کو پوری توجہ سے سنیں، بیچ میں نہ بولیں، جب بات پوری ہو جائے اور پھر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو پوچھ لے کیوں کہ بیچ میں بولنے سے اکثر بات کا رخ کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے اور بات کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے۔ (190)
- ایک خاتون نے اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ میری پیاری بیٹی اس بات کا خیال رکھنا کہ اپنے شوہر کی بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اس کو اہمیت دینا اور ہر حال میں ان کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اس طرح تم ان کے دل میں جگہ بنا لوگی کیونکہ اصل آدمی نہیں

آدمی کا پیارا ہوتا ہے۔

- اللہ تعالی نے زبان ایک اور کان دو دیئے ہیں تا کہ جتنا بولا جائے اس سے ڈبل سنا جائے
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اتنا سنتے تھے کہ لوگ کہنے لگے کہ "هو اذن" (سورۃ التوبۃ، 61) وہ تو سراپا کان ہیں۔

الغرض بولنے سے زیادہ سننے پر توجہ دیں، درمیان میں بات نہ کاٹیں بات کاٹ دینے کی وجہ سے انسان کی سوچیں منتشر ہوجاتی ہیں اور وہ اپنی گفتگو کا توازن کھو دیتا ہے۔نتیجہ اس کی نگاہ میں آپ کا احترام جاتا رہتا ہے، کیوں کہ اس کی بات توجہ سے سننا اس کو اپنی اہمیت کا احساس دلاتا رہتا ہے۔(191)

(4) دوسروں کے سامنے بھی شوہر کی عزت بڑھائیں، بھرم رکھنے کی کوشش کریں، دوسروں سے بھی عزت کروائیں۔

فصل 4:

خدمت، اعانت اور تعاون کریں

بیوی خدمت کیوں کرے؟
کیسے خدمت کریں؟
کس کس کی کیا خدمت کریں؟

❑ بیوی خدمت کیوں کرے؟

(1) شوہر بھی تو خدمت کرتا ہے

ایک مرد کی اپنی ذاتی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں وہ بہت تھوڑی محنت اور معمولی کمائی پر با آسانی گزارا کرسکتا ہے مگر جب وہ شوہر بنتا ہے تو دن ہو یا رات، سردی ہو یا گرمی، بارش ہو یا طوفان، جنگل ہو یا صحرا، صحت ہو یا بیماری، دل چاہ رہا ہو یا نہ چاہ رہا ہو مرد صرف اپنے لیئے نہیں اپنوں کیلئے بیوی کیلئے بچوں اور ان کی ضروریات وخواہشات کیلئے، ان کی عزت کیلئے کام کرتا ہے، جان کھپاتا ہے، سڑکوں پر ویگنوں میں، بسوں میں دھکے کھاتا ہے، لوگوں کی کڑوی کسیلی برداشت کرتا ہے، اپنی عزت خاک میں ملاتا ہے، کمانے کیلئے گھر کے آرام وراحت کو قربان کرنا پڑے تو قربان کرتا ہے، جب بیوی بچے اپنے گھروں میں آرام سے ہوتے ہیں وہ ان کی خوشیوں کیلئے، شہر شہر ملک ملک پھرتا ہے تنہائیاں برداشت کرتا ہے، مشقت اٹھاتا ہے، جب بیوی بچے رات کو میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں، وہ فیکٹریوں میں، کارخانوں میں آفتوں میں، محنتیں مشقتیں برداشت کر رہا ہوتا ہے، پھر وہ محنت قربانی سے جو کچھ کماتا ہے، اس کی چاہت یہ ہوتی ہے کہ اس مال سے بیوی بچوں کی ضروریات، خواہشات پوری ہوں۔

ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں نے مرد کی خدمت وقربانی اور ایثار کو اس وقت دیکھا جب میں ایک بازار عید کی شاپنگ کرنے گئی اور ایک فیملی کو دیکھا جن کے ہاتھوں میں شاپنگ بیگز کا ڈھیر تھا اور بیوی شوہر سے کہہ رہی تھی کہ میری اور بچوں کی خریداری پوری ہوگئی آپ نے کرتا خرید لیا آپ کوئی نئی چپل بھی خرید لیں جس پر جواب آیا ضرورت ہی نہیں پچھلے سال پچھلے سال والی کون سی روز پہنی ہے جو خراب ہوگی تم دیکھ لو اور کیا لینا ہے بعد میں اکیلے آکر اس رش میں کچھ نہیں لے پاؤ گی ابھی میں ساتھ ہوں جو خریدنا ہے خرید لو۔

میں نے مرد کی بے بسی جب محسوس کی جب میرے والد کینسر سے جنگ لڑ رہے تھے اور انہیں صحت یاب ہونے سے زیادہ اس بات کی فکر تھی کہ جو کچھ انہوں نے اپنی بیوی بچوں کیلئے بچایا تھا وہ ان کی بیماری پر خرچ ہو رہا ہے۔

● شادی سے پہلے: ''پاپا میں کسی کی غلامی نہیں کر سکتی''

کوئی کسی کی غلامی نہیں کرتا میری بچی۔ سب اپنے حصہ کا کام کرتے ہیں۔ جو کام عورتوں کیلئے مشکل ہیں وہ مرد کرتے ہیں اور جو مردوں کیلئے مشکل ہیں وہ عورتیں۔ یونہی مل جل کر گزارہ ہوتا ہے۔

شادی کے بعد: ''میں کھانا گرم نہیں کروں گی''

تو اپنے باپ کے گھر واپس چلی جاؤ میں صبح سے شام تک محنت کرتا ہوں تمہاری ضروریات پوری کرنے کیلئے۔ تم میری ضرورت پوری نہیں کر سکتی تو مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔

طلاق کے بعد: (سڑکوں پر بیٹرا اٹھائے)

''کھانا خود گرم کرلو''

''کھانا خود گرم کرلو''

''کھانا خود گرم کرلو''

''کھانا خود گرم کرلو''

باپ کے مرنے کے بعد: دیکھو میری بہن میں اب فیملی والا ہوں۔ میری بیوی تمہیں اور برداشت نہیں کر سکتی۔ تم اپنا بندوبست کہیں اور کرلو۔

نوکری کی تلاش میں: ہمارے پاس ایک فیمیل ریسپشنسٹ کی جگہ خالی ہے آپ ماشاء اللہ خوبصورت ہیں۔ وہاں کام کر سکتی ہیں۔

ڈھلتی عمر: بی بی ہم معذرت خواہ ہیں آپ کے کام میں اب پہلے جیسی تندہی نہیں۔ آپ کہیں اور نوکری ڈھونڈیں۔ ہمیں اب آپ کی ضرورت نہیں۔

ظالم بڑھاپا: محترمہ آپ کی اتنی عمر ہوگئی ہے اب میں آپ کو کیا نوکری دوں۔ اب تو آپ کو آرام سے اپنے بچوں کی کمائی کھانی چاہیے۔

میرے بچے نہیں ہیں کوئی نہیں ہے میرا۔ اوہ چلیں میں کچھ کرتا ہوں آپ کے لیے میرا بیس لوگوں کا اسٹاف ہے۔ کیا آپ ان سب کے لیے کھانا پکا سکتی ہیں؟ میں آپ کو بیس ہزار روپے ماہانہ دوں گا؟

بیس ہزار؟

میں جانتا ہوں کہ ان بیس ہزار میں آپ کی ضرورت پوری نہیں ہوتی مگر میں مجبور ہوں۔ اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں میرے پاس۔
ٹھیک ہے مجھے منظور ہے اس کی آنکھوں سے آنسو زار زار بہہ رہے تھے۔
لہٰذا سوچیں غور کریں سب کی خدمت سے اچھا نہیں کہ عزت کے ساتھ اپنے شوہر، بچوں گھر والوں کی خدمت کر لی جائے۔

- کچھ عرصے سے خواتین میں ایک سوچ بہت پروان چڑھ رہی ہے، اس میں، دینی تربیت، دینی ماحول کا فقدان اور میڈیا کا کردار بھی شامل ہے وہ یہ کہ خواتین یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ شوہر کی یا شوہر کے ماں باپ گھر والوں کی خدمت میرے فرائض میں سے نہیں یہ ان کا حق نہیں یہ ہمارے اوپر فرض نہیں تو اصل بات یہ ہے کہ ازدواجی رشتہ قاعدوں ضابطوں کے بجائے رابطوں سے نبھایا جائے تب کامیاب ہوتا ہے یہی اس کی کامیابی کا راز ہے۔

بہت سارے کام انسان پر فرض ولازم نہیں ہوتے مگر انسان مروتاً اور اخلاقاً کام کرتا ہے قضائی فرائض کے بجائے اخلاقی فرائض بھی انجام دیتا ہے دوسروں سے بھی یہ تقاضہ ہوتا ہے اگرچہ دل میں ہی سہی ان کو مروتاً اور اخلاقاً تو ایسا کرنا چاہئے، اتنی بے مروتی کا مظاہرہ تو نہیں کرنا چاہیئے تھا، لہٰذا بیوی کا اخلاقی فریضہ ہے اور ایسی نیکی ہے جس پر اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حسب استطاعت وہمت جتنی اس کی صحت اجازت دے شوہر اور اس کے گھر والوں کی خدمت کرے ان کی ضروریات کا خیال رکھے اور اپنے لیے اس کو سعادت اور نیک بختی سمجھے اور یہ سوچے کہ بہت ساری چیزیں جیسے بیوی کا علاج معالجہ وغیرہ شوہر کے ذمہ بھی لازم نہیں ہوتیں قضا اس پر واجب نہیں ہوتیں عدالت اس سلسلے میں اس پر جبر نہیں کر سکتی لیکن شوہر ان کو انجام دیتا ہے لہذا بیوی کو بھی بغیر کسی عذر کے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرے ذمہ کسی کی خدمت لازم نہیں یہ میرے فرائض میں سے نہیں ہاں شوہر اور اس کے گھر والوں کو بھی چاہیے کہ بیوی کو نوکرانی اور خادمہ نہ بنالیں کہ نہ اسے اپنی اپنے بچوں کی ضروریات کیلئے وقت ملے، نہ وہ کہیں آجا سکے، نہ اس کی صحت بیماری خوشی غمی کا احساس کیا جائے ہر ایک اسپر آڈر چلائے یہ سب غلط ہے جو کہ نہیں ہونا چاہیے۔ **(192)**

نیز ایک خاتون کو جو آج یہ کہہ رہی ہے ساس سسر کی خدمت میرے ذمہ نہیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ آپ بوڑھی ہوگئی ہیں ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں نظر میں بھی فرق آ گیا ہے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا ہے، خود سے کوئی کام ہوتا نہیں اولاد کی شادی ہوگئی ہے اور بہو نے یہ کہہ کر آپ کے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ ساس سسر کی خدمت مجھ پر فرض نہیں اور بیٹا بھی چپ ہے کہ میری ماں نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا تو اس وقت آپکے دل پر کیا گزرے گی۔

(2) خدمت پر دنیا آخرت میں بہت کچھ ملے گا۔

(1) گھر کے کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرنا ایک مسلمان عورت کے لیے سعادت کی بات ہے کیونکہ جنت کی عورتوں کی سردار خود اپنے ہاتھ سے کام کاج کیا کرتی تھی۔

حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور فاطمہؓ کا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھیں قصہ سناؤں، شاگرد نے کہا ضرور، فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے تھے اور خود پانی کی مَشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مَشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر کی جھاڑو وغیرہ بھی خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے کچیلے رہتے تھے، ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ غلام باندیاں آئیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ تم بھی جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خدمت گار مانگ لو تاکہ تم کو کچھ مدد مل جاوے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، وہاں مجمع تھا اور شرم مزاج میں بہت زیادہ تھی، اس لیے شرم کی وجہ سے سب کے سامنے باپ سے بھی مانگتے ہوئے شرم آئی، واپس آ گئیں، دوسرے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لائے، ارشاد فرمایا کہ فاطمہ کل تم کس کام کے لیے گئی تھیں، وہ شرم کی وجہ سے چپ ہو گئیں، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کی یہ حالت ہے کہ چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے اور مَشک کی وجہ سے سینہ پر رسی کے نشان ہو گئے ہر وقت کے کاروبار کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، میں نے ان سے کل کہا تھا کہ آپ کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں ایک یہ بھی مانگ لیں اس لیے گئی تھیں، بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے اور علیؓ کے پاس ایک ہی بستر ہے اور وہ بھی مینڈھے کی ایک کھال ہے، رات کو اس کو بچھا کر سوجاتے ہیں، صبح کو اسی پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کو کھلاتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹی صبر کر، حضرت موسیٰؑ اور ان کی بیوی کے پاس دس برس تک ایک ہی بچھونا (بستر) تھا وہ بھی حضرت موسیٰؑ کا چوغہ تھا، رات کو اسی کو بچھا کر سوجاتے تھے۔ تو تقویٰ حاصل کر اور اللہ سے ڈر اور اپنے پروردگار کا فریضہ ادا کرتی رہ اور گھر کے کاروبار کو انجام دیتی رہ اور جب سونے کے واسطے لیٹا کرے تو **سبحان اللہ** ۳۳ مرتبہ، **الحمد للہ** ۳۳ مرتبہ اور **اللہ اکبر** ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ خادم سے زیادہ اچھی چیز ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔ **(193)**

فائدہ: یعنی جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا میرے بارہ میں ہو مجھے بخوشی منظور ہے، یہ تھی زندگی دوجہاں کے بادشاہ کی بیٹی کی، آج ہم لوگوں میں سے کسی کے پاس دو پیسہ ہو جائیں تو اس کے گھر والے گھر کا کام کاج درکنار اپنا کام بھی نہ کر سکیں، پاخانہ میں لوٹا بھی ماما ہی رکھ آئے، اس واقعہ میں جو اوپر ذکر کیا گیا صرف سونے کے وقت کا ذکر ہے، دوسری حدیثوں میں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ یہ تینوں کلمے اور ایک مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر** بھی آیا ہے۔ **(194)**

(2) صحابہ کی عورتیں گھر کے کاموں کو اپنے ذمہ لے کر مردوں کو دین کی خدمت کے لیے فارغ کر دیا کرتی تھیں۔

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اور حضرت عائشہؓ کی سوتیلی بہن مشہور صحابیات

میں سے ہیں، شروع ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں، کہتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کے بعد یہ مسلمان ہوئی تھیں، ہجرت سے ستائیس سال پہلے پیدا ہوئیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ گئے تو حضرت زیدؓ وغیرہ کو بھیجا کہ ان دونوں حضرات کے اہل وعیال کو لے آئیں، ان کے ساتھ ہی حضرت اسماؓ بھی چلی آئیں جب قبا میں پہنچیں تو عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے اور ہجرت کے بعد سب سے پہلی پیدائش ان کی ہوئی، اس زمانہ کی عام غربت، تنگ دستی، فقر وفاقہ مشہور ومعروف ہے اور اس کے ساتھ ہی اس زمانہ کی ہمت، جفاکشی، بہادری، جرأت ضرب المثل ہیں، بخاری میں حضرت اسماءؓ کا طرز زندگی خود ان کی زبان سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب میرا نکاح زبیرؓ سے ہوا تو ان کے پاس نہ مال تھا نہ جائیداد، نہ کوئی خادم کام کرنے والا نہ کوئی اور چیز، ایک اونٹ پانی لادکر لانے والا اور ایک گھوڑا، میں ہی اونٹ کے لیے گھاس وغیرہ لاتی تھی اور کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کر دانہ کے طور پر کھلاتی تھی، خود میں پانی بھر کر لاتی اور پانی کا ڈول پھٹ جاتا تو اس کو آپ ہی سیتی تھی اور خود ہی گھوڑے کی ساری خدمت گھاس دانہ وغیرہ کرتی تھی اور گھر کا سارا کاروبار بھی انجام دیتی تھی مگر ان سب کاموں میں گھوڑے کی خبر گیری اور خدمت میرے لیے زیادہ مشقت کی چیز تھی، روٹی البتہ مجھے اچھی طرح پکانا نہیں آتی تھی تو میں آٹا گوندھ کر اپنے پڑوس کی انصار عورتوں کے یہاں لے جاتی وہ بڑی سچی مخلص عورتیں تھیں، میری روٹی بھی پکادیتی تھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پہنچنے پر زبیرؓ کو ایک زمین جاگیر کے طور پر دے دی جو دو میل کے قریب تھی میں وہاں سے اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں لادکر لایا کرتی تھی میں ایک مرتبہ اسی طرح آرہی تھی اور گٹھری میرے سر پر تھی راستہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل گئے، اونٹ پر تشریف لا رہے تھے اور انصار کی ایک جماعت ساتھ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر اونٹ ٹھہرایا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تاکہ میں اس پر سوار ہوجاؤں مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آئی اور یہ بھی خیال آیا کہ زبیرؓ کو غیرت بہت ہی زیادہ ہے، ان کو بھی ناگوار ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے انداز سے سمجھ گئے کہ مجھے اس پر بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے میں گھر آئی اور زبیرؓ کو قصہ سنایا کہ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور یہ ارشاد فرمایا، مجھے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا خیال بھی آیا، زبیرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم تمہارا گٹھلیاں سر پر رکھ کر لانا میرے لیے اس سے بہت زیادہ گراں ہے (مگر مجبوری یہ تھی کہ یہ حضرات خود تو زیادہ تر جہاد میں اور دین کے دوسرے امور میں مشغول رہتے تھے اس لیے گھر کے کاروبار عام طور پر عورتوں ہی کو کرنا پڑتے تھے) اس کے بعد میرے باپ حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیا تھا میرے پاس بھیج دیا جس کی وجہ سے گھوڑے کی خدمت سے مجھے خلاصی ملی گویا بڑی قید سے آزاد ہوگئی۔ **(195)**

فائدہ: عرب کا دستور پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے کہ کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کر یا چکی میں دَل کر پھر پانی میں بھگو کر جانوروں کو دانہ کے طور پر کھلاتے ہیں۔ **(196)**

● جب ابو اسید ساعدیؓ کی شادی ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی بھی دعوت کی، چنانچہ کھانا پکانا یالانا ان میں سے کوئی کام بھی انہوں نے خود نہ کیا، بلکہ ان کی بیوی (جو کہ ابھی نئی دلہن تھیں) نے ہی سارا اہتمام کیا اور انہوں نے پتھر کے پیالہ میں رات سے کھجوریں بھگو رکھی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ کھا چکے تو انہوں نے اسے برتن میں ڈال کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔(197)

(3) غلام کو اپنے آقا اور اللہ کے حقوق ادا کرنے پر دگنا اجر اسی طرح عورت کیلئے بھی دگنا اجر ہے

ایک حدیث میں ہے؛

تین قسم کے آدمیوں کو دگنا اجر ملتا ہے ان میں سے ایک وہ مملوک غلام ہے جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔

(4) دین اور دنیا کے کاموں میں شوہر کی خدمت کرنے والی بہترین خزانہ ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

وزوجة مؤمنة،تعين احدكم على امر الآخرة(198)

تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔

ایک اور روایت میں ہے؛

وزوجة مؤمنة تعينه على ايمانه(199)

تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ ایسی مؤمن بیوی رکھے جو ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) کے کاموں میں اس کی مدد کرے۔

ایک اور روایت میں ہے؛

خوب بچے جننے والی مسلمان عورت جو اپنے شوہر کو اس کے ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) پر تعاون کرتی ہے ، یہ اس کیلئے بہترین خزانے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔(200)

ایک اور روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

يا معاذ! قلب شاكر، ولسان ذاكر، وزوجة صالحة تعينك على أمر دنياك ودينك خير ما اكتسب الناس.(201)

معاذ! شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، اور وہ نیک بیوی جو تمہارے دنیاوی اور دینی کاموں میں مددگار ہو اس سے بہتر ہے جو لوگ حاصل کریں

❑ کیسے خدمت کریں۔

پہلی بات: خدمت کو بوجھ نہیں ناگواری سے نہیں، اپنا فرض عبادت ثواب کی نیت کریں

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اجر وثواب کے حصول اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے شوق اور دلچسپی کے ساتھ اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے، بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، شوہر کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتی ہے، کھانا پکانا، صفائی ستھرائی، کپڑوں کی دھلائی اور دیگر چھوٹے موٹے ہر طرح کے کام کرنے میں مصروف و مشغول رہتی ہے، اور اسے یہ سارے کام کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کاموں کو وہ اپنے لیے عار اور عیب کا باعث سمجھتی ہے، اسی وجہ سے احادیث طیبہ میں عورت کیلئے ان کاموں پر اجر وثواب اور فضیلتوں کے حصول کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جس طرح مصلے پر بیٹھ عبادت کر کے آپ سمجھتی ہیں کے اس پر آپ کو اجر مل رہا ہے، اسی طرح جس وقت آپ گھر کے کام کاج کر رہی ہوتیں ہیں اس وقت بھی آپ کو اجر وثواب مل رہا ہوتا ہے۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ ہر وقت مسجد میں نوافل میں مصروف رہتا۔ انہوں نے پوچھا، تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا کہ میرا بڑا بھائی ہے، اس نے میرے کاروبار کو سنبھال لیا ہے اور میری روزی کا ذمہ لے لیا ہے، مجھے عبادت کے لیے فارغ کر دیا ہے، بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے، تیرا بھائی بڑا عقلمند ہے کہ تیری ساری عبادت کا اجر تیرے بھائی کو بھی ملے گا اور تیرا بھائی تجھ سے افضل کام میں لگا ہوا ہے۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مصلے پہ ہی فقط عبادت نہیں ہوتی بلکہ عورت جو گھر کے کام کاج کر رہی ہوتی ہے۔ سب کچھ اس کا عبادت میں لکھا جاتا ہے۔

آج مصیبت یہ ہے کہ گھر میں کام کو عورتیں عبادت سمجھ کر نہیں مصیبت سمجھ کرتی ہیں۔ چنانچہ ان کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے کوئی کام کرنے والی مل جائے کہ میں صرف بتاؤں اور وہ آگے کام کرے۔ اب بتا کے کام کروالیا تو جو جسم نے کام کرنے کی مشقت اٹھانی تھیں اور اس پر آپ کے نامہ اعمال میں اجر لکھا جانا تھا وہ اجر تو نہیں لکھا جائے گا۔ آپ کے درجے پھر کیسے اللہ کے ہاں بڑھیں گے۔ اس لیے گھر کے کام میں پسینہ بہانا، مشقت اٹھانا ایسا ہی ہے کے جیسے عشا کے وضو سے فجر کی نماز کی عبادت کا اجر پانا۔ اس لیے عورت گھر کے کاموں کو خوشی سے قبول کرے اور اپنے دل میں یہ سوچے کہ ان کاموں کی وجہ سے میرا رب مجھ سے راضی ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ نیک عورت وہ ہے جس کا دل اللہ کی یاد میں مصروف ہو اور اس کے ہاتھ کام کاج میں مصروف ہوں۔ جب نبی علیہ السلام یہ فرماتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو گھر کے کام کاج خود کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ کام سمٹیں گے اور اجر ملے گا اور دوسری بات کہ اپنی صحت بھی ٹھیک رہے گی۔ چونکہ آج گھر کے کام کاج کی عادت نہیں اس لیے لڑکپن کی عمر ہوتی ہے اور

بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں کوئی کہتی ہے میرے سر میں درد ہے، ذرا سا بس کوئی بات سوچتی ہوں تو سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ کوئی کہتی ہے، مجھے Lowback Pain (کمر درد) شروع ہوگئی ہے کسی کی آنکھوں میں اندھیر امحسوس ہوتا ہے۔ اور کوئی تو ماسیوں سے کام لینے میں بھی اتنی تھک جاتی ہیں کہ انہیں ڈرپ لگوانی پڑتی ہے۔

کیلے کھانے سے میرے دانت ہلے جاتے ہیں
فرش مخمل پہ مرے پاؤں چھلے جاتے ہیں

یہ ساری مصیبتیں ہاتھ سے کام نہ کرنے کی وجہ سے ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے گھر میں ایک چکی تھی اور وہ چکی کے اوپر گندم خود پیستی تھیں جس سے روٹی بنائی جاتی تھی۔ سوچنے کی بات ہے اگر ام المومنین اپنے ہاتھوں سے چکی خود پیستی تھیں تو پھر آج کی عورت اپنے گھر کا کام خود کیوں نہیں کرتی۔ جب گھر کا کام نہیں کریں گے تو پھر کہیں گے جی اب ہمیں سوئمنگ کلب میں جانے کی ضرورت ہے، چربی چڑھ رہی ہے۔ پھر ہمیں ٹریڈمل لا کر دیں تا کہ ہم اس پر چلا کریں۔ کیا ضرورت ہے ان کی، گھر کے کام کاج میں ایک تو اجر ملے گا دوسرا خاوند کا دل جیت لوگی اور پھر تیسرا یہ کہ خود بخود آپ کے جسم کی شوگر توانائی میں بدل جائے گی اور آپ کی صحت بھی درست رہے گی۔ تو گھر کے کام کاج کو اپنی عزت سمجھیں اور اپنا فرض منصبی سمجھیں۔ اور اس کو سمجھیں کہ میں مصلے پہ بیٹھ کر جو عبادت کروں گی اس سے زیادہ گھر کے کام کاج کرنے سے مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔ **(202)**

(1,2) کھانا پکانے والی کو ان سب کی عبادتوں کا ثواب ملتا ہے جن جن لوگوں نے یہ کھانا کھایا نیز اگر باہر کے کسی آدمی کو یہ کھانا دیا گیا تو بھی پکانے والی کو اجر ملے گا

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد وارد ہوا ہے؛

> اللہ جل شانہ روٹی کے ایک لقمہ اور کھجور کی ایک مٹھی کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں، ایک گھر کے مالک کو یعنی خاوند کو، دوسرے بیوی کو جس نے یہ کھانا پکایا، تیسرے اس خادم کو جو دروازہ تک مسکین کو دے کر آیا۔ **(203)**

- **کھانا کھلانا جنت کو واجب کرنے والا عمل ہے**

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے؛

> جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ لو۔ **(204)**

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔(205)

(3) جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سفر میں جماعت کا ذمہ داران کا خادم ہے اور جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے۔(206)

(4) خدمت کرنے والے سارا اجر لے اڑے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں؛

ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ بغیر روزے کے تھے، ہم لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، اس دن گرمی بہت زیادہ تھی ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا وہ تھا جس نے چادر سے سایہ کیا ہوا تھا، بعض لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعہ دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے، پڑاؤ ڈالتے ہی روزے دار تو گر گئے اور جن کا روزہ نہیں تھا، انہوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا، اس پر حضورؐ نے فرمایا جنہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔(207)

حضرت ابوقلابہؓ فرماتے ہیں؛

حضور ﷺ کے کچھ صحابہ ایک سفر سے واپس آ کر اپنے ایک ساتھی کی بڑی تعریف کرنے لگے، چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم نے فلانے جیسا کوئی آدمی کبھی نہیں دیکھا، جب تک یہ چلتے رہتے قرآن پڑھتے رہتے اور جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو یہ اترتے ہی نماز شروع کر دیتے، آپ نے پوچھا اس کے کام کاج کون کرتا تھا؟ بہت سی باتیں اور پوچھیں اور یہ بھی پوچھا کہ اس کے اونٹ یا سواری کو چارہ کون ڈالتا تھا؟ ان صحابہؓ نے عرض کیا ہم یہ سارے کام کرتے تھے، آپ نے فرمایا تم سب اس سے بہتر ہو (اس کی خدمت کر کے تم نے اس کے تمام نیک اعمال کا ثواب لے لیا ہے)

حضرت سعید بن جمہان کہتے ہیں؛

میں نے حضرت سفینہؓ سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟ انہوں نے کہا میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں، حضور اقدس نے میرا نام سفینہ رکھا، میں نے پوچھا حضور ﷺ نے آپ کا

نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے، صحابہ کو اپنا سامان بھاری لگ رہا تھا، حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اپنی چادر بچھاؤ میں نے بچھادی، حضورؐ نے اس چادر میں صحابہؓ کا سامان باندھ کر اسے میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا ارے اسے اٹھالو تم تو بس سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہؓ فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میرے اوپر ایک یا دو تو کیا پانچ یا چھ اونٹوں کا بھی بوجھ رکھ دیا جاتا تو وہ مجھے بھاری نہ لگتا۔

حضرت ام سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت احمرؓ فرماتے ہیں؛

ہم لوگ ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک نالے پر سے ہم لوگوں کا گزر ہوا تو میں لوگوں کو وہ نالہ پار کرانے لگا اسے دیکھ کر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو۔

حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں؛

میں ایک سفر میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب میں سواری پر سوار ہونے لگتا تو وہ میرے پاس آکر میری رکاب پکڑ لیتے اور جب میں سوار ہو جاتا تو وہ میرے کپڑے ٹھیک کر دیتے، چنانچہ ایک مرتبہ وہ میرے پاس (اسی کام کے لیے) آئے تو میں نے کچھ ناگواری کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا اے مجاہد تم بڑے تنگ اخلاق ہو۔ **(208)**

- **عورت کا خدمت کرنا، جمعہ، جماعت، عیادت، جنازہ، اللہ کے راستہ کی محنت کے ثواب کے برابر ہے۔**

اسماءؓ بنت یزید انصاری صحابیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں مسلمان عورتوں کی طرف سے بطور قاصد کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ بے شک آپؐ کو اللہ جل شانہ نے مرد اور عورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اس لیے ہم عورتوں کی جماعت آپؐ پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہے، پردوں میں بند رہتی ہے، مردوں کے گھروں میں گڑی رہتی ہے اور مردوں کی خواہشیں ہم سے پوری کی جاتی ہیں، ہم ان کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے رہتے ہیں، جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں، بیماروں کی عیادت کرتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرتے ہیں، حج پر حج کرتے رہتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کرتے رہتے ہیں اور جب وہ حج کے لیے یا عمرہ کے لیے یا جہاد کے لیے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے لیے کپڑا بنتی ہیں، ان کی اولاد کو پالتی ہیں، کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سنی، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم کو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ غور سے سن اور سمجھ اور جن عورتوں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نے تجھ کو بھیجا ہے ان کو بتادے کہ مرد کی ایک ضرورت پوری کردوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔(209)

• مسلمان کی ضرورت پوری کرنا بہت بڑی نعمت ہے

حضرت علیؓ فرماتے ہیں؛

مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت سے نواز کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے، ایک یہ کہ ایک آدمی یہ امید لگا کر میری طرف خلوصِ چہرہ کے ساتھ آتا ہے کہ اس کی ضرورت مجھ سے پوری ہوگی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں اس کی ضرورت آسانی سے پوری کرادیتے ہیں (اب یہ اس کا مجھ سے اپنی امید لگانا یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے یا میرا اس کی ضرورت کو پورا کرنا بڑی نعمت ہے) اور میں کسی مسلمان کی ایک ضرورت پوری کردوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔(210)

• مسلمان کی ضرورت کے لیے چل کر جانا اور اس کا کام کردینا دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی مسجد میں معتکف تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کرکے (چپ چاپ) بیٹھ گیا، حضرت ابن عباسؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ اس نے کہا اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور (نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ) اس قبر والے کی عزت کی قسم! میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا اچھا کیا میں اس سے تمہاری سفارش کروں؟ اس نے عرض کیا اگر آپ مناسب سمجھیں تو، حضرت ابن عباسؓ یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے اس شخص نے عرض کیا آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبر والے (ﷺ) سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا (یہ لفظ کہتے ہوئے) ابن عباسؓ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ حضورؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کام کے لیے چلے اور اس کام میں کامیاب ہوجائے تو اس کے لیے یہ دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں جن کی مسافت آسمان، زمین کی مسافت سے بھی زیادہ ہے (اور جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو دس برس کے اعتکاف کی کیا کچھ ہوگی)(211)

• مہمان کا اکرام کرنا

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں؛

حضرت ابو اسید ساعدیؓ نے حضور ﷺ کو اپنی شادی (کے ولیمہ) میں بلایا اور اس دن ان کی بیوی ان مہمانوں کی خدمت کررہی تھی اور وہ دلہن تھی ان کی بیوی نے کہا کیا تم لوگوں کو پتہ ہے کہ میں نے حضور ﷺ کے لیے کیا

بھگویا تھا؟ میں نے تانبے یا پتھر کے چھوٹے برتن میں رات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھجوریں بھگوئی تھیں (تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شربت پی سکیں)(212)

- **آپ کسی کی ضرورت پوری کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورتیں پوری کریں گے**

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔(213)

- **لوگوں میں سب سے بہتر لوگوں کو نفع پہچانے والا ہے**

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔(214)

- **اللہ کی مدد مسلمان کی مدد میں ہے**

حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانی دور فرمائیں گے اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیب پر پردہ ڈالیں گے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔(215)

(5) آپ اللہ تعالیٰ کی تمام عمر عبادت کرنے کا ثواب لینا چاہتے ہیں تو اپنے مسلمان بھائی کا کوئی کام کر دیجیے

ایک حدیث میں ہے؛

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ کی تمام عمر خدمت (عبادت) کی ہو۔(216)

دوسری بات: گھر کے کام اتباع سنت کی نیت سے کریں

(1) گھر کے کام کرنے والے کو اتباع سنت کی برکات حاصل ہو جاتی ہیں

یاد رکھیے! دین حاصل کرنے کی کلید ''تواضع اور فنائیت'' ہے، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مٹانا اور یہ اعمال افعال (یعنی دل و جان سے خدمت) انسان کے اندر تواضع اور فنائیت پیدا کرتے ہیں، عبدیت پیدا کرتے ہیں، اس لیے اس کی عادت ڈالنی چاہیے، اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین اور جس وقت گھر کے برتن دھو اس وقت دل میں یہ نیت کر لو کہ میں یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں کر رہا ہوں جب کپڑے دھوؤ اس وقت بھی یہی

نیت کرلو، جب جوتے گانٹھو اس وقت بھی یہی نیت کرلو اور جب تم نے اتباع سنت کی نیت کرلی تو اب تمہارا کپڑے دھونا بھی عبادت، تمہارا جوتے گانٹھنا بھی عبادت، تمہارا برتن دھونا بھی عبادت، یہ سارے کام عبادت بن جائیں گے، اب اگر پانچ منٹ ان کاموں میں صرف ہوگئے اور اس کے نتیجے میں تمہیں اتباع سنت کی برکات حاصل ہوگئیں تو یہ کتنا سستا سودا ہے۔(217)

(2) آپ ﷺ اس بات کو فضیلت سمجھتے تھے کہ آدمی اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دے

حضور اقدس ﷺ اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے تھے، اپنے کپڑے خود دھو لیتے تھے جبکہ ازواج مطہرات گھر میں موجود ہیں اور دیکھ بھی رہی ہیں کہ حضور ﷺ یہ سب کام کر رہے ہیں اور ازواج مطہرات نے ضرور یہ پیش کش کی ہوگی کہ ہم یہ کام کرلیں لیکن حضور ﷺ نے جان بوجھ کے ان سب کاموں کو اپنے ہاتھ سے کرنے کا اہتمام فرمایا کیوں؟ پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس بات کو فضیلت سمجھتے تھے کہ آدمی اپنا خود اپنے ہاتھ سے انجام دے، یہ فضیلت کی بات ہے اور اس کے ذریعہ اپنی امت کو تعلیم دینا چاہتے تھے کہ خواہ تمہارے پاس کتنے ہی خشم وخدم ہوجائیں، نوکر چاکر ہوجائیں لیکن جہاں موقع آئے وہاں اپنے کام کو اپنے ہاتھ سے انجام دینے کو اپنے لیے سعادت سمجھو، یہ بندگی کا تقاضہ ہے۔(218)

(3) گھر کی صفائی کرتے ہوئے یہ دھیان کہ اللہ صفائی کو پسند کرتے ہیں

واللہ یحب المطھرین(توبہ:108) کہ اللہ خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اس میں یہ بتادیا کہ جو شخص بھی ناپاکیوں سے بچنے اور ان سے دور رہنے اور ناپاکی لگ جائے تو اس کے دھونے کا اہتمام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوگا، جب ظاہری ناپاکی سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کی محبوبیت حاصل ہوتی ہے تو گناہوں سے بچنا تو اور زیادہ محبوبیت کا ذریعہ بنے گا کیونکہ باطنی ناپاکی زیادہ گندی ہے اس پر غور کرلیا جائے، اس بات کے پیش نظر حضرت ابوالعالیہؒ نے فرمایا کہ پانی سے طہارت حاصل کرنا تو بلاشبہ اچھی بات ہے لیکن آیت میں گناہوں سے پاک ہونے والوں کو اللہ کا محبوب بتایا ہے، درحقیقت الفاظ کا عموم ہر طرح کی تطہیر کو شامل ہے، گناہوں سے پاک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اور ظاہری ناپاکیوں سے پاک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(219)

تیسری بات: گھر کے مردوں کی خدمت راحت وآرام کے ذریعے ان کی کارکردگی کو فعال بنانے کی نیت کریں

- اس میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں ملک وملت اور قوم کی تعمیر وترقی صرف سائنسدانوں اور پروفیسروں ہی سے نہیں مزدوروں اور پرائمری کے اساتذہ سے بلکہ ہر شعبہ میں درکار افراد سے بھی ہوتی ہے۔
- ملک وملت دین واسلام کی ترقی کیلئے ہر شعبہ میں کام کرنے والے افراد جتنے بااخلاق باکردار کاموں میں فعال

(Active) ہوں گے اتنا ہی وہ شعبہ ترقی کریگا۔ اور مرد اپنے شعبوں میں فعال (Active) اس وقت ہوں گے جب ان کی گھریلو زندگی پرسکون ہوگی۔

لہٰذا گھریلو خواتین مردوں کی خدمت راحت وآرام کا خیال کر کے جتنا ان کو سکون پہچائیں گی اتنا ہی ان مردوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا، اس طرح مردوں کی خدمت کر کے عورتیں بل واسطہ ملک وملت کی تعمیر وترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہیں، اور اس خدمت کے ذریعہ بہت بڑا ثواب لے سکتی ہیں۔ اور بصورت دیگر مرد کی بے سکونی بے آرامی کی وجہ سے دین ودنیا کے جن جن شعبوں میں جو جو نقصان ہوگا ایک جہت سے گھریلو خواتین بھی اس کی ذمہ دار ہوں گی۔

● قصہ مزدور کی بیوی: پرانے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دن بادشاہ کا گزر ایک راستے سے ہو رہا تھا۔ راستے پر جاتے ہوئے بادشاہ کی نظر ایک مزدور پر پڑی مزدور زمین سے ایک اونچے مقام تک بغیر کسی پریشانی اور تھکاوٹ کے بڑے بڑے پتھر اوپر پھینک رہا تھا بادشاہ یہ منظر دیکھ کر حیران ہوجاتا ہے اور اپنے وزیر سے پوچھتا ہے ''ایسی کیا خاص بات ہے اس آدمی میں جو یہ اتنا توانا، مضبوط اور طاقتور ہے؟

وزیر کچھ دیر غور سے سوچ میں پڑ جاتا ہے اور پھر قدرے وثوق سے جواب دینا شروع کرتا ہے۔

عالم پناہ جان کی امان چاہتے ہوئے بالکل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ مزدور گھریلو ناچاقیوں سے بالکل بے خبر ہے۔ اس کی بیوی اسے دل وجان سے پیار کرتی ہے اور ہر وہ کام کرتی ہے جس سے مزدور کو خوشی ملتی ہے، اور اس کام سے دور رہتی ہے جس سے مزدور کو ٹھیس پہنچتا ہو''

دربار میں آتے ہی بادشاہ نے اپنے دو تین درباریوں کو حکم دیا کہ جا کر مزدور کی زندگی کی بارے میں سب کچھ معلوم کر کے آؤ۔ درباری مزدور کے پاس پہنچ گئے اور مزدور کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نوٹ کرتے گئے۔ ہفتہ بھر درباریوں نے مزدور کے بارے میں کافی معلومات اکھٹے کئے، اور واپس دربار پہنچ گئے۔ بادشاہ نے بنفس نفیس سب سے پوچھنا شروع کیا۔ سب سے پہلے بادشاہ نے طاقت اور مضبوطی کا راز جاننے کے لیے پوچھا کہ وہ کیا کھاتا ہے۔ ان میں سے ایک درباری نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت ہم نے ایسی کوئی خوراک گھر میں جاتے ہوئے نہیں دیکھی جو مضبوطی اور طاقت پیدا کرے۔

بادشاہ سلامت عام سا کھانا ہی وہ گھر لیکر آتا ہے

بادشاہ نے اس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ دریافت کیا قیام وطعام عبادات معاملات لیکن کچھ بھی خاص نظر نہیں آرہا تھا۔ آخر میں وزیر نے درباریوں سے دریافت کیا'' آپ لوگوں نے کبھی مزدور کو گھر میں تیز آواز سے بات کرتے ہوئے سنا ہے سب درباریوں نے یک زبان ہو کر نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا گیا'' کبھی ہنسی کی آواز سنی تھی سب درباریوں نے ایک بار پھر یک زبان ہو کر ہاں میں منڈی ہلائی۔

وزیر نے بادشاہ سے اجازت مانگی کہ میں کچھ وقت لے کر مزدور کی بیوی کو اس سے بدظن کرنا چاہوں گا اس کے بعد آپ دیکھ لینا وہ کام تو کیا، صحیح طرح چلنا بھی بھول جائے گا۔ بادشاہ نے اجازت دی۔

وزیر نے روپیہ پیسہ دے کر ایک خوبصورت نوجوان کو مزدور کی بیوی کو ورغلانے کے لیے بھیجا۔ مزدور جب مزدوری کرنے جاتا تو خوبرو نوجوان مختلف قسم کے تحفہ تحائف لیکر مزدور کی بیوی کو دیا کرتا تھا۔ مزدور کی بیوی بے راہ روی اختیار کرگئی اب مزدور کی بیوی مزدور سے میٹھی منہ بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ دونوں میاں بیوی کے درمیان ان بن شروع ہوگئی۔ مزدور پر جیسے غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اب وہ محنت مزدوری اچھی طرح سے نہیں کرسکتا تھا۔ اب وہ کمر پکڑ کر کام کرتا تھا۔

وزیر نے اب بادشاہ سے کہا کہ اب مزدور کی حالت دیکھنے چلتے ہیں۔ دونوں اس جگہ چلے جہاں مزدور کام کررہا تھا۔ بادشاہ اس کی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اب وہ ایک پتھر اٹھانے میں دقت محسوس کررہا تھا۔ ایک پتھر اٹھا کر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا پتھر رکھ کر آتا۔ بادشاہ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی۔ اس نے فوراً حکم دیا اب اس بے چارے کی جان بخش دی جائے۔

وزیر نے مزدور کو بلا کر سب کچھ سمجھا دیا۔ کہ دراصل آپ کی بیوی آپ سے بہت پیار کرتی ہے لیکن بادشاہ سلامت کو یہ بات ثابت کرنے کے لیے ہم نے چال چلی اور آپ کی بیوی آپ سے بے وفائی کرگئی۔

مزدور سمجھ دار آدمی تھا گھر آکر جب مغرب کی اذان ہونے لگی مزدور لوٹا اٹھا کر وضو کیلئے چلا گیا۔ راستے میں زبردستی اس نے لوٹا گرایا لوٹا ٹوٹ گیا مزدور دھاڑے مار کر رونے لگا۔

بیوی نے جب شوہر کے رونے کی آواز سنی تو فوراً وہاں چلی گئی شوہر سے پوچھنے لگی کیوں رورہے ہو؟

شوہر نے جواب دیا لوٹا ٹوٹ گیا بیوی نے حیرانی سے کہا اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ نیا لوٹا لے لینا۔

شوہر نے اب لوٹے کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا ''میرا اس لوٹے سے پردہ ختم ہوگیا تھا اب دوسرے لوٹے کے سامنے خود کو بے پردہ ہونے کی وجہ سے رورہا ہوں'' بے شک لوٹے اتنے مہنگے نہیں ہیں پر میری عزت مہنگی ہے۔

بیوی بھی سمجھدار تھی فوراً اپنے شوہر کا اشارہ سمجھ گئی۔ اور اپنے شوہر کے قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگی۔ اور یوں مزدور اب دوبارہ توانا، مضبوط اور طاقتور بن گیا۔

نوٹ: بیویاں اپنے شوہروں کی طاقت ہوا کرتی ہیں آپ سب شادی شدہ بہنوں سے گزارش ہے کہ آج سے اپنے شوہر کے ساتھ ہر دکھ درد میں برابر کی شریک سمجھ کر ان کا حوصلہ بنیں۔

❑ کس کس کی کیا خدمت کریں؟

(1) ہر ایک پر احسان کرنے کی عادت ڈالیں اگر اس کے لیے جنت کا فیصلہ ہوگیا تو وہ آپ کے بغیر نہیں جائے گا

ایک حدیث میں ہے؛

قیامت کے دن جنتی اور جہنمی لوگوں کی جب صفیں لگ جائیں گی تو جہنمی صفوں میں سے ایک شخص کی نظر جنتی صفوں میں سے کسی شخص پر پڑے گی اور وہ اس کو یاد دلائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے ساتھ فلاں احسان کیا تھا، اس پر وہ جنتی شخص اس کا ہاتھ پکڑ کر حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ یا اللہ اس کا مجھ پر فلاں احسان ہے اللہ پاک کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ (220)

(2) ہر جاندار پر احسان کرنے پر ثواب ہے، پھر ایک مسلمان/ رشتہ دار کی خدمت پر کتنا زیادہ ہوگا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فاحشہ عورت (رنڈی) کی اتنی بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ چلی جا رہی تھی اس نے ایک کنویں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اس عورت نے اپنے پاؤں کا (چمڑہ کا) موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں میں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا ہم لوگوں کو جانوروں کے صلہ میں بھی ثواب ملتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) پر احسان کرنے میں ثواب ہے (مسلمان ہو یا کافر، آدمی ہو یا جانور) (221)

- بیٹی بہن کی پرورش، خدمت پر بھی بہت اجر و ثواب ہے

(1) بیٹیاں والدین کے لیے مغفرت و نجات کا سامان ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ (222)

(2) بیٹیاں والدین کی جنت ہیں بشرطیکہ ان کے حقوق ادا کیے جائیں۔ (223)

(3) بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا باعث ہے۔ (224)

(4) بچیوں کے لیے اپنی جوانی قربان کر دینے والی ماں قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گی۔ (225)

(3) گھر کا کوئی فرد (والدین، بہن بھائی، شوہر، بچے، ساس، سسر، نند، بھاوج، دیورانی) بیمار ہوں تو ان کی ذرا سی مدد پر آپ مغفرت کے 73 درجات کی مستحق بن جائیں گی

ایک حدیث میں ہے؛

جو شخص کسی مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرتا ہے اس کے لیے تہتر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں جن میں سے ایک درجہ سے تو اس کی درستگی ہوتی ہے (یعنی لغزشوں کا بدلہ ہو جاتا ہے) باقی بہتر درجے رفع درجات کا سبب ہوتے ہیں۔ (226)

(4) گھر کے افراد نیز مہمانوں کے ساتھ (چاہے وہ اپنے خاندان کے ہوں یا شوہر کے) اچھا سلوک کرنا

ایک حدیث میں ہے؛

مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، آدمیوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ جل شانہ کے نزدیک وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔(227)

● دوسروں کے کام آنے کی شکلیں

{دینے کی مختلف شکلیں}

نمبر شمار	دینے کی مختلف شکلیں	نمبر شمار	دینے کی مختلف شکلیں
1	اپنے کمرے کی کھڑکی میں یا چھت پر پرندوں کے لیے پانی یا دانہ رکھیے۔	2	اپنی مسجد میں کچھ کرسیاں رکھ دیجیے، جس پر لوگ بیٹھ کر نماز پڑھیں۔
3	سردیوں میں جرابیں/ مفلر/ ٹوپی گلی کے جمعدار یا ملازم کو تحفہ کر دیجیے۔	4	گرمی میں سڑک پر کام کرنے والوں کو پانی لیکر دیجیے۔
5	اپنی مسجد یا کسی اجتماع میں پانی پلانے کا انتظام کیجیے۔	6	ایک قرآن مجید لیکر کسی کو دیدیجیے یا مسجد میں رکھئے۔
7	کسی معذور کو پہیوں والی کرسی لے دیجیے۔	8	باقی کی ریزگاری ملازم کو واپس کر دیجیے۔
9	اپنی پانی کی بوتل کا بچا ہوا پانی کسی پودے کو لگا دیجیے۔	10	کسی غم زدہ کے لیے مسرت کا سبب بنیے۔
11	لوگوں سے مسکرا کر پیش آئے اور اچھی بات کیجیے۔	12	کھانے پارسل کراتے ہوئے ایک زیادہ لے لیجیے کسی کو صدقہ کرنے کے لیے۔
13	ہوٹل میں بچا کھانا پیک کرا کر باہر بیٹھے کسی مسکین کو دیجیے۔	14	گلی محلے کے مریض کی عیادت کو جانا اپنے آپ لازم کر لیجیے۔
15	ہسپتال جائیں تو ساتھ والے مریض کے لیے بھی کچھ لے کر جائیں۔	16	حیثیت ہے تو مناسب جگہ پر پانی کا کولر لگوائیں۔
17	حیثیت ہے تو سایہ دار جگہ یا درخت کا انتظام کرا دیجیے۔	18	آن لائن اکاؤنٹ ہے تو کچھ پیسے رفاعی اکاؤنٹ میں بھی ڈالیے
19	زندوں پر خرچ کیجیے مردوں کے ایصال ثواب کے لیے۔	20	اپنے محلے کی مسجد کے کولر کا فلٹر تبدیل کرا دیجیے۔
21	گلی اندھیری ہے تو ایک بلب روشن رکھ چھوڑ دیجیے۔	22	مسجد کی ٹوپیاں گھر لا کر دھو کر واپس رکھ آیئے۔
23	مسجدوں کے گندے حمام سودوسو دے کر کسی سے دھلوا دیجیے۔	24	گھریلو ملازمین سے شفقت کیجیے، ان کے تن اور سر ڈھانپیے۔
25	جب اپنے بچے کے لیے کتابیں، کاپیاں خریدیں تو کم از کم ایک غریب بچے کو بھی اپنا بچہ سمجھ کر کتابیں خرید دیں		

{صدقہ احادیث کی روشنی میں}

نمبر شمار	صدقہ احادیث کی روشنی میں	نمبر شمار	صدقہ احادیث کی روشنی میں
1	برائی سے روکنا صدقہ ہے۔(228)	2	نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔(229)
3	لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔(230)	4	سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔(231)
5	الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔(232)	6	اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔(233)

7	استغفر اللہ کہنا صدقہ ہے۔(234)	8	راستے سے پتھر کانٹا اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے۔(235)
9	اپنے ڈول سے کسی بھائی کو پانی دینا صدقہ ہے۔(236)	10	بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔(237)
11	اندھے کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔(238)	12	بہرے سے تیز آواز میں بات کرنا صدقہ ہے۔(239)
13	گونگے کو اس طرح بتانا کہ وہ سمجھ سکے صدقہ ہے۔(240)	14	کمزور آدمی کی مدد کرنا صدقہ ہے۔(241)
15	مدد کے لیے پکارنے والے کی دوڑ کر مدد کرنا صدقہ ہے۔(242)	16	ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔(243)
17	دو لوگوں کے بیچ انصاف کرنا صدقہ ہے۔(244)	18	کسی آدمی کو سواری پر بٹھانا یا اس کا سامان اٹھا کر سواری پر رکھوانا صدقہ ہے۔(245)
19	دوسرے کو نقصان پہنچانے سے بچانا صدقہ ہے۔ (246)	20	نماز کے لیے چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے۔ (247)
21	راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔(248)	22	خود کھانا صدقہ ہے۔(249)
23	اپنے بیٹے کو کھلانا صدقہ ہے۔(250)	24	اپنی بیوی کو کھلانا صدقہ ہے۔(251)
25	اپنے خادم کو کھلانا صدقہ ہے۔(252)	26	کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرنا صدقہ ہے۔(253)
27	اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا صدقہ ہے۔(254)	28	پانی کا ایک گھونٹ پلانا صدقہ ہے۔(255)
29	اپنے بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے۔(256)	30	ملنے والے کو سلام کرنا صدقہ ہے۔(257)
31	آپس میں صلح کروانا صدقہ ہے۔(258)	32	تمہارے درخت یا فصل سے جو کچھ کھائے وہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔ (259)
33	بھوکے کو کھانا کھلانا صدقہ ہے۔(260)	34	پانی پلانا صدقہ ہے۔(261)
35	دو مرتبہ قرض دینا ایک مرتبہ صدقہ دینے کے بعد برابر ہے۔(262)	36	کسی آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا لینا صدقہ ہے۔ (263)
37	گمراہی کی سرزمین پر کسی کو ہدایت دینا صدقہ ہے۔(264)	38	ضرورت مند کے کام آنا صدقہ ہے۔(265)
39	علم سیکھ کر مسلمان بھائی کو سکھانا صدقہ ہے۔(266)		

(5) شوہر کی ضرورتوں کا احساس اور خیال رکھیں قبل از وقت اہتمام کریں

1) بروقت کھانے پینے کا خیال رکھیں، خاص طور سے بیماری، پریشانی میں

چنانچہ ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیا کرتی تھیں۔ حضرت خدیجہ ؓ قریش کی بہت معزز خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ مال اور دولت کے لحاظ سے بھی مشہور تھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔(267)

حضرت ایوبؑ کی بیوی کا نام رحمت ہے جب حضرت ایوبؑ کا تمام بدن زخمی ہوگیا اور سب نے پاس جانا چھوڑ دیا، یہ بی بی اس وقت خدمت گزاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اٹھاتیں، ایک باران کو آنے میں دیر ہوگئی تھی، حضرت ایوبؑ نے غصہ میں قسم کھائی، اچھا ہوجاؤں تو ان کو سو لکڑیاں ماروں گا جب آپ کو صحت ہوگئی تو اپنی قسم پورا کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو لو، جس میں سو تنکے ہوں اور ایک دفعہ مارو۔**(268)**

فائدہ: کیسی صابرہ بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں ان کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہوگیا تھا وہ اس کو بھی سہتی تھیں اس خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے ان کو لکڑیوں سے بچوالیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالی نے حکم کو کیسا آسان کر دیا، اب یہ مسئلہ نہیں ہے کہ اس طرح اگر کوئی قسم کھائے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی، بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا، بیبیو خاوند کی تابعداری اور اس نازک مزاجی کو خوب سہار لیا کرو، تم بھی ایسی پیاری بن جاؤ گی۔**(269)**

2) لباس، پہننے اوڑھنے، صفائی ستھرائی کی اشیاء اور دیگر جسمانی ضروریات کا خیال کریں

مولانا سید سلیمان ندویؒ سیرت عائشہ میں فرماتے ہیں:

> گھر میں اگرچہ خادمہ موجود تھی، لیکن حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کا کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں، جو خود پیستی تھیں، آٹا خود گوندھتی تھیں، کھانا خود پکاتی تھیں، بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں، وضو کا پانی خود لاکر رکھتی تھیں۔**(270)**
>
> آپ ﷺ قربانی کے لیے جو اونٹ بھیجتے تھے اس کے لیے خود قلادہ بٹتی تھیں۔
>
> آپ ﷺ کے سر میں اپنے ہاتھ سے کنگھا کرتی تھیں، جسم مبارک پر عطر مل دیتی تھیں، آپ ﷺ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھویا کرتی تھیں۔ سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتی تھیں، مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں۔
>
> گھر میں کوئی مہمان آتا تو مہمان کی خدمت انجام دیتی تھیں، چنانچہ حضرت قیس غفاریؓ جو صفہ والوں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا: چلو عائشہ کے گھر چلو جب حجرہ میں پہنچے تو فرمایا: عائشہ ہم لوگوں کو کھانا کھلاؤ، وہ پکا ہوا کھانا لائیں، آپ ﷺ نے کھانے کی کوئی اور چیز مانگی تو چھوہارے کا حریرہ پیش کیا، پھر پینے کی چیز مانگی تو ایک بڑے پیالے میں دودھ حاضر کیا، اس کے بعد ایک اور چھوٹے پیالے میں پانی لائیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

طیبت رسول اللہ ﷺ لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یفیض باطیب ما وجدت

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا (یعنی احرام کی نیت کرنے سے پہلے پہلے) اور جب حج کے ارکان سے فارغ ہوئے تو طواف زیارت سے پہلے پہلے جو بہتر سے بہتر خوش بو میرے پاس تھی وہ میں نے لگا دی۔ (271)

3) ذہنی سکون اور راحت کا شوہر کے مزاج کا خصوصی خیال کرنا چیخ و پکار شور شرابے سے بہت زیادہ بچنا۔

وعن كريمة بنت همام أن امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء فقالت لا بأس ولكني أكرهه كان حبيبي يكره ريحه

اور حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے (سر کے بالوں پر) مہندی کا خضاب کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگرچہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتی کیونکہ میرے محبوب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بو کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ (272)

- حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی مزاج شناس تھیں کہ انتقال کے وقت کا واقعہ ہے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ مسواک لیکر داخل ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے اس پر حضرت عائشہؓ سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسواک کی حاجت ہے انہوں نے وہ مسواک لیکر اپنے منہ سے اس کو چبا کر نرم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا۔ (273)

4) دینی کاموں میں شوہر کی موافقت کر کے حوصلہ دلا کر اچھی رائے مشورہ دیکر معاون بنیں

(1) بیوی کو چاہئے کہ خاوند کو پریشانی کے وقت تسلی دیا کرے۔ یہ ازواج مطہرات صحابیات کی سنت ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی وحی کے بعد زملونی زملونی کہتے ہوئے گھر تشریف لائے تھے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے ان کو تسلی دی تھی۔ بلکہ آپ فرماتے تھے کہ خشیت علی نفسی مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کلا ہرگز نہیں۔ انک لتصل الرحم آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ وتحمل الکل اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ تکسب المعدوم اور آپ تو جن کے پاس نہیں ان کو کما کر دینے والے ہیں۔ وتکری الضیف مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔ جب آپ میں اتنے اچھے اخلاق ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضایع نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ اہلیہ کی ان باتوں سے اللہ کے محبوب کو تسلی مل گئی تھی۔ خاوند کبھی کاروبار سے یا کسی اور بات سے پریشان ہو تو عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر آئے تو تسلی کے بول بولے۔ یہ نہ ہو کہ اس کی پریشانی کو اور بڑھانے کے لیے پہلے سے تیار ہو۔ (274)

(2) صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو سر منڈ والو اور قربانی پیش کرو، راوی کہتا ہے اللہ کی قسم کوئی شخص بھی ان میں سے نہ اٹھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا: جب ان میں سے کوئی نہیں اٹھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ام سلمہؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ سب پورا واقعہ بیان کیا، جو لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا تھا، ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات چاہتے ہیں، تو اچھا ذرا آپ باہر تشریف لیجائیے اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کیجئے، یہاں تک کہ آپ اپنے قربانی کے جانوروں کی قربانی کر دیجئے

اور سر مونڈنے والے کو بلائیے تا کہ وہ آپ کے سر کے بال صاف کردے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کچھ پورا کرلیا، یعنی قربانی کے جانور قربان کردیئے اور اپنا سر بھی مونڈ والیا، صحابہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھے اور انہوں نے قربانی کی، ایک نے دوسرے کا سر مونڈ دیا، اژدہام کی وجہ سے عین ممکن تھا کہ ایک دوسرے کو مار ڈالے۔(275)

(3) ایک موقع پر سفیان بن حارث جو آپ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ایک اور صحابی جو آپ کے پھپھی زاد بھائی تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ان دونوں کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی تکلیفیں پہنچیں تھیں جب آپ کو معلوم ہوا وہ دونوں آپ کے پاس آئے ہیں تو دل نہ چاہا باہر نکلیں بوجھ ہوا بشری تقاضے کی وجہ سے تو ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ تو بھلائی کا سلوک کرنے والے ہیں ایک تو آپ کے چچا زاد بھائی ہیں ایک پھپھی زاد بھائی ہیں آپ درگزر کا معاملہ فرمائیں۔

(4) ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ایک بیوی ہے جب میں اس کے پاس جاتا ہوں تو مجھ سے کہتی ہے میرے سردار اور میرے گھر کے سردار تم کو مبارک ہو اور جب وہ مجھے غمزدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے: کیا تمہیں دنیا نے غم واندوہ میں مبتلا کر رکھا ہے، آخرت کا معاملہ ہی تمہارے لیے بہت بھاری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے یہ بتادینا کہ وہ اللہ کیلئے کام کرنے والوں میں سے ایک ہے اور اس کیلئے مجاہد کا آدھا ثواب ہے۔(276)

(5) حضرت مولانا ابوالحسن ندویؒ کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں: اگر اللہ نے تمہیں کچھ بھی لیاقت دی ہے تو ان کے غم غلط کرو، مصیبت بٹاؤ، لگی بجھاؤ، آرام دو، تکلیف میں شریک ہو، انہیں فکر مند دیکھو تو کوشش کرو کہ یہ پریشانی دور ہوجائے، اگر قرض دار ہوجائیں تو تم اپنی دست کاری ومحنت سے سبکدوش کردو یا تمہارے پاس نقد ہو تو ہاتھ میں رکھ دو، یا زیور اتار کردے دو کہ یہ ادائے قرض کیلئے ہے، اگرچہ وہ تمہارے میکہ کا کیوں نہ ہو، تم بلا تکلف اتار دو اور کچھ خیال نہ کرو، لیکن ان پر اپنا احسان نہ رکھو، یہ نہ سمجھو کہ ہم نے ایسا کیا ہے ورنہ سب کیا کرایا بیکار رہے۔(277)

(6) ام حکیمؓ بڑی بہادر دل عورتوں میں سے تھیں اسلام لانے سے پہلے اپنے شوہر کے ساتھ احد کی لڑائی میں کافروں کی طرف سے شریک ہوئیں۔

فتح مکہ کے وقت اللہ تعالی نے اسلام کی سچائی دل میں ڈال دی، اپنی فطری صلاحیت کی بنا پر اسلام قبول کرنے میں بہت جلدی کی اور مسلمان ہوگئیں، مگر خاوند عکرمہ نے بات نہ مانی اور جان بچا کر یمن بھاگ گئے اور اسلام نہ لائے، چوں کہ ان کو شوہر سے بہت زیادہ محبت تھی (جیسا کہ ایک وفادار بیوی کو اپنے شوہر سے ہونا چاہئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے اپنے شوہر کے لیے امن چاہا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن دے دیا۔

چنانچہ یہ اپنے خاوند کو جہنم کی آگ سے بچانے اور ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی اور ذلت سے بچانے کیلئے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے یمن

پہنچ گئیں، ان کو ساحل سمندر پر پایا، جب وہ کشتی میں سفر کیلئے تیار ہو چکے تھے، ان کو آواز دے کر روکا اور عجیب محبت بھرے الفاظ میں ان کو مخاطب کر کے دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس عورت کا حکیمانہ انداز دیکھئے سب سے پہلے ان کو اپنے خونی رشتے سے مخاطب کر کے اپنے قریب کیا اور کہا: (یا ابن عم) اے میرے چچا کے بیٹے (اور یہ فطری عمل ہے کہ کونی رشتے کی پکار محبت کے مردہ جذبات میں نئی روح ڈال کر ان کو زندہ کر دیتی ہے اور انسان مجبور ہو کر اپنے محبوب کی بات مان لیتا ہے) جئتک من عند افضل الناس وابر الناس وخیر الناس میں آپ کے پاس ایک ایسے آدمی کی طرف سے آئی ہوں جو سب لوگوں سے افضل ہیں، لوگوں میں سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ اچھائیوں اور بھلائیوں کے مالک ہیں۔

اس لیے آپ اپنے آپ کو ہلاک نہ کیجئے میرے ساتھ چل کر ایمان لے آیئے اور میں نے آپ کے لیے ان سے امن چاہا ہے اور انہوں نے آپ کو امن بھی دے دیا ہے۔ تو ان کے شوہر نے تعجب سے پوچھا: انت کلمته (278) کیا تم نے ان سے بات کر لی؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے ان سے بات کر لی ہے اور انہوں نے آپ کو امان دے دیا ہے، تو یہ واپس لوٹے اور اسلام قبول کیا اور پھر اسلام پھیلانے میں جان توڑ (خوب) کوشش کی، نہایت جوش وخروش سے جنگوں میں شرکت کی اور بری بہادری اور جان بازی سے اسلام کے لیے لڑے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جب رومیوں سے جنگ چھڑی تو حضرت ام حکیم اپنے شوہر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کے کنارے بستی یرموک گئیں اور وہاں ان کے شوہر شہید ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(7) حضرت پیر ذوالفقار احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں ایک خاتون گزری ہیں جن کو حاتم طائی کی بیوی کہا جاتا تھا۔ نیک، دین دار اور مال دار خاوند کی بیوی تھیں۔ ان کا گھر جس بستی میں تھا اس کے قریب سے ایک عام سڑک گزر رہی تھی۔ دیہاتوں کے لوگ اپنی بستیوں سے چل کر اس سڑک تک آتے اور بسوں کے ذریعے پھر شہروں میں جاتے، کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا کہ وہ جب پہنچتے تو بس کا آخری وقت ختم ہو چکا ہوتا، رات گہری ہو چکی ہوتی، اب ان مسافروں کو بس نہ ملنے کی وجہ سے انتظار میں بیٹھنا پڑتا اور بیٹھنے کے لیے کوئی خاص جگہ بھی نہیں بنی ہوئی تھی۔ اس نیک عورت نے جس کا خاوند خوش حال تھا، اپنے خاوند کو یہ تجویز پیش کی کہ کیوں نہ ہم مسافروں کے لیے ایک چھوٹا سا مسافر خانہ بنا دیں، تاکہ وقت بے وقت لوگ اگر آئیں اور ان کو سواری نہ ملے تو وہ لوگ ایک کونہ میں بیٹھ کر وقت گزار لیں۔ خاوند نے مسافر خانہ بنوا دیا، لوگوں کے لیے بڑی آسانی ہو گئی، جب بھی لوگ آتے تو اس کمرے میں بیٹھ کر تھوڑی دیر انتظار کر لیتے۔

پھر اس نیک عورت کو خیال آیا کیوں نہ ان مسافروں کے لیے چائے پانی کا تھوڑا سا انتظام ہی ہو جائے، چنانچہ اس کو جو جیب خرچ ملتا تھا، اس نے اس میں سے مسافروں کے لیے چائے پانی کا انتظام کر دیا۔ اب مسافر اور خوش ہو گئے اور اس عورت کو اور زیادہ دعائیں دینے لگے۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں میں یہ بات پسند کی جانے لگی کہ اللہ کی نیک بندی نے لوگوں کی

تکلیف کو دور کر دیا۔حتی کہ اس عورت کو اور چاہت ہوئی، اس نے اپنے خاوند کو کہا: اللہ تعالی نے ہمیں بہت کچھ دیا ہوا ہے، اگر ہم کھانے کے وقت میں ان مسافرون کو کھانا بھی کھلا دیا کریں تو اس میں کون سی بڑی بات ہے، اللہ کے دیے ہوئے میں سے ہی لگائیں گے چنانچہ خاوند مان گیا۔نیک بیویاں اپنے خاوندوں سے نیکی کے کام کروایا کرتی ہیں۔(279)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 5:

قناعت کریں، شکر کریں

قناعت اور شکر گزاری کیوں ضروری ہے؟
ناشکری کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟
قناعت، شکر گزاری کے لیے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں؟
اپنی ضروریات، خواہشات کا مطالبہ کیسے کیا جائے؟

❑ قناعت اور شکر گزاری کیوں ضروری ہے؟

(1) قناعت اور شکر گزاری کا عورتوں کو خاص طور سے حکم ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں؛

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے ایاکن و کفر المنعمین تم لوگ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے دریافت کیا یارسول اللہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لعل احدا کن ان تطول ایمتها بین ابویها ،وتعنس فیرزقها الله عز وجل زوجا ،ویرزقها منه مالا ،وولدا فتغضب الغضبة فتقول: ما رایت منه یوما خیرا قط(280)

تم میں سے کوئی عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں طویل عرصہ تک بغیر نکاح ورشتہ کے بیٹھے رہے پھر اللہ تعالی اسے شوہر (کی نعمت) عطا کرے اور اس کے ذریعہ اسے مال اور اولاد دے پھر وہ اسی شوہر سے غصہ اور ناراض ہو کر یہ کہنے لگے ''میں نے تو کبھی شوہر کے اندر کوئی خیر و بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

ازدواجی رشتے میں بے جا فرمائشیں بالکل نہیں ہونی چاہئیں، اس سے دوریاں اور فاصلے بڑھتے ہیں۔ امام بخاری نے ''باب موعظة الرجل ابنةلحال زوجها'' حضرت عمرؓ نے جو اپنی بیٹی کو نصیحت کی اس کا ذکر کیا ہے جس میں اپنی بیٹی سے کہا ''لاتکثریه'' شوہر سے فرمائشیں کرتی نہ رہا کرو۔ **(281)**

(2) ایسی خوبی والیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کی ترغیب دی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیکم بالابکار فانھنّ اعذب افواھا وانتق ارحاما وارضی بالیسیر (282)

کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ وہ شیریں دہن (یعنی لب شیریں یا شیریں گفتار کی حامل) ہوتی ہیں اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہوجاتی ہیں۔

(3) قناعت اور شکر گزاری سے محبتیں ملتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا؛

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَ كُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ (283)

اے ابو ہریرہؓ! تو پرہیز گاری کر سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا۔

قرآن کریم میں ہے؛

"وان تشکروا یرضه لکم" (زمر: 7)

اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔

قناعت اور شکر گزاری وہ خوبی ہے جس سے اللہ تعالی بھی خوش ہوتے ہیں اور شوہر بھی بہت زیادہ راضی رہتے ہیں۔

(4) ناشکری، ناقدری، احسان فراموشی اللہ کی نظر رحمت سے محروم کردیتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لا ینظر اللہ" الی امرأۃ لا تشکر لزوجھا وھی لا تستغنی عنه (284)

اللہ تعالی اس عورت کی جانب نظر رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو (یعنی ناشکری کرتی ہو) حالانکہ وہ شوہر سے مستغنی نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں ہے:

انی ابغض المرأۃ تخرج من بیتھا تجر ذیلھا تشکو زوجھا (285)

اس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے اور اپنے شوہر کے شکوے شکایتیں کرتی ہو۔

(5) ناشکری کی سزا جہنم ہے

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

ارأیت النار ،فلم ار منظرا کالیوم قط افظع ،ورأیت اکثر اھلھا النساء

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مجھے آگ دکھائی گئی میں نے کبھی آج جیسا خوفناک منظر نہیں دیکھا اور میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، حضرات صحابہ کرام کہنے لگے یا رسول اللہ کیوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکفرھن اپنے کفر کی وجہ سے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: کیا وہ اللہ تعالی کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان شوہر کی ناشکری اور احسان کی ناقدری کرتی ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لو احسنت الی احداھن الدھر کله، ثم رات منک شیئا، قالت: ما رأیت منک خیرا قط اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو پھر وہ کبھی تم سے کوئی (ناگوار) چیز دیکھ لے تو یہ کہتی ہے کہ میں نے تو ساری زندگی تم سے کوئی خیر ہی نہیں دیکھی۔(286)

ایک روایت میں ہے؛

حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يا معشر النساء! إنكن أكثر حطب جهنم، اے عورتوں کی جماعت! تمہاری اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے میں عورتوں سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی، اس لیے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لأنكن إذا أعطيتن لم تشكرن، وإذا ابتليتين لم تصبرن، وإذا أمسك عنكن شكوتن، تمہیں جب عطا کر دیا جاتا ہے اس پر شکر نہیں کرتی ہو، جب تمہیں (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جاتا ہے تم صبر نہیں کرتی ہو جب تمہیں عطا کرنا بند کر دیا جاتا ہے شکایت کرنے لگتی ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وإياكن و كفر المنعمين! اور تم نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو

میں نے کہا یا رسول اللہ احسان کرنے والے کی ناشکری سے بچنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: المرأة تكون عند الرجل وقد ولدت له الولدين والثلاثة فتقول: ما رأيت منك خيرا قط.
چنانچہ کوئی عورت اپنے شوہر کے پاس دو تین بچے جنم دے لیتی ہے لیکن پھر بھی کہتی ہے، میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔(287)

(6) ناشکری ناقدری طلاق کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے

- **تمہیں دنیا چاہئے تو طلاق لے لو:** ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ زیادہ خرچہ ملنے کی درخواست کی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیویاں تھیں۔ (1) عائشہ بنت ابوبکر صدیق۔ (2) حفصہ بنت عمر۔ (3) ام حبیبہ بنت ابی سفیان۔ (4) ام سلمہ بنت ابی امیہ۔ (5) سودہ بنت زمعہ۔ (6) زینب بنت جحش۔ (7) میمونہ بنت

حارث ۔(8) صفیہ بنت حی بن اخطب ۔(9) جویریہ بنت حارث ۔رسول اللہ ﷺ کو ان کا یہ مطالبہ اچھا نہ لگا (بڑوں کی بڑی باتیں ہیں، وہ سید الاولین والآخری نبی ﷺ کی بیویاں تھیں انہیں آپ کے ساتھ صبر و شکر کے ساتھ رہنا چاہیے تھا اور بعض مرتبہ جو فاقہ کی نوبت آجاتی تھی اس کو درجات کی بلندی کے لیے برداشت کرنا چاہیے تھا اور خرچہ کا سوال زبان پر نہیں لانا چاہیے تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے خرچہ کا سوال کیا تو آپ نے قسم کھالی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا، حضرات صحابہ میں یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، اس پر حضرت عمر فاروق (رض) نے فرمایا کہ میں اس کی خبر لاتا ہوں، انہوں نے خدمت عالی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ وہاں مسلمان موجود ہیں اور یوں کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے فرمایا میں نے طلاق نہیں دی، عرض کیا تو کیا میں مسلمانوں کو یہ بات بتادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو بتادو! حضرت عمر (رض) نے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پکار کر اعلان کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی۔
جب انتیس دن گزر گئے تو آیت تخییر یعنی (یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ) (آخر تک) نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ تم دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں دنیا کا سامان دے دیتا ہوں اور ساتھ ہی تمہیں خوبصورتی کے ساتھ چھوڑ دوں گا یعنی اپنے نکاح میں نہیں رکھوں گا اور اگر تم اللہ کو اور اس کے رسول کو چاہتی ہو اور آخرت کی طلبگار رہو تو تم سمجھ لو کہ اللہ نے نیک کام کرنے والی عورتوں کے لیے اجر عظیم تیار فرمایا ہے، یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ زندگی گزارتی رہو، اچھے اعمال کرتی رہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا (اس صورت میں رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا کوئی مسئلہ نہیں) جب آیت تخییر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے آیت شریفہ کے مضمون کے مطابق اپنی بیویوں کو اختیار دے دیا کہ اگر چاہو تو دنیا کا سامان لے لو اور ساتھ ہی یہ سمجھ لو کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور اگر چاہو تو میرے ہی پاس رہو لیکن اس صورت میں مطلوبہ اخراجات کا کوئی وعدہ نہیں، ہاں یہ وعدہ ہے کہ نیک کام کرتی رہو گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم دیا جائے گا۔**(288)**

● **اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لو:** حضرت اسماعیلؑ کی شادی کے بعد حضرت ابراہیمؑ اپنے خاندان والوں کو تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچے، لیکن حضرت اسماعیلؑ کو گھر پر موجود نہ پایا تو ان کی بیوی سے ان کے بارے میں دریافت کیا۔

اب ان دونوں کا آپس میں مکالمہ پیش کیا جاتا ہے۔

خاتون خانہ: وہ ہمارے لیے شکار کرنے گئے ہیں، پھر حضرت ابراہیمؑ نے اس عورت سے ان کے گھریلو حالات کے بارے میں پوچھا۔

خاتون خانہ: نحن فی ضیق و شدہ ہم بہت تنگی اور بہت سخت حالت میں ہیں (اور اس نے ان سے خوب شکایت کی)

حضرت ابراہیمؑ: جب تمہارا شوہر آئے تو ان کو سلام کے بعد یہ کہہ دینا کہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لے، (ان کی مراد تھی کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے)

حضرت اسماعیلؑ نے گھر آنے کے بعد پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟

خاتون خانہ: جی ہاں اس اس شکل کے ایک بڑے میاں آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتا دیا۔

پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری زندگی کیسی گزر رہی ہے؟ تو میں نے انہیں بتا دیا:

نحن فی ضیق و شدہ ہم بہت تنگی اور بہت سخت حالت میں ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ: کیا انہوں نے کوئی پیغام چھوڑا ہے؟

خاتون خانہ: جی ہاں انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو ان کا سلام پہنچا کر ان کا یہ پیغام آپ کو دے دوں کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لیں۔

حضرت اسماعیلؑ وہ بزرگ تو میرے والد ماجد تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں چھوڑ دوں، لہذا تم اپنے گھر چلی جاو اور یہ کہہ کر انہوں نے اس عورت کو طلاق دے دی، پھر قوم کی ایک اور لڑکی سے حضرت اسماعیلؑ نے شادی کر لی، حضرت ابراہیمؑ ان کے پاس کافی دنوں تک نہیں آئے، پھر جب کچھ عرصے بعد ان کے گھر آئے تو وہاں حضرت اسماعیلؑ کو موجود نہ پایا، ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا۔

حضرت ابراہیمؑ اسماعیل کہاں ہے؟ اور تمہاری زندگی کیسے گزر رہی ہے؟

خاتون خانہ: **نحن بخیر و سعة** (وہ ہمارے لیے شکار کی تلاش میں گئے ہیں) اور ہم خیریت سے ہیں (اور) اللہ تعالی نے ہمیں کشادگی دے رکھی ہے۔

آپ ہمارے مہمان بنیے کھانا کھائیے۔

حضرت ابراہیمؑ: تمہارا کھانا پینا کیا ہے؟

خاتون خانہ: ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ: اے اللہ ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابراہیمؑ: جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا اسلام کہہ دینا اور ان کو یہ بھی کہہ دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ کو مضبوط رکھیں۔

حضرت اسماعیلؑ نے گھر آنے کے بعد پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی صاحب آئے تھا؟

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خاتون خانہ: جی ہاں ہمارے پاس نہایت اچھی صورت والے ایک بزرگ آئے تھے (اور بیوی نے ان کی خوب تعریف کی) اورانہوں نے ہمارے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتادیا۔ انا بخیر کہ ہم خیریت سے ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ: کیا انہوں نے کوئی پیغام دیا تھا؟

خاتون خانہ: جی ہاں آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور حکم دے رہے تھے کہ آپ اپنے گھر کی چوکھٹ کو مضبوط رکھیں۔

حضرت اسماعیلؑ وہ بزرگ تو میرے والد ماجد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں نکاح میں برقرار رکھوں۔(289)

● فائدہ: دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا، ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کردیا اور صبرو شکر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا، بیبیو کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو، صبر وشکر سے رہنا۔(290)

● ابو آپ کے داماد نے مجھے فارغ کردیا: پچھلے سال کی بات ہے کہ ایک دوست شاپنگ کررہے تھے۔ ان کی بیٹی کا فون آیا کہ ابو آپ کے داماد نے مجھے فارغ کردیا ہے۔ علیحدگی دے دی ہے۔ فوراً آئیں اور مجھے لے جائیں۔

بیٹی کی یہ بات سن کر وہ دوست بائیک دوڑاتا گھر کو واپس چلا۔۔ ان ہی سوچوں میں گم ہوگا۔ راستے میں چلتی بائیک پر ہارٹ اٹیک ہوا، بائیک فٹ پاتھ سے ٹکرائی اور وہیں سڑک پر جان دے دی۔

بظاہر یہ بات اتنی سی ہے کہ ہارٹ اٹیک ہوا اور بندہ فوت ہوگیا، وقت مقرر تھا، لیکن نہیں، میں نہیں مانتا۔

کوئی بات تو تھی جو ایک اچھے بھلے صحت مند آدمی کی اچانک موت کا باعث بنی۔

اس میں کہیں نہ کہیں تو انسانی غلطی نے بھی اپنا حصہ ڈالا ہوگا۔

علیحدگی کے کچھ دن بعد میں بچی سے ملا اور پوچھا کہ بی بی تین بچوں کیساتھ خاوند نے جو تمہیں چھوڑ دیا۔ کیا بات ہوئی تھی تمہارا کزن بھی تو تھا۔

اس بیٹی نے جو بھی وجہ بتائی وہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ الزامات کی ایک لمبی فہرست تھی لیکن وہ صاحبزادی مجھے کہیں بھی یہ نا بتا سکی کہ معاملات کی بہتری کیلئے خود اس نے کیا کیا۔

ایک بات میں نے بطور خاص نوٹ کی کہ محترمہ کے ہاتھ میں ڈیڑھ لاکھ والا آئی فون تھا۔

مرحوم دوست میرے رشتے دار بھی تھے۔ ان کا سابقہ داماد اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ایک محترم ادارے میں سکول ٹیچر ہے۔ چند دن بعد میں بطور خاص اس سے ملنے گیا۔ پوچھا کہ جوان تم جو اتنی انتہا پر پہنچے اپنے بچے تک چھوڑ دیے۔ کیا تمہیں بچے پیارے نا تھے، ہوا کیا تھا۔

کس بات نے تمہیں اتنا مجبو کیا وہ بولا کہ سر میری دو سالیاں ہیں، دونوں کی انتہائی امیر گھرانوں میں بیاہی ہوئی، کوٹھیوں، کاروں اور نوکر چاکروں والی ہیں۔ جب بھی میری بیوی اپنی بہنوں سے مل کر آتی۔ میرے گھر جھگڑا شروع ہو جاتا، مجھے بات بات پر غریبی کے طعنے ملتے میں چالیس ہزار ماہانہ کا ملازم ہوں جتنا کر سکتا تھا انتہائی حد تک کیا لیکن اب بات برداشت سے باہر تھی۔

اس نے مزید کہا کہ مجھے اپنی بیوی بہت پیاری تھی میرے پاس تین ہزار والا موبائل ہے۔ بیگم کو میں نے آئی فون لیکر دیا۔ پھر کار کا مطالبہ ہوا بنک لون سے کار لیکر دی پرانا فریج بیچ کر قسطوں پر فل سائز نیا فریج لیا۔

پھر اے سی کا کہا گیا اے سی لیکر دیا اس سب کے باوجود طعنے ہی طعنے۔ میں اپنی نظر میں ہی حقیر بن چکا تھا۔

علیحدگی والے ماہ بجلی کا بل تیس ہزار آ گیا چالیس ہزار کل تنخواہ میں سے میں کیا کرتا۔ دس ہزار تو صرف ماہانہ دودھ کا بل بنتا تھا۔

اوپر سے بیگم کی فضول کی باتیں میں پہلے ہی بیگم کی پچھلی لامحدود خواہشات سے تنگ تھا۔

بالکل ناک میں دم آ چکا تھا فوری جھگڑا اس بل پر ہوا۔ اور بات اس انتہا تک پہنچی۔

یہ بات کرتے کرتے وہ رو پڑا ساری بات سن کر میں نے اپنا سر جھکایا۔ اور گھر واپس آ گیا۔

اللہ کا شکر ادا کیا کہ میں نے اپنی بیٹیوں اور اپنے بیٹوں کو کم از کم خواہشات کیساتھ زندہ رہنا بتایا۔

اس وقت وہ علیحدگی یافتہ بیٹی اپنے شادی شدہ بھائی کے تین منزلہ مکان کے اوپر والے ایک کمرے میں رہ رہی ہے۔

جب بجلی بند ہو تو اس کمرے میں بندہ ایسے ہو جاتا جیسے بھٹی میں دانے بھنتے ہیں۔ نا اوپر واش روم ہے نا کچن۔ بچے نیچے جائیں تو ان کی ممانی تھپڑ لگا کر اوپر واپس بھگا دیتی ہے۔

گوری چٹی اور سرخ وسفید چھبیس سالہ لڑکی صرف ایک سال میں پچاس سال کی اماں نظر آتی ہے۔ سنا ہے کسی پرائیویٹ اسکول میں دس بارہ ہزار کی نوکری بھی شروع کر دی ہے۔

اللہ کریم ناشکری سے بچائے اور ہم تمام کو ہر وقت شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❑ ناشکری کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟

(1) دینی تعلیم اور تربیت کا فقدان

● علم دین وہ روشنی ہے جس کی ضیا میں انسان کو چلنے کا راستہ ملتا ہے، صحیح غلط کی پہچان ہوتی ہے، کھرا کھوٹا سمجھ آتا ہے، نفع وضرر کا ادراک ہوتا ہے اللہ تعالی کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے طریقے سمجھ آتے ہیں جس کی برکت سے اس کے قدم اچھے کاموں کی جانب اٹھتے اور بڑھتے چلے جاتے ہین، لیکن جب یہ روشنی ہی انسان کے پاس نہ ہو تو زندگی میں اس کے اندر کئی

قسم کی اخلاقی اور عملی برائیاں پیدا ہونے لگ جاتی ہیں۔شکر نعمت کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے، جب انسان کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا ہر حال میں شکر ادا کرنا چاہئے اور کسی حال میں اپنے پیدا کرنے والے کی ناشکری کر کے دنیا و آخرت کا نقصان سر پر نہیں لینا چاہئے تو وہ کیسے اور کیونکر شکر کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے، نتیجہ یہ کہ ذرا سی آزمائش اور معمولی سی تکلیف پر بھی اس کے منہ سے ناشکری کے کلمات نکلنے لگ جاتے ہیں۔

- اللہ تعالی کی نعمتوں کی قدردانی اور اس کا شکر ادا کرنا یہ مومن کا انتہائی بہترین اور عمدہ وصف ہے جس کو پیدا کرنے میں ماں باپ، سرپرست اور اساتذہ کی صحیح تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے، لیکن یہ حقیقت واضح اور عیاں ہے کہ آج اس تربیت کی جانب توجہ کم بلکہ کسی حد تک ناپید ہوتی جارہی ہے، گھروں میں بھی اور تعلیمی درس گاہوں میں بھی تربیت پر توجہ فقدان ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا ایک عمومی مزاج شکوے اور شکایت کا بنتا چلا جارہا ہے جو یقینا قابل افسوس ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کے آگے بند باندھے جائیں۔اس کیلئے ماں باپ کے ساتھ ساتھ پڑھانے والے اساتذہ کو بھی اپنے بچوں اور شاگردوں میں اس جذبے کو پیدا کرنے اور اسے تسلسل کے ساتھ فروغ دینا چاہئے۔

(2) ڈراموں فلموں وغیرہ کو دیکھنا

- ٹی وی، دجالی میڈیا جو سارے فساد اور فتنوں کی جڑ ہے اس میں دکھائے جانے والے پروگرام، ڈرامے اور فلمیں وغیرہ سب ایسی ہوتی ہین کہ جن کو دیکھ کر انسان خود کو بھی ان کے جیسا بنانے کی اور ان کے اسٹیٹس اور رہن سہن کو اپنانے کی فکر میں لگ جاتا ہے جس کیلئے اس کی خواہشات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے جن کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے ناشکری اور ناقدری کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ تجارتی مقاصد کی خاطر مختلف اشیاء کو فروخت کرنے کیلئے ٹی وی میں کثرت سے چلنے والے جو اشتہارات چل رہے ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھ دیکھ کر دنیا کی حرص اور طمع پیدا ہوجاتی ہے جس کا نتیجہ ناشکری اور ناقدری کی صورت میں نکلتا ہے۔

(3) بازار اور شاپنگ سینٹر وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا

بازار شاپنگ مال اور مارکیٹوں میں کثرت سے آنا جانا اور گھومنا بھی ناشکری اور ناقدری کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، کیونکہ وہاں موجود دنیا جہاں کی خوبصورت اور مہنگی اشیاء، نیز نت نئی آنے والی نئی نئی ورائیٹیاں انسان کو دنیا کا حریص اور لالچی بنانے میں بڑا کردار ادا کرتی ہیں جس کی وجہ سے انسان اپنی حاصل شدہ نعمتوں کو بازار میں پائی جانے والی چیزوں کے ساتھ موازنہ کرتا ہے اور یہی چیز اسے ناشکری کی طرف لے جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ روئے زمین کی سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ بازار ہی قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

احب البلاد الی اللہ مساجدھا ،وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا ۔(291)

اللہ کے نزدیک شہروں میں سب سے زیادہ محبوب جگہ ان کی مساجد ہیں اور سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ ان کے بازار ہیں۔

(4) اپنے سے اوپر درجے کے لوگوں سے اپنا موازنہ، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

- ناشکری کا ایک بڑا سبب جو خود حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ انسان دنیا کے اعتبار سے اپنے سے اوپر درجہ کے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگے، کیونکہ اس سے دل میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے، دوسروں کی قیمتی اور اعلی چیزوں کو دیکھ کر اپنی چیزوں کی ناقدری پیدا ہونے لگتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ناشکرا بننے لگ جاتا ہے اس کی زبان پر ہر وقت شکوے اور شکایتوں کا انبار لگ جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل روایات میں اس کی صراحت موجود ہے:

حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں؛

انظروا الی من اسفل منکم ،ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فھو اجدر ان لا تزدروا نعمة اللہ(292)

دنیا (کے مال و اسباب کے اعتبار سے) اپنے سے کم تر کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تبارک وتعالی کی (عطا کردہ) نعمت کی بے قدری سے بچ جاوگے۔

- عورتیں جب عورتوں کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی اور ایک دوسرے کے گھر کثرت سے آنا جانا رکھتی ہیں تو ایک دوسرے کے ساز و سامان، زیورات، لباس و پوشاک اور اوڑھنے بچھونے کو دیکھ کر اپنی چیزوں کو کمتر اور حقیر سمجھنے لگتی ہیں اور اپنے شوہر کے بارے میں ناقدری اور ناشکری کا شکار ہونے لگ جاتی ہیں، اسی لیے عورتوں کا عورتوں سے بھی زیادہ ملنا جلنا کوئی اچھی چیز نہیں کیونکہ یہ بھی فتنوں اور برائیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے؛

لا خیر فی جماعه النساء الا عند میت فانھن اذا اجتمعن قلن و قلن(293)

عورتوں کے جمع ہونے میں سوائے میت کے کہیں بھی کوئی خیر نہیں، اس لیے جب وہ جمع ہوتی ہیں تو ہر طرح کی بات کرنے لگ جاتی ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں (صفحہ نمبر: 87)

(5) اپنے آپ اور اہل وعیال پر اخراجات میں بہت زیادہ وسعت کرنا

نویں صدی کے مشہور بزرگ علامہ عبدالوھاب ناشکری کا ایک سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
(ہم سے عہد لیا گیا ہے) کہ اپنے نفس پر اور اہل وعیال وخدام ومتعلقین پر (کھلانے پہنانے میں) زیادہ توسع نہ کیا کریں، بلکہ اس میں میانہ روی اختیار کریں تا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے اس ارشاد پر عمل ہو:
وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (فرقان:67)
اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔

پس جو شخص اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر ہمیشہ توسع کرتا ہے وہ نعمتوں کی بے وقعتی اور ناقدری کا دروازہ کھولتا ہے، کیونکہ جس گھر میں نعمت (وراحت) ستعمال زیادہ ہو اس کے رہنے والے نعمت کی بے وقعتی کرنے لگتے ہیں گو کچھ عرصے بعد ہی کریں اور وہ نعمت کع معمولی چیز سمجھنے لگتے ہیں اور اگر کبھی خدا تعالیٰ اپنی نعمت کو ان سے ہٹالیں تو وہ اپنے پروردگار سے ناخوش ہوجاتے ہیں، کیونکہ وہ نعمت (وراحت ہی) سے مانوس ہیں (کلفت اور تنگی کی ان کو برداشت نہیں)

سیدی علی خواصؒ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کا اپنے گھر میں روزانہ بکری اور مرغ کا گوشت پکوانا اور میٹھی چیزیں تیار کرانا اور اپنے اہل وعیال کے لیے جس چیز کو بھی ان کا دل چاہے خرید لانا نعمت کی بےقدری کا سبب ہے، کیونکہ جب وہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے تو بالضرور اس کو معمولی چیز سمجھیں گے اور اس کی قدر نہ کریں گے۔

پس اعتدال کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں پر اس طرح خرچ کیا کرے کہ گاہے وقعت کرے اور کبھی کمی کردے۔ یعنی جب اندیشہ ہو کہ گھر والے (تنگی کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ سے منقبض ہوجائیں گے تو اس وقت خرچ میں وسعت (وفراغت) کردے اور جب یہ اندیشہ ہو کہ یہ نعمت کی بے وقعتی کرنے لگیں گے اس وقت خرچ میں کمی کردے تا کہ آئندہ وہ لوگ نعمت کو تعظیم کے ساتھ لیں (اور اس کی وقعت وقدر کریں)

اور سہل بن عبداللہ تستریؒ اس وقت تک کھانا نہ کھاتے تھے جب تک ان کی آنتیں بھوک سے جلنے نہ لگتیں (تا کہ بھوک کے تقاضے کے وقت کھانے سے نعمت کی قدر ہوئی) اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ اپنی جسمانی طاقت اور عقم ومعرفت کے سات حصے کرتے تھے۔ جب تک چھ حصے (قوت) زائل نہ ہوجاتی اور ایک حصے سے زائد باقی نہ رہتا اس وقت تک کھانا نہ کھاتے تھے۔ مشائخ کا قول ہے کہ وہ اسی وجہ سے تمام صوفیہ پر حجت تھے۔

اور عزیز من خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو اس کے اہل وعیال واولاد اور دوستوں پر امین بنایا ہے اور امانت کا مقتضا یہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں اور اہل وعیال کو لذیذ کھانے بہت کھلا کر ان سے زوال نعمت کا اور آخرت میں ان کے درجات کم

کرنے کا سبب نہ بنیں اور جو ایسا کرے گا اس نے امانت میں خیانت کی اور اس کو برباد کر دیا (اور دیکھو) اللہ تعالی نے ایک قوم کو (قرآن کریم) اپنے اس ارشاد سے دھمکی دی ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۖ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ۔ (احقاف:20)

اور اس دن کو یاد کرو جب ان کافروں کو آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) تم نے اپنے حصے کی اچھی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں ختم کر ڈالیں۔ اور ان سے خوب مزہ لے لیا، لہٰذا آج تمہیں بدلے میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا تمہارے کرتوتوں کے سبب۔

اور جس بات پر اللہ تعالی نے دوزخیوں کو دھمکی ہے ہم کو اس سے بدرجہ اولی ضروری ہے (کیونکہ اللہ تعالی نے جن باتوں پر کفار کو دھمکی دی ہے یقیناً ان کو عذاب میں دخل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دنیا میں مزے اڑالینا اور لذت میں مشغول ہونا خدا کو پسند نہیں)۔

اور سمجھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیکر کہ "بدون بھوک کے کھانا نہ کھاؤ اور بدون پیاس کے پانی نہ پیو" نعمتوں کی بے قدری کا دروازہ بند کر دیا ہے، کیونکہ جو شخص بھوک اور پیاس کے تقاضے کے وقت کھاتا پیتا ہے اس کا بال بال نعمت کے استقبال کو دوڑتا ہے (تو اس وقت نعمت الٰہی کو پوری رغبت و وقعت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، اس وقت بے قدری اور بے وقعتی کا کوئی احتمال نہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ مدہ غذائیں ہی کھانا چاہے اس کو چاہیئے کہ بدون بھوک کے تقاضے کے نہ کھائے)

عزیز من دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو کیسے کیسے آداب کی تعلیم دی ہے جن پر عمل کرنے سے ہمارے اوپر نعمتیں ہمیشہ برستی رہیں (اور ان کو کبھی زوال نہ ہو) اور (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد میں کھانے، پینے کا ذکر بطور تمثیل کے ہے) تم ساری نعمتوں اور لذتوں کو کھانے پینے ہی پر قیاس کرو یعنی لباس کو بھی اور جماع کو بھی اور نیند کو بھی اور ان کے سوا جتنی بھی لذتیں ہیں (سب کو تقاضائے نفس کے بعد حاصل کرو یہ نہیں کہ جہاں ذرا جی چاہا اور فوراً لذت حاصل کر لی، بلکہ اول نفس کو روکو پھر جب کسی لباس کا سخت تقاضا ہو یا جماع کی سخت خواہش ہو جس کی برداشت نہ ہو سکے یا نیند کا سخت غلبہ ہو کہ حواس بے قابو ہو جائیں اس وقت ان لذتوں کو حاصل کرنا چاہیئے) **(294)**

❑ قناعت، شکرگزاری کیلئے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں؟

(1) سب سے اول کام تو یہ کرنا چاہیئے شوہر کا شوہر کی کسی چیز کا موازنہ اور تقابل دوسروں سے نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً ہر بات

میں دوسروں کی مثال دینا میری بہن کا شوہر تو ہر دوسرے دن گھمانے لے کر جاتا ہے یا میری دوست کا شوہر ساتھ مل کر شاپنگ کرواتا ہے، یا میرا بھائی تو بھابھی کے ساتھ مل کر گھر کے کام کرواتا ہے یا فلانی کا شوہر تو اس کی اتنی تعریف کرتا ہے، یہ سب نہیں کرنا چاہیے۔

اس بنیاد پر شکوے شکایتیں نہیں کرنا چاہئیں حیثیت سے زیادہ اور فرضی ضروریات نام ونمود دوسروں کو نیچا دکھانے، بے جا بے موقع مطالبے نہیں کرنا چاہئے، اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر شوہر سے ناراض ہو کر خلع یا طلاق کے مطالبے نہیں کرنا چاہئیں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (295)

جس عورت اپنے شوہر سے بغیر عذر کے طلاق کا مطالبہ کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی۔

(2) اپنی فرمائش پوری کرنے اور بلند معیار زندگی نام ونمود کیلئے شوہر کو زیادہ سے زیادہ کمانے پر مجبور کرنا یا کمائی کے لیے بیرون شہر، بیرون ملک جانے پر مجبور کرنا اس رویہ سے بچنا چاہیے

- بھوک برداشت ہے مگر جہنم کی آگ برداشت نہیں

سلف صالحین کے زمانہ میں جب مرد گھر سے کمانے کیلئے نکلتا تھا تو گھر کی خواتین اسے کہتی تھیں کہ حرام کمانے سے بچنا کیونکہ ہم بھوک پر تو صبر کر سکتے ہیں مگر دوزخ کی آگ پر صبر نہیں کر سکتے۔ (296)

(3) شوہر کی حیثیت سے زیادہ اور فرضی ضروریات نام ونمود دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے بے جا بے موقع مطالبے نہیں کرنا چاہیے

- بیوی شوہر کو ایسی باتوں پر مجبور نہ کرے جن میں شوہر بظاہر بے بس ہے اور وہ کر نہیں سکتا، تو ان باتوں پر نیک بیوی کو چاہئے کہ شوہر کو مجبور نہ کرے، مثلاً شوہر گھر میں بہت زیادہ خرچہ نہیں دے سکتا، بہت قیمتی کپڑے نہیں دلوا سکتا تو اس کو مجبور نہ کرے اور یوں نہ کہے: دیکھیں آپ کے بھائی نے بھابھی کو کیسا اچھا کپڑا دلوا دیا، آپ کبھی ایسا میرے لیے لائے؟ وہ بھی تو آپ ہی کی طرح ملازم ہے، ان کا گھر دیکھیں، ہمارے گھر میں کوئی ڈھنگ کی چیز ہے یا آپ کے فلاں بھائی بچوں کے لیے کیسی کیسی چیزیں لاتے ہیں، آپ کبھی لائے یا کسی کے گھر میں دیکھا کہ شوکیس بھرا ہوا ہے تو خود کو بھی شوق ہوا کہ ہمارے گھر میں بھی ایسا ہونا چاہیے اور اب سر میں درد شروع ہو گیا اور شوہر کے سر میں بھی درد کروا دیا کہ جیسا فلانی کے گھر میں شوکیس ہے ویسا ہمارے گھر میں بھی ہونا چاہئے، جیسا فلانی کے گھر میں فرنیچر ہے ویسا ہمارے گھر میں بھی ہونا چاہئے، جیسا فلانی کے گھر میں دیواروں کا رنگ ہے ویسا ہی ہمارے گھر میں بھی ہونا چاہئے، اب شوہر کو مجبور کرنا کہ یہ لا دو، یہ لا دو۔ ایسی عورت جو شوہر کی استطاعت سے زیادہ کا مطالبہ کرے یا شوہر کا مال غریبوں، مسکینوں اور فقیروں پر خرچ کرنے کی بجائے اپنی بے جا

خواہشات پر خرچ کرے اس کو حضرت معاذ بن جبلؓ (جو فقہاء صحابہ میں سے ہیں) نے ایسی عورت کو فتنوں میں شمار فرمایا ہے۔(297)

- حضرت ابوالحسن علی ندویؒ کی والدہ محترمہ خواتین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی ہیں: بے ضرورت فرمائش نہ کرو۔ اگر وہ نہ کرسکیں گے تو ان کو اور تم دونوں کو ملال ہوگا، تمہاری قسمت ہے تو ضرور ملے گا، فرمائش بے کار ہے، جو ضرورت ہو حتی المقدور تم ہی پوری کرو، مردوں کو تکلیف نہ دو، بعضے متحمل مزاج نہیں ہوتے، انہیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر آگے فرماتی ہیں کہ: جب مرد گھر آئیں تو آتے ہی کوئی تردد والی بات نہ ہونے پائے۔(298)

- حضرت معاذ سےؓ موقوفا مروی ہے:

وَإِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا سُوِّرْنَ الذَّهَبَ وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ۔(299)

مجھے تم پر جن باتوں کا خوف ہے ان میں سے سب سے زیادہ خوف عورتوں کے فتنے سے ہے جب ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ شام کا باریک کپڑا پہنیں گی مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو ایسی چیزوں کا ذمہ دار ٹھہرائیں گی جو اس کے پاس نہیں ہوں گی۔

مذکورہ حدیث سے عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو ان کی وسعت اور طاقت وقوت سے زیادہ کا متحمل بناتی ہیں، اتنا بوجھ ان کے سروں پر لاد دیتی ہیں کہ جس کے اٹھانے کی اس میں سکت نہیں ہوتی، ایسی ایسی فضول اور بیجا بلکہ بعض اوقات حرام اور ناجائز خواہشات کرتی ہیں کہ جن کو پورا کرنا اس کی محدود اور قلیل تنخواہ میں ممکن نہیں ہوتا لیکن پھر بھی کسی نہ کسی طرح کہیں نہ کہیں سے قرض وغیرہ لیکر اسے پورا کرنے کی کوشش میں ہاتھ پاوں مارتا ہے یا پھر مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق چوری کرتا ہے، رشوت اور سود وغیرہ جیسی حرام اور ناجائز آمدنی سے ان خواہشات کو پورا کرنے کیلئے ہاتھ پاوں مارتا ہے جس سے اس کی زندگی تو جہنم اور عذاب بنتی ہی ہے، بیوی بچے بھی چین وسکون سے نہیں رہ پاتے کیونکہ مال حرام میں راحت وسکون کہاں اور کیسے نصیب ہوسکتا ہے پھر یہی ہوتا ہے کہ بیماری اور پریشانی اس گھر میں بسیرا کرلیتی ہے، شیاطین وجنات اس گھر میں ڈیرے ڈال لیتے ہیں، بلکہ اس مال حرام کی نحوست سے بچوں میں وہ اخلاقی اور عملی بگاڑ آتا ہے کہ جس کا سد باب اور حل کسی کے پاس نہیں ہوتا اور پھر صرف وہ اولاد ہی نہیں بلکہ نسلیں تباہ ہوجاتی ہیں۔

دیکھ لیجیے کس طرح ایک عورت کی بیجا خواہشات کی وجہ سے ایک پورے گھر بلکہ پورے خاندان اور نسلوں کا حال تباہ ہوجاتا ہے، اس لیے عورتوں کو اپنی خواہشات کو محدود اور حدود شرع کا پابند رکھنا چاہیے۔

- مشہور ہے کہ ایک شخص نے ایک باندی خدمت کیلئے خریدی، جب اس کو گھر لے آیا تو اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟

باندی: باندی کا نام نہیں ہوتا جو نام آقا رکھیں وہی میرا نام ہے۔
آقا: تم کیا کھانا پسند کروگی؟
باندی: جو آقا میرے لیے پسند کریں۔
آقا: تم کون سے کپڑے پسند کرتی ہو کہ تمہارے لیے وہ کپڑے خریدوں؟
باندی: جو آقا میرے لیے پسند کریں
آقا: تم کیا کام کروگی؟
باندی: میرے آقا جو آپ حکم دیں گے وہ کروں گی۔
آقا: تمہاری کوئی پسند ہو تو بتا دو؟

باندی: آقا کے سامنے باندی کی کوئی پسند نہیں ہوتی، جو آقا کی پسند ہے وہی باندی کی پسند ہے۔ آقا کے سامنے باندی کی خواہش کیا چیز ہے، جو آقا کی مرضی ہے وہی باندی کی خواہش ہے۔ اس کا یہ جواب سن کر آقا کو رونا آ گیا اور آقا کو یہ خیال آیا کہ میرا بھی تو میرے مولیٰ (جل جلالہ) کے ساتھ یہی معاملہ ہونا چاہئے۔ آقا نے اس سے کہا کہ تم نے تو مجھے اپنے آقا کے ساتھ ادب کرنا سکھا دیا۔ باندی نے اس پر دو اشعار پڑھے،

جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

اگر تیرے کسی بندے کی خدمت مجھ سے پوری پوری ادا ہوجائے
تو اس سے بڑھ کر میرے لیے اور کیا نعمت ہوسکتی ہے۔
پس تو محض اپنے فضل سے میری کوتاہی اور غفلت کو معاف کر
اس لیے کہ میں تجھے بڑا محسن اور رحیم سمجھتی ہوں۔

❑ اپنی ضروریات، خواہشات کا مطالبہ کیسے کیا جائے؟

- شوہر سے اپنی ضروریات کا مطالبہ کرنے کے غلط طریقے

(1) ضد کرنا

(2) منہ بنانا جیسے کسی خاتون نے کسی خاتون سے پوچھا تمہیں یہ ہار کتنے کا ملا؟ اس نے کہا کچھ زیادہ میں نہیں 24 گھنٹے کا رونا اور دو وقت کا فاقہ

(3) بے موقع اپنی حاجت رکھنا:

حضرت موسی اشعریؓ فرماتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے سواریاں مانگیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نہیں دوں گا آپ ﷺ اس وقت غصہ کی حالت میں تھے اگلے روز آپ ﷺ نے مجھے سواریاں عنایت فرمادیں۔(300)

(4) غلط انداز/ بے ڈھنگے پن سے اپنی حاجت رکھنا (فوری تقاضہ، شکایت کا انداز، استغنا کا مظاہرہ ٹھیک ہے آپ نہیں دیں گے تو میں ابو سے لے لوں گی، دھمکی کا انداز پھر میں بھی نہیں کرتی آپ کے کام)

(5) شوہر حیثیت سے زائد کا مطالبہ کرنا

(6) بار بار کی فرمائش کر کے خودغرضی، لالچ کا مظاہرہ کرنا

(7) دیئے بغیر لینا (یعنی شوہر کے حقوق اور ضروریات کا تو خیال نہ رکھنا، اس میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ کرنا اپنی ضروریات کے مطالبہ مستعدی اور چستی دکھانا)

- **شوہر سے اپنی ضروریات کا مطالبہ کرنے کے صحیح طریقے**

(1) اطاعت کر کے: جب عورت شوہر کی بات ماننے والی ہو شوہر کی ہر بات پر ہاں کہنے والی ہو تو خاوند عورت کا مطیع بن جائے گا۔

کیونکہ اطاعت ہی اطاعت کو کھینچتی ہے، اور اگر ہر معاملے میں اپنی چلائے گی تو شوہر کے دل میں بھی نفرت پیدا ہو جائے گی۔ اگر بیوی یہ چاہتی ہیکہ میرا شوہر بالکل میرے کہنے میں رہے، میرا غلام بن جائے تو یاد رکھیے غلام بنانا غلام بننے سے ہوتا ہے، پہلے خود عملا باندی بن کر دکھائے، وہ خود بخود غلام بن جائے گا۔

عورت کا فرض ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے اس فکر میں رہے کہ کن چیزوں سے میرا شوہر ناخوش ہوتا ہے، کن باتوں سے، کس لباس سے، کس کام سے اس کو تکلیف پہنچتی وہ بالکل نہ کرے، نہ شوہر کے سامنے نہ اس کی غیر موجودگی میں اور جن چیزوں سے وہ خوش ہوتا ہے وہ لباس پہنے، جس بول سے وہ خوش ہوتا ہے اس بول کو بولے، جس قسم کے کھانے سے وہ خوش ہوتا ہے ویسا پکائے، جس جگہ جانے سے ناخوش ہوتا ہے وہاں نہ جائے، تاکہ اس کا دل خوش ہو جائے اور وہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔

(2) خدمت قربانی سے دل جیت کر: عورت کے کام کرنے اور اس کی ضرورت پورا کرنے کے اعتبار سے شوہر تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(1) ایک وہ کہ عورت کی خواہش ظاہر کرنے اور کسی چیز کے مطالبہ سے پہلے ہی از خود وہ چیز لا حاضر کرتے ہیں، اس کی ہر ضرورت اور خواہش کا خیال رکھتے ہیں، دوا کی ضرورت ہو یا میکے جانے کی کپڑا چاہیئے یا سودا، عورت کو بروقت وہ چیز مل جاتی

ہے، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس کو کہنے کی ضرورت پڑے یا بار بار یاددھانی کی۔

(2) جب کہ ایک وہ عورت ہے کہ جس کو ان سب کاموں کے لیے بار بار شوہر کو یاددھانی کرانی پڑتی ہے، میسیج کرنے پڑتے ہیں، پھر بھی بروقت سارے کام نہیں ہو پاتے

(3) اور ہمارے معاشرے میں ایسی عورتوں کی کمی بھی نہیں کہ بار بار کی یاددھانی کے باوجود اپنی بات منوانے میں ناکام رہتی ہیں، چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کیلئے محاذ آرائیاں اور جھگڑے ہوتے ہیں، نتیجہ یہ کہ ضرورت جوں کی توں پوری نہیں ہوتی الٹا سکون لٹ جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا پہلی قسم کا معاملہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ شوہر ہی اچھے ہوتے ہیں اور دوسری، تیسری قسم کے معاملات کے ذمہ دار شوہر ہی ہوتے ہیں؟

جی ہاں اکثر عورتیں ایسا ہی سمجھتی ہیں۔ اور پھر جب یہ بات ان کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے کہ شوہر کو ان کا خیال ہی نہیں، محبت ہی نہیں، ان کے دل میں ہماری کوئی اہمیت ہی نہیں تو پھر وہ خواتین ایسا بے زاری، بے التفاتی کا رویہ اپنے شوہروں کے ساتھ اپناتی ہیں جو ان کی وقعت اور محبت کا گراف مزید گرادیتا ہے، پھر نہ ہی وہ اپنی بات منوا پاتی ہیں، اور نہ ہی پرسکون، محبت پیار کی زندگی سے لطف اٹھا پاتی ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر شوہر کا اچھا برا رویہ وہ بیوی کے رویوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیں لوگوں کے لیے آپ جیسا طرز عمل اختیار کریں گے اسی کی بنیاد پر لوگ آپ کے لیے اپنے برتاؤ کا تعین کریں گے گر شوہر بیوی کا بہت خیال رکھنے والا، ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے تو اس کی اصل بنیاد بیوی کی قربانی ہی ہوتی ہے۔

اس نے اپنی عقلمندی، سمجھداری، اچھے اخلاق، بہترین سلوک اور رویہ، انتھک بے لوث خدمت کے ذریعے شوہر کے دل میں جگہ بنائی ہوتی ہے اور مزے کی زندگی گزار رہی ہوتیں ہیں۔

لیکن دوسری عورتوں کی نگاہ اس عورت کی ان قربانیوں کی طرف نہیں جاتی، اس کو وہ نہیں سوچتیں، ان کی نگاہ قربانیوں کے نتائج تک محدود ہوتی ہے، وہ بس یہ دیکھتی ہیں کہ فلانی کا شوہر فلانی کے ساتھ کتنا اچھا ہے۔ اور کیوں اچھا ہے اس کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔

اور اس سے بڑی نادانی یہ کرتی ہیں کہ اگر اپنے شوہر سے کوئی بات منوانی ہو تو شکوہ کے انداز میں کہتی ہیں ''آپ تو خیال ہی نہیں رکھتے وہ فلانی کے شوہر اس کا کتنا خیال رکھتے ہیں'' نتیجہ یہ کہ اپنے اس غلط رویہ کے ذریعہ شوہر کے دل میں اپنی ناشکری کا احساس بٹھا دیتی ہیں، یا اگر پہلے سے بیٹھا ہو تو مزید جما دیتی ہیں کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ اپنی شخصیت کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں تشکیل پانے والے تصورات ہم خود بناتے ہیں۔

کسی دانا کا قول ہے؛

سات قسم کی عورتیں ہیں جن سے نکاح کرنے کی ممانعت ہے وہ سات عورتیں یہ ہیں:

(1) انَّانَہ: وہ عورت جو ہر وقت سر پر پٹی باندھے رکھے، شکوہ و شکایت ہی ہمیشہ اس کا معمول ہو۔

(2) مَنَّانَہ: وہ عورت جو ہر وقت مرد پر احسان ہی جتاتی رہے کہ میں نے تمہارے ساتھ یہ یہ احسان کیا اور تم سے تو مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا

(3) کنَّانہ: وہ عورت جو ہمیشہ ماضی کو یاد کرے فلاں وقت میں میرے پاس یہ تھا وہ تھا

(4) حنَّانہ: وہ عورت جو ہر وقت اپنے سابقہ خاوند کو ہی یاد کرتی رہے کہ وہ تو بڑا اچھا تھا مگر تم ویسے نہیں ہو۔

(5) حدَّاقہ: وہ عورت جو خاوند سے ہر وقت فرمائش ہی کرتی رہے، جو چیز بھی دیکھے اس کی طلبگار ہو جائے۔

(6) برَّاقہ: وہ عورت جو ہر وقت اپنی چمک دمک میں ہی لگی رہے.

(7) شدَّاقہ: وہ عورت جو تیز زبان ہو اور ہر وقت باتیں بنانا ہی جانتی ہو۔(301)

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 6:

خیانت نہ کریں

شوہر کی جان مال عزت آبرو اور اپنی ذات میں خیانت نہ کریں۔

خیانت کی شکلیں

❑ شوہر کی جان مال عزت آبرو اور اپنی ذات میں خیانت نہ کریں۔

- اللہ تعالی نے نیک عورتوں کی صفت بیان کی ہیں

حافظات للغیب بما حفظ اللہ (نساء: 34)

یعنی اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر پر چھوڑ جائے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان عزت آبرو اور شوہر کی جان مال عزت آبرو میں وہی رویہ اختیار کرے جو اس کے سامنے رکھتی اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرے، کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرے۔

حدیث میں آتا ہے؛

المراۃ راعیۃ فی بیت زوجھا (302)

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے

ایک حدیث میں ہے؛

اذا غاب عنھا حفظتہ (303)

یعنی جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی (عزت، مال اور بچوں وغیرہ ہر چیز) کی حفاظت کرے۔

❑ خیانت کی شکلیں

(1) شوہر کے پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرنا

عورت کو چاہئے کہ شوہر اور اس کے گھر والوں سے دلی محبت رکھے اور زبان سے ان کی تعریف کرے پیٹھ پیچھے کبھی ان کی غیبت نہ کرے یہ بھی ان کے ساتھ خیانت ہے ہوتا یہ ہے کہ جب گھر میں بہو آتی ہے تو خاندان کی نادان عورتیں برتن بجنے کی

آوازوں کا شدت سے انتظار کرتی ہیں کہ اب کسی کی بیٹی گھر میں روٹی کھائے گی تو فلانی کا پتہ چل جائے گا کہ کتنے پانی میں ہے؟ اس لیے ہر جگہ زبردستی پوچھا جاتا ہے کہ کیا حال ہے؟ بہو سے اگلوایا جاتا ہے کہ اس گھر کو کیسا پایا؟ اور لڑکی کی نادان ماں خود بچی کو پہلے ہی دن سے چغلی، غیبت اور عیب جوئی کی عادت ڈلوا دیتی ہے اور نئی دلہن سے کرید کرید کر اندر کی باتیں نکلوائی جاتی ہیں۔

چنانچہ یہ لڑکی بھی ساس کے گھر کا نقشہ نہایت برا بنا کر پیش کرتی ہے، ساس، نند اور بھاوج کی ایک ایک کمی کوتاہی کو بڑی برائیاں بنا کر پیش کرتی ہے اور پرانی عورتیں تو ان باتوں کو نمک مرچ لگا کر چار باتیں اپنی طرف سے بنا کر پیش کرنے میں ماہر ہوتی ہیں تو وہ اسی لڑکی کی ساس کو کسی نہ کسی طرح بتلاتی ہیں، تاکہ جلتی پر تیل کا کام دیں کہ تمہاری فلانی بہو نے یہ بات تمہارے گھر سے متعلق کہی۔

پھر ان ہی باتوں پر جھگڑے نا چاقیاں اور دشمنیاں، پیدا ہو کر طلاق وخلع کی نوبت آجاتی ہے یا پھر عمر بھر کے لیے میاں بیوی میں عداوت اور مخالفت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ پھر ساس بیٹے کو بتاتی ہے کہ تیری بیوی نے ہمارے گھر کے متعلق یہ کہا، یہ کہا فلاں گواہ ہے، فلاں نے سنا ہے اور فلاں عورت نے یہ بات کہی ہے جو اتنی نیک ہے کہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتی، ضرور تمہاری بیوی نے یہ کہا ہوگا۔ اب شوہر کے دل میں بیوی کے خلاف جذبات بھڑکیں یا ماں کے خلاف، دونوں قسم کے جذبات زہر قاتل ہیں۔

لہٰذا بیوی کو چاہئے کہ شوہر، اس کے والدین اس کے بہن بھائی اور اس کے تمام رشتہ داروں کی بالکل غیبت نہ کرے بلکہ خوب جائز تعریف کرے، اس سے میاں بیوی میں بھی محبت پیدا ہوگی، کیونکہ ساس کو جب پتہ چلے گا اور نند جب سنے گی کہ ہمارے گھر کی باہر تعریفیں ہو رہی ہیں، ہماری ناک اونچی ہو رہی ہے، بھابھی کے آنے سے ہماری عزت بڑھ گئی تو وہ خوش ہو کر بھابھی اور بہو کیلئے بھی اپنے دل میں بھلائی کے جذبات کو جگہ دیں گی اور اپنے بھائی اور بیٹے سے کہیں گی ماشاء اللہ اللہ تعالی نے تم کو بہت اچھی بیوی دی ہے اور پھر عورتیں جب کسی کی تعریف کرنے پر آتی ہیں تو اسے آسمان پر پہنچا دیتی ہیں اور اگر کسی کی برائی کرتی ہیں تو اسے چھپنے کے لیے زمین بھی جگہ نہیں دیتی۔ **(304)**

(2) شوہر کے راز کو ظاہر کرنا

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہونے والے مخصوص معاملات کا اور شرم کی باتوں کا دوسری عورتوں کے سامنے تذکرہ کرتی ہیں، یہ بھی خیانت ہے حدیث میں اس کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں؛

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ایک عورت بھی بیٹھی تھی آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت کیا: انی فاحسبکن تخبرن بما یفعل بکن ازواجکن عورتوں کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تم ان کاموں کو دوسروں کے سامنے ذکر کر دیتی ہو جو تمہارے شوہر تمہارے ساتھ کرتے ہیں؟ اس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اور ہم تو اس کو فخر کے طور پر ذکر کرتے ہیں، آپ ﷺ نے سختی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فلا تفعلن فان اللہ یمقت من یفعل ذلك ایسا ہرگز مت کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالی ایسا کرنے والے سے ناراض ہوجاتے ہیں۔(305)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها (306)

عورت، عورت سے ملاقات کے بعد (ایک دوسری کا) اس کا نقشہ اپنے شوہر کے سامنے نہ کھینچے کہ گویا کہ وہ (شوہر) اس (دوسری عورت) کو دیکھ رہا ہے۔

(3) شوہر کے مال واسباب، چیزوں کو ضائع کرنا

حضرت تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ عورت کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے دل میں شوہر کے پیسے کا درد ہو کہ، شوہر کا پیسہ غلط جگہ پر اور کہیں بھی بلاوجہ خرچ نہ ہو اور فضول خرچی میں اس کا پیسہ ضایع نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ شوہر کا پیسہ دل کھول کر خرچ کیا جا رہا ہے یا گھر کو نوکرانیوں پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ جس طرح چاہ رہی ہیں کر رہی ہیں، اگر کوئی عورت ایسا کرتی ہے تو یہ قانونی فرائض کے خلاف کر رہی ہے۔(307)

ایک حدیث میں ہے؛

ومن الشقاوة المراة تراها فتسوءك، وتحمل لسانها علیك، وان غبت عنها لم تامنها علی نفسها ومالك۔(308)

اور بدبختی میں سے (ایک چیز) عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں برا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے، اور اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اس پر اس کی ذات اور اپنے مال میں امن واعتماد نہ ہو (یعنی وہ اپنی عزت وآبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب ہوتی ہو)۔

اگرچہ شوہر اور اس کے گھر کی حفاظت کا یہ وصف تمام تر صحابیات میں موجود تھا لیکن قریش کی عورتیں اس حوالہ سے خاص طور پر ممتاز تھیں، چنانچہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ان کی اس خصوصیت کو نمایاں کیا۔

نساء قریش خیر نساء رکبن الابل، احناه علی الطفل، وارعاه علی زوج فی ذات یده (309)

مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

قریش کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں، بچوں سے محبت رکھتی ہیں اور شوہر کے مال و اسباب کی نگرانی کرتی ہیں۔

- حضرت اسماء کی شادی حضرت زبیر سے ہوئی تھی، ایک بار وہ گھر میں تھیں کہ ایک غریب سوداگر آیا اور کہنے لگا کہ: اپنے دیوار کے سایہ میں مجھ کو سودا بیچنے کی اجازت دیجئے، تو وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہوگئیں، فیاضی اور کشادہ دلی سے اجازت دینا چاہتی تھیں لیکن شوہر کی اجازت کے بغیر حکم نہیں دے سکتی تھیں، بولیں: اگر میں اجازت دے دوں گی اور زبیر انکار کردیں تو بڑی مشکل پڑے گی، زبیر کی موجودگی میں آؤ، اور مجھ سے سوال کرو، وہ اسی حالت میں آیا اور کہا: ام عبداللہ میں محتاج آدمی ہوں، آپ کی دیوار کے سایہ میں کچھ سودا بیچنا چاہتا ہوں، بولیں تم کو مدینہ میں میرا ہی گھر ملتا تھا، حضرت زبیر نے کہا: تمہارا کیا بگڑتا ہے جو ایک محتاج آدمی کو خرید وفروخت سے روکتی ہو، وہ تو پہلے سے چاہتی تھیں کہ اجازت دے دیں۔(310)

(4) اپنی عزت آبرو کی حفاظت نہ کرنا۔

- سورۃ احزاب کی آیت نمبر 35 میں اللہ تعالی نے جن صفات پر مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت اور بہت بڑے اور عظیم اجر کے انعام کا اعلان فرمایا ہے ان میں ایک صفت یہ بھی ہے: **والحافظین فروجھم والحافظات** اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ تعالی کی مغفرت اور اجر عظیم کے حصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
- ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کے سامنے جہنمیوں کے مختلف مناظر دیکھنے کا تذکرہ کیا ان میں سے ایک منظر یہ بھی تھا:

فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ، وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ۔(311)

چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک تنور جیسے گڑھے کی طرف چلے۔ جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا لیکن نیچے سے خوب فراخ۔ نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کو اٹھتے تو اس میں جلنے والے لوگ بھی اوپر اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب وہ باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔

- نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیلؑ سے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔
- حضرت ابوہریرۃؓ کی ایک طویل حدیث ہے اس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شب معراج کے واقعہ میں عذاب کے مختلف واقعات اور ان میں مبتلا لوگوں کا دیکھنا نقل کیا ہے، انہی میں ایک یہ بھی ہے۔

ثم أتى على قوم بين أيديهم لحم في قدر نضيج ولحم آخر نيء خبيث، فجعلوا يأكلون

الخبیث ویدعون النضیج الطیب. (312)

پھر نبی کریم ﷺ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جن کے آگے ہانڈی میں ایک گوشت پکا ہوا اور دوسرا کچا اور گندا تھا، اور وہ لوگ پاکیزہ پکے ہوئے گوشت کو چھوڑ کر گندا گوشت کھانے میں لگے ہوئے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا:

الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ يَقُومُ مِنْ عِنْدِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، فَيَأْتِي الْمَرْأَةَ الْخَبِيثَةَ، فَيَبِيتُ مَعَهَا حتى يصبح، والمرأة تقوم من عندزوجها حلالا طيبا فتأتي الرجل الخبيث عنده حتى نضيج (313)

یہ آپ کی امت کے وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن میں مرد اپنی حلال بیوی کے پاس سے اٹھ کر گندی (زانیہ) عورت کے پاس جا کر پوری رات گزارتا تھا اور عورت اپنے پاکیزہ اور حلال شوہر کے پاس سے اٹھ کر گندے (زانی) مرد کے پاس جا کر پوری رات گزارتی تھی۔

ایک روایت میں ہے؛

ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى إِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ. (314)

تین افراد ایسے ہیں جن کے بارے میں مت پوچھو (کہ ان کے ساتھ کیا کچھ ہوگا) **ایک تو وہ شخص** جو (مسلمانوں کی) جماعت کو ترک کر دے، اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور اسی نافرمانی میں مرجائے، **دوسرا وہ غلام یا باندی** جو بھاگ کھڑے ہوں اور اسی حالت میں مرجائیں، **تیسری وہ عورت** جس کا شوہر غائب ہو، اور وہ (شوہر) بیوی کے سارے خرچے (اور ضروریات) کیلئے کافی ہو (لیکن پھر بھی) وہ عورت شوہر کے (جانے کے) بعد (دوسروں کے لیے) زینت کو ظاہر کرے۔ پس ایسے تینوں افراد کے بارے میں مت پوچھو۔

ایک روایت میں ہے؛

اذا تطیبت المرأة لغیر زوجها فانما هو نار فی شنار (315)

جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کیلئے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ ہے جو اسے عار اور عیب میں مبتلا کر دے گا۔

لہٰذا عورت کو چاہیئے کہ شوہر کی غیر موجودگی میں بھی اپنی عزت آبرو کی پوری پوری حفاظت کرے۔

● عزت آبرو کی حفاظت کی 3 بنیادی باتیں

(1) جن سے ملنا، بات کرنا شوہر کو ناپسند ہے ان سے نہ ملیں نہ بات کریں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں؛

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ (316)

کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ! میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہیں۔ تو میں کیا کروں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ"۔ فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی کیساتھ حج کرو۔

ایک اور روایت میں ہے؛

الا لا يخلون رجل بأمرأة الا كان ثالثهما الشيطان قالها ثلاثا (317)

خبردار کوئی شخص کسی عورت کیساتھ جب خلوت میں ہوتا ہے تو ان کیساتھ ضرور تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ایک اور روایت میں ہے:

إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَلَا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا، وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ خِنْزِيرًا مُتَلَطِّخًا بِطِينٍ، أَوْ حَمْأَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبِهِ مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ۔ (318)

عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے بچو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ضرور ان کے درمیان داخل ہو جاتا ہے، اور کسی شخص کا مٹی یا کیچڑ کیساتھ خلط ملط ہونے والے خنزیر سے چپک جانا اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے کسی ایسی عورت (یعنی نامحرم) کے ساتھ لگیں جو اس کیلئے حلال نہ ہو۔

ایک اور روایت میں ہے:

ایاکم والدخول علی النساء عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو، کسی انصاری صحابی نے عرض کیا: **یارسول اللہ افرایت الحمو** یا رسول اللہ دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحمو الموت دیور تو موت ہے۔ (319)

ایک اور روایت میں ہے؛

لا یحل لرجل یومن باللہ ان یخلو بامراۃ لیست ذات محرم الا ومعھا ذو محرم (320)

اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے مگر اسی طرح

کہ اس عورت کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

ایک اور روایت میں ہے؛

مثل الذی یاتی المغیبة لیجلس علی فراشھا ویتحدث عندھا ، کمثل الذی ینھشه اسود من الاساود(321)

جو کسی ایسی عورت کے پاس اس کے بستر پر بیٹھنے کیلئے آئے جس کا شوہر گھر پر نہ ہو، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو کالے اور سیاہ سانپوں میں سے کوئی سانپ ڈس لے۔

(2) شوہر کے علاوہ کسی نامحرم کیلئے زیب وزینت اختیار نہ کریں۔

لما عرج بی مررت برجال تقطع جلودھم بمقاریض من نار،فقلت:من ھولاء ؟ قال: الذین یتزینون للزینة۔قال ثم مررت بجب منتن الریح،فسمعت فیه اصواتا شدیدة فقلت من ھولاء یاجبریل ؟فقال نساء کن یتزین للزینة ویفعلن مالا یحل لھن۔(322)

معراج کی شب جب مجھے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس سے گزرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھی میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو زینت اختیار کرنے کیلئے مزین ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا گزر ایک بہت ہی بدبودار کنویں پر ہوا میں نے اس میں بہت ہی سخت قسم کی (چیخنے چلانے کی) آوازیں سنی، پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرنے کی غرض سے خوب مزین ہوا کرتی تھی اور حرام کاری میں مبتلا ہوتی تھی۔

(3) بے حیائی کی باتوں اور کاموں کے قریب بھی نہ بھٹکے۔

فصل 7:

تحمل بردباری اختیار کریں جذباتیت سے بچیں

تفصیل کیلئے دیکھیں: ہماری کتاب جذباتی رویوں کے نقصانات سے ایسے بچیں

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب 6:

سسرال کے مسائل کیسے حل کریں

پہلی بات: تعلقات بنانے اور نبھانے 8 بنیادی باتوں کا اہتمام کریں
دوسری بات: ساس، سسر، نند وغیرہ کے مزاج ونفسیات کو سمجھنے کی کوشش کریں
تیسری بات: 10 معمولی غلطیاں جو ساس کو آپ کا دشمن بنا دیتی ہیں،
چوتھی بات: جو 7 کام شوہر کیساتھ کرنے کے ہیں وہ ساس وسسر کے ساتھ بھی کریں
پانچویں بات: 17 تجربہ اور گر کی باتیں ان سے فائدہ اٹھائیں
چھٹی بات: اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے بہت زیادہ بچنے کی کوشش کریں
ساتویں بات: اپنے سب دکھڑے اللہ کو سنانا سیکھیں

پہلی بات:

تعلقات بنانے اور نبھانے، جوڑنے والا مزاج اپنائیں، کٹنے اور کاٹنے والے مزاج سے بہت زیادہ اجتناب کریں اس کے لیے 8 بنیادی باتوں کا اہتمام کریں

(1) سب کا بھلا چاہنا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

دین سراپا خیر خواہی ہے لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ فرمایا اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ (حکمرانوں) اور عام مسلمانوں کے لیے۔ **(323)**

(2) جو اپنے اور اپنوں کیلئے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔ **(324)**

- حضرت ابوالحسن علی ندویؒ کی والدہ محترمہ سسرال سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتی ہیں اپنے ساس وسسر کو ماں باپ کی جگہ پر سمجھو اور نندوں کو حقیقی بہن سمجھو۔ جو برتاؤ حقیقی ماں بہن کے ساتھ کرتی تھیں وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ جو ساس نندوں کو کچھ نہیں سمجھتی آہستہ آہستہ سب اس سے کنارہ کشی کرلیتی ہیں، پھر برے وقت میں مشکل گھڑیوں میں کوئی مدد نہیں کرتا اکیلے ہی بھگتنی پڑتی ہے۔ **(325)**

(3) سب کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کی بنیاد پر معاملہ کرنا

- حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رحم کرنے والوں (اور ترس کھانے والوں) پر بڑی رحمت والا خدا رحم کرتا ہے، تم زمین پر رہنے بسنے والی اللہ کی مخلوق پر رحم کرو آسمان والا تم رحم کرے گا، رحم رحمٰن سے مشتق (نکلا) ہے، جس نے اس کو جوڑا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) جوڑے گا اور جس نے اس کو توڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔ **(326)**

- حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی نہیں کرے گا۔ **(327)**

(4) سب کے ساتھ احسان کی بنیاد پر معاملہ کرنا

- قرآن کریم میں ہے:

وَ أَحسِنُوا إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المُحْسِنِینَ۔ (البقرۃ:195)

اور احسان کرو، بے شک اللہ محبت رکھتا ہے احسان کرنے والوں سے

- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے (یعنی سب مخلوق کی روزی اور ان کی ضروریات کا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کفیل ہے، جس طرح کہ کوئی اپنے اہل وعیال کی روزی اور ان کی ضروریات کا مجازاً کفیل ہوتا) اللہ تعالیٰ کو اپنی ساری مخلوق میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہے جو اس کی عیال (مخلوق) کے ساتھ احسان کریں۔ **(328)**

- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ بنو کہ کہنے لگو اگر لوگ (ہمارے ساتھ) احسان کریں تو ہم بھی (ان کے ساتھ) احسان کریں گے، اور اگر دوسرے ظلم کا رویہ اختیار کریں تو ہم بھی ویسا کریں گے، بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو، اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو (بلکہ احسان ہی کرو)۔ **(329)**

- حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیشک اللہ نے ہر کام میں احسان کو اور اچھے طریقے سے کام کرنے کو ضروری قرار دیا ہے، لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تمہارے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ **(330)**

(5) سب کو قابل اہمیت اور قابل عزت سمجھنا/ فرق مراتب کا خیال رکھنا

- قرآن کریم میں ہے:

یَاأَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا مَن یَرتَدَّ مِنکُم عَن دِینِہِ فَسَوفَ یَأتِی اللّٰہُ بِقَومٍ یُحِبُّھُم وَیُحِبُّونَہُ أَذِلَّۃٍ عَلَی المُؤمِنِینَ أَعِزَّۃٍ عَلَی الکَافِرِینَ۔ (مائدۃ:51)

اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کردے گا جن سے وہ محبت کرتا

ہوگا، اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، جو مؤمنوں کے لیے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے۔

- حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کو دیکھ کر (غلبہ شوق و مسرت سے) ارشاد فرمایا:

 لآ الہ الا اللہ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے، (لیکن) مومن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابل احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ **(331)**

- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

 ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کا لحاظ کر کے برتاؤ کیا کریں۔ **(332)**

(6) معادی سوچ ہو مفادی نہ ہو/ لینے کے بجائے دینے کا جذبہ رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

 اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔ **(333)**

جو لوگوں کے پاس موجود ہے جان، مال چیزیں، اہمیت، عزت، پیار، محبت، خلوص، وفا، تابعداری اور اطاعت ان کا حتی الامکان نہ زبان سے سوال کریں نہ دل سے تمنا اور توقع رکھیں، نہ ان کے نہ ملنے پر الجھیں، نہ ان سے شکوہ کریں، نہ برا منائیں نہ محسوس کریں، اگر برا لگے تو محسوس نہ ہونے دیں، جو جتنا اپنی ضرورت سے زائد سمجھ کر دے دے وہ لے لیں (**"خذ العفو"۔ اعراف: 199**)۔

حدیث میں آتا ہے:

 ایک شخص نے (بارگاہ رسالت میں) حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں جب اس کو اختیار کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کریں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو (یعنی دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہو، اس کی فضولیات سے اعراض کرو اور امور آخرت کی طرف متوجہ رہو، اگر تم ایسا کرو گے تو تم اس چیز سے نفرت کرنے والے ہو گے، جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور اس کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا، اور اس چیز کی طرف رغبت نہ کرو جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ و دولت) لوگ تم سے محبت کریں گے۔ **(334)**

● لہٰذا بہو کو چاہئے کہ ساس، نندوں، دیورانیوں، جٹھانیوں وغیرہ سے متعلق مفادی سوچ نہ ہو۔
مثلا یہ سوچ ساس نندیں ، دیورانیاں، جٹھانیاں سب میرا خیال رکھنے والیاں ہوں، ناز نخرے اٹھانے والیاں ہوں ضروریات کا پوچھنے والیاں ہوں، وہ اپنے طور وطریقے اپنا لائف اسٹائل بدل لیں مجھے کسی کے رنگ میں مزاج میں ڈھلنا نہ پڑے۔
جبکہ مجھے ہر قسم کی آزادی ہو کسی قسم کی دینی دنیاوی پابندی روک ٹوک نہ ہو، کوئی پوچھ گچھ نہ ہو کوئی سوال اعتراض نہ ہو، **آزادی ہو کام کاج، خدمت کے اعتبار سے:** راحت آرام کے اعتبار سے سونے جاگنے کے اعتبار سے، ذمہ داریوں کے اعتبار سے کھانے کھلانے کے اعتبار سے، میزبانی مہمانی کے اعتبار سے، صفائی ستھرائی کے اعتبار سے جب چاہا کھانا بنالیا، جب چاہا باہر سے منگوالیا، کسی کی کسی چیز کی کوئی ذمہ داری نہ ہو۔ دیر تک پڑے سوتے رہنا۔
● اگر کئی بہویں ہوں تو ہر ایک کا یہ سوچ کر کمرہ بند کئے بیٹھی رہنا کہ سارا کام میں ہی کیوں کروں اس گھر میں کھاتے پیتے رہتے بستے تو سب ہیں تو کیا میں صرف کام کیلئے اور باقی لوگ اور ان کے بچے کھانے پینے کیلئے ہیں۔
● اگر آج میں نے کرلیا تو پھر ہمیشہ مجھے ہی کرنا پڑیگا باقی مہارانیاں بن کر بیٹھی رہیں گی۔

(7) حقوق میں تواضع وایثار والا معاملہ اختیار کریں

لڑائی جھگڑوں کی بنیاد حق تلفی ہوتی ہے... اور حق تلفی کی بنیاد حرص وہوس، حب مال اور حب جاہ (کبر وانانیت) ہے۔
صلح کی بنیاد حقوق سے کلی یا جزوی دستبرداری، حقوق میں ایثار، تواضع وعاجزی ہوتی ہے... اور دستبرداری، تواضع اور عاجزی میں رکاوٹ، حرص وہوس حب مال اور حب جاہ ہے۔
کیونکہ حریص اور متکبر شخص حقوق میں ایثار اور تواضع والا معاملہ کہاں کرسکتا ہے!!(335)
حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمایا:

> اتفاق کی جڑ تواضع ہے اس لیے تکبر والوں میں کبھی اتفاق نہ ہو سکے گا، ہر شخص اپنی بات بڑھاتا جائے گا، اگر اتفاق کرنا ہو تو تواضع سکھلاؤ پھر اتفاق ہو سکے گا۔(336)

حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے:

> إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ۔(337)
> اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے پر فخر کرے۔

(8) محبت نفرت، لینا دینا سب اللہ کے لیے ہونا

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس بندہ نے بھی اللہ کے لیے کسی بندہ سے محبت کی اس نے اپنے رب عز وجل ہی کی عظمت وتوقیر کی۔ (338)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بندہ کے اعمال میں اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ بغض وعداوت ہے جو اللہ کے لیے ہو۔ (339)

دوسری بات:

ساس، سسر، نند وغیرہ کے مزاج ونفسیات کو سمجھنے کی کوشش کریں تجربہ والوں سے معلوم کریں، حتی الامکان اس کی رعایت کرنے کی کوشش کریں

- حضرت ابوالحسن علی ندویؒ کی والدہ محترمہ سسرال سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتی ہیں فرصت میں کچھ دیر ساس کے پاس بیٹھو اور ان کی نشست و برخاست پر نظر کرتی رہو، چپکے چپکے گھر کے انتظامات سے واقف ہوتی رہو کہ کیا پکتا ہے اور کس طرح تقسیم ہوتا ہے مہمانوں کی کیا خاطر ہوتی ہے، نوکروں کو کیا دیا جاتا ہے، دیکھو پہلے تمہارا کیا انتظام تھا اور اب کیا کرسکتی ہو۔ (340)

تیسری بات:

10 معمولی غلطیاں جو ساس کو آپ کا دشمن بنا دیتی ہیں، ان سے بچنے کا اہتمام کریں

ساس اور بہو کا رشتہ ساری دُنیا میں ہی بدنام ہے مگر معاشرے میں جہاں جوائنٹ فیملی سسٹم ہے وہاں یہ رشتہ بدنام ترین رشتہ ہے جو گھر میں جنگ پالیسی کو کبھی ختم نہیں ہونے دیتا۔ ماں جو دُنیا کا سب سے انمول رشتہ ہے اُس نے بیٹے کو پرورش کر کے جوان کیا ہوتا ہے، اُس نے قُربانیاں دی ہوتی ہیں اور وہ بیٹے پر اپنا حق سمجھتی ہے اور بلکل جائز سمجھتی ہے اور وہ کبھی گوارا نہیں کرتی کہ اُس کا بیٹا اُس سے زیادہ کسی اور خاتون کو توجہ دے۔ دُوسری طرف بہو ہے جس نے اپنا گھر بار اپنے ماں باپ سب کُچھ چھوڑ کر شادی کی ہوتی ہے اور وہ چاہتی ہے کے اُسکا شوہر سوائے اُس کے کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔

جوائنٹ فیملی سسٹم میں جب دو حوا کی بیٹیاں یعنی ساس اور بہو جب ایک ہی پراپرٹی یعنی مرد پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو دونوں میں انڈیا، پاکستان کی طرح ایک نہ ختم ہونے والی جنگ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور اس جنگ میں پُورے خاندان کو نقصان پہنچتا ہے۔

اس تحریر میں ہم بہو کی 10 ایسی غلطیاں جو وہ بے خیالی میں کرتی ہے اور ساس کی نظروں میں چھبنے لگتی ہے ذکر کر رہے ہیں جس پر اگر نئی شادی شُدہ خواتین تھوڑی سی توجہ دے دیں تو گھر کی ملکہ یعنی ساس سے اُن کے تعلقات انتہائی مضبوط اور بیٹیوں جیسے ہو سکتے ہیں۔

(1) ساس کی ہاں میں ہاں ملانا: بہو کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ جس گھر میں وہ بہو بن کر گئی ہے اُس گھر کو اُس کی ساس نے گھر بنایا ہے اور اُس گھر کی قانون سازی بھی اُس کی ساس نے کی ہے لہٰذا ساس چاہے غلط ہو یا ٹھیک ہو بہو کو پہلے 5 سال ساس کی کسی بات سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے، ساس کی ہاں میں ہاں ملاؤ، اُس کی پُوری بات سُنو اور بات کو درمیان میں سے مت کاٹو اور ساس کی ہر بات میں ساس کی طرف داری کرو۔ عورت عورت کی دوست صرف اُسی صورت میں بنتی ہے جب وہ دوسری عورت کی ہر بات کو سُنے اور اُسے بالکل حق پر قرار دے اور اُس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرے۔ اگر آپ اپنی ساس کیساتھ ہمدردی ظاہر کر کے اور اُس کی ہاں میں ہاں ملا کر اور اُس کی ہر بات کو صحیح قرار دیکر اُس کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں تو سمجھ لیں ساس کے بعد گھر کی ملکہ کا تاج آپ کے سر پر رکھا جائے گا۔

- بعض اوقات بہو کے ذہن میں یہ بھی خطرہ ہوتا ہے یا سہیلیوں نے اس کو غلط گائیڈ کیا ہوتا ہے کہ اگر تم سسرال جا کر ایک دفعہ دب گئی تو ساری عمر تمہیں دبا کر ہی رکھیں گے، لہٰذا وہ بھی اپنے حقوق کی جنگ لڑنا شروع کر دیتی ہے۔

(2) ساس کی اجازت: شادی کے پہلے 2 سال بہو کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ فوجی ٹریننگ پر ہے اور فوجی ٹریننگ کے دوران چھٹی لیکر گھر کی سیر کو نہیں جاتے اسی لیے بہو کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے گھر شروع کے دو سال میں کم سے کم جائے اور ساس سے اجازت لیکر جائے اور بہتر ہوگا کہ ساس کو اپنے ساتھ لیکر جائے تاکہ ساس کے دل میں یہ بات جڑ نہ پکڑے کے بہو اپنے گھر جا کر ہمارے گھر کے متعلق کوئی بھی چغلی کرتی ہے۔ایسا بہو کو زیادہ عرصہ نہیں کرنا پڑے گا اور اس سے ساس کا اعتماد بہو پر بڑھتا چلا جائے گا۔

- حضرت ابوالحسن علی ندویؒ کی والدہ محترمہ سسرال سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتی ہیں تم جو کرو (ساس) کی رائے سے کرو، ان کی مرضی کے موافق کپڑے بدلو، اپنی پسند کو دخل نہ دو، اپنی چیزوں کا خود خیال رکھو، ان سے حساب نہ لو۔ **(341)**

(3) ساس کی خُوبصورتی کی تعریف: ہر سمجھدار بہو یہ بات جانتی ہے کہ ساس کی خُوب صورتی کی تعریف کرنا کتنا ضروری ہے چاہے ساس خوبصورت نہ بھی لگ رہی ہو، اپنی ساس کی خُوب صورتی کی تعریف کریں اور اُسے بتائیں کے آپ کے سُسر اب بھی اُسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہیں اور ہرگز ہرگز ساس کی پسند کی ہوئی کسی بھی چیز کو بُرا مت کہیں۔ **نوٹ:-** بڑے اور طاقتور خاندان صبر سے بنتے ہیں اور بادشاہ بننے کے لیے بھی صبر سے اپنے وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور صبر کا پھل ایک دن ضرور ملتا ہے.....

(4) ساس کی سہیلیاں: ساس کے رشتہ دار یا سہیلیاں جب ساس سے گفتگو کر رہی ہوں تو جب تک ساس خُود بہو کو پاس بیٹھنے کا نہ کہے بہو ہرگز ہرگز ساس کے پاس مت بیٹھے وگرنہ ساس کے دل میں شک ہوجائے گا کہ یہ ہماری باتیں سُننے کے چکر میں ادھر اُدھر منڈلا رہی ہے اور اگر ساس آپ کی چغلی بھی کر رہی ہو تو بالکل نارمل رہیں اور ساس پر ظاہر نہ ہونے دیں کے آپ نے سُنا ہے۔

(5) ڈانٹ پر ہرگز نہیں رونا: گھر کے کسی کام پر ساس اگر بہو کو ڈانٹ دے تو عام طور پر بہو کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور یہ ایک سنگین غلطی ہے، سوائے بیٹی کے رشتے کے عورت کا دل عورت کے آنسو دیکھ کر کبھی نہیں پگھلتا وہ اُسے ہمیشہ مگر مچھ کے آنسو قرار دے گی اور بہو کا آنسو بہانا ساس کے دل میں شک ڈال دیتا ہے کہ اب یہ میرے بیٹے کو میرے خلاف بھڑکائے گی۔اس لیے ساس اگر ڈانٹے تو ماتھے پر بل ڈالے بغیر معصوم مُنہ بنا لینا ہے اور اپنی غلطی کا فوراً اعتراف کر کے جیسا ساس کہہ رہی ہو ویسا کرنا ہے، اور اگر آپ ایسا کریں گی تو کُچھ عرصے بعد ساس کا رویہ نرم ہوتا چلا جائے گا اور وہ آپ کے کام میں کیڑے نکالنا بند کر دے گی۔

(6) سُسر سے تعلقات: بہو کے تعلقات عام طور پر اپنے سُسر کے ساتھ بہت اچھے ہوتے ہیں مگر بہو کو چاہیے کہ ان تعلقات میں اگر ساس اور سُسر کا آپس میں کوئی مسئلہ چل رہا ہو تو کبھی بھی سُسر کا ساتھ نہ دے اور ہمیشہ ساس کی ہاں میں

ہاں ملائے اور ساس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرے، ایسا کرتے ہُوئے اگر سُسر سے تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو بے شک سُسر کو بعد میں اکیلے میں معذرت کرلے وہ سمجھ جائے گا، مگر یاد رکھیں ایسی کوئی بات ساس نہیں سمجھے گی۔

(7) ماں اور بیٹے کی مُلاقات: شوہر جب کام سے گھر آئے اور ماں کے پاس بیٹھا ہو تو اُسے ہرگز ہرگز کوئی کام مت بولیں وگرنہ یہ بات ساس کو پسند نہیں آئے گی اور وہ سمجھے گی کہ بہو اُس کے بیٹے کو بلا وجہ کسی کام پر لگانا چاہ رہی ہے تا کہ وہ ماں کے پاس نہ بیٹھے اور ماں کی بات نہ سُنے۔

(8) ساس کی باتیں اور شوہر: اپنی ساس کا کوئی راز اپنے شوہر بلکہ کسی سے بھی شیئر مت کریں وگرنہ رازداری کی رسم ٹوٹ جائے گی اور ساس کو پتہ چلنے کے بعد اُس کا آپ پر سے اعتبار جاتا رہے گا۔

(9) شوہر سے محبت: بہو کو چاہیے کہ اپنی محبت کا اظہار اپنے شوہر سے سوائے اپنے بند کمرے کے گھر کی کسی اور جگہ پر نہ کرے اور اگر شوہر چھیڑ خانی کرنے کی کوشش کرے تو اُسے مناسب الفاظ کے ساتھ منع کر کے اپنے کام پر توجہ دے۔ بہو کے ایسا کرنے سے ساس کا دل بہو کی طرف بڑھتا چلا جائے گا اور وہ گھر کے کاموں میں اُس پر اعتماد کرنے لگے گی۔

(10) بناؤ سنگھار: بیٹے کے گھر لوٹنے سے پہلے ساس کی نظر بہو پر ہوتی ہے اور بہو کو چاہیے کے شوہر کے گھر آنے سے پہلے کام ختم کرلے اور بناؤ سنگھار کرے، اس سے جہاں شوہر خُوش ہوگا وہاں ساس بھی خُوش ہوگی کے لڑکی میرے بیٹے کا خیال رکھتی ہے۔

چوتھی بات:

جو 7 کام شوہر کیساتھ کرنے کے ہیں وہ ساس و سسر کے ساتھ بھی کریں

(1) اطاعت (2) محبت (3) عزت ادب واحترام (4) خدمت
(5) قناعت، شکر (6) خیانت نہ کریں (7) تحمل بردباری اختیار کریں، جذباتیت سے بچیں
(تفصیل کے لیے دیکھیں: باب 5 شوہر کو راضی رکھیں اس کو سکون پہنچائیں، فصل 1 تا فصل 7)

پانچویں بات:

17 تجربہ اور گر کی باتیں ان سے فائدہ اٹھائیں

(1) لڑکی کی زندگی کی اسائنمنٹ

اچھی بہو وہ ہوتی ہے کہ میکے والے بھی اس کی تعریف کریں، سسرال والے بھی اس کی تعریف کریں۔ بچی کو سمجھنا چاہئے کہ یہ میرے لیے Assignment (مشق) ہے۔ میں میکے میں ایسی زندگی گزاروں کہ جب میری شادی ہو تو میکے والوں میں ،میری ماں بہن کی زبان سے میری تعریفوں کے پل بندھ رہے ہوں اور جب میں سسرال میں جاؤں تو میں ایسے بن کر رہوں کہ میری ساس اور نند کی زبان سے میری تعریفیں ہو رہی ہوں۔ یہ بچی کی زندگی کی اسائنمنٹ ہوتی ہے۔ جب وہ یہ ذمہ داری لے کر جائے گی اور چاہے گی کہ میری تعریفیں ان کی زبان سے ہوں تو یقینا وہ ان کے ساتھ محبت پیار سے رہے گی۔ جھگڑے اور فساد کے بجائے گھروں کے اندر محبتیں ہوں گی، الفتیں ہوں گی۔ یہ چھوٹا سا گھر انسان کی چھوٹی سی جنت بن جائے گا اور اللہ رب العزت بھی خوش ہوں گے۔

اس کو کہتے ہیں: ''ہم خرما و ہم ثواب'' کہ انسان نے دنیا میں بھی پرسکون زندگی گزاری، محبتوں اور چاہتوں کی زندگی گزاری اور اس کے بدلے میں اللہ تعالی نے اس کی آخرت کو بھی بنا دیا، لہذا سسرال کے جھگڑوں میں ساس، ماں بن کر رہے اور بہو یہ سوچے کہ اب جو محبت مجھے ساس سے مل سکتی ہے وہ محبت مجھے کسی اور سے نہیں مل سکتی۔ جب اس طرح دونوں ایک دوسرے کے قریب آئیں گی تو گھر کے جھگڑے بالکل ہی ختم ہو جائیں گے۔

(2) سسرال کی خوشی غمی میں برابر کی شریک ہو:

پھر ایک غلطی یہ بھی کرتی ہے کہ سسرال کے گھر میں جو خوشی اور غمی ہوتی ہے اس میں برابر کی شریک نہیں ہوتی، پیچھے پیچھے رہتی ہے۔ جب ان کی خوشی اور غمی میں برابر کی شریک نہیں ہوگی تو صاف ظاہر ہے کہ پھر ان کو آپ پر اعتراض کا موقع ملے گا۔

(3) سسرال میں میکے کے فضائل نہ بیان کرتی رہے:

یہ بھی جھگڑے کی بنیاد ہوتی ہے کہ سسرال کے گھر میں کوئی بات دیکھی تو فورا کہہ اٹھے گی: میرے امی ابو کے گھر میں تو ایسے نہیں ہوتا تھا، ہمارے گھر میں تو ایسا ہوتا تھا۔ وہ تو ہوتا تھا، اب آپ سسرال میں آچکی ہیں۔ سسرال میں آکر بہو یہ سوچے کہ یہاں کی محفلوں میں میکے کے فضائل بیان کرنا شریعت نے فرض قرار نہیں دیا۔ اب تو اس کا گھر یہ ہے، جو اس کا نصیب تھا وہ اسے مل گیا۔ امیر گھر کی بیٹی تھی، اب جہاں آگئی ہے وہاں اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرے۔

(4) تنقید کو صبر سے برداشت کرے:

بہو کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ میں اس گھر میں نئی آئی ہوں اور ہر نئی چیز کو آزمایا اور پرکھا جاتا ہے۔ یہی بہو اپنے لیے سونے کا زیور خریدتی ہے تو کتنا پرکھتی ہے؟ گھر میں ایک نیا انسان آیا ہے تو ہر بندہ اس کو دیکھے گا، جانچے گا کہ یہ کیسے بیٹھتا اٹھتا ہے؟ کیسے بولتا ہے؟ کیسے اس کی زندگی کے شب وروز ہیں؟ وہ اس بات کو سمجھے کہ شادی کے ابتدائی دنوں میں مجھے کس نظر سے دیکھا جائے گا؟ اور اگر کوئی بات گھر کے لوگ میرے بارے میں کر دیتے ہیں تو یہ غلط فہمی ہوتی ہے۔

پھر یہ بھی سمجھے کہ ساس عمر میں مجھ سے بڑی ہے اور جتنی عمر زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی بندے کے اندر تنقید کا مادہ بھی زیادہ پیدا ہو جاتا ہے اور چڑ چڑا پن بھی زیادہ ہو جاتا ہے، لہذا اس چڑ چڑے پن کو عمر کا تقاضا سمجھے۔ یہ بھی سوچے کہ گھر میں جب میں غلطی کرتی تھی تو کئی مرتبہ میری امی مجھے تھپڑ بھی لگا دیتی تھی تو میں برداشت کرتی تھی، اگر سگی ماں کا تھپڑ بھی برداشت کر لیتی تھی تو کیا ساس کا سمجھانا برداشت نہیں کر سکتی۔ ساس کے سمجھانے پر بھی اس کو غصہ آجاتا ہے تو یہ بھی ایک کوتاہی ہوتی ہے۔

(5) ماں بیٹے کی محبت میں کمی نہ آنے دے:

پھر بہو کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ میرے آنے سے پہلے یہ ہنستا بستا گھر تھا، ماں تھی، بیٹی تھی، بیٹا تھا، خاوند تھا، آپس میں محبت پیار سے رہ رہے تھے، اس بیٹے کو ماں نے محبتوں سے پالا، یہ ماں کے ساتھ اتنا زیادہ (Attach) مانوس تھا، اب میں اس گھر میں نئی آئی ہوں تو میں نے اس بیٹے کو اپنی ماں سے الگ نہیں کرنا، مجھے اس بیٹے کو اپنی ماں سے دور نہیں کرنا، میرے خاوند کیلئے یہ جنت ہے، اس کے قدموں میں اللہ رب العزت نے میرے خاوند کیلئے جنت بنائی ہے، لہذا میں نے ہمیشہ ان کو Respect (عزت) دینی ہے اور ان کی خدمت کو مجھے اپنے لئے سعادت سمجھنی ہے۔ جب بہو یہ سمجھے گی تو یقیناً وہ ماں بیٹے کی محبت میں کیل نہیں ٹھونکے گی، وہ بوڑھی ساس کو ستائے گی نہیں۔

بلکہ اگر خاوند اس کے ساتھ بہت زیادہ وقت گزارے اور اپنی ماں اور بہن کو بہت ہی چھوڑے رہے تو بہو کو چاہیئے کہ اپنے خاوند کو سمجھائے کہ اپنے ماں باپ کو Ignore (نظر انداز) کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اگر اس کا سگا بھائی اپنے ماں باپ سے لا پرواہی برتتا تو اس کو کتنا برا لگتا، اب اس کا خاوند اگر ماں باپ کو Ignore (نظر انداز) کر رہا ہے تو پھر اس کو کیوں اچھا لگتا ہے؟ تو بیوی کو چاہیئے کہ وہ بھی یہ بات سمجھائے، تاکہ اس کا خاوند اپنے ماں باپ کے ساتھ وہی محبتیں رکھے جو شادی سے پہلے تھیں۔

(6) شوہر کے مال پر فقط اپنا حق نہ جتائے:

کئی مرتبہ بہو یہ سمجھتی ہے کہ خاوند جو کما رہا ہے وہ تو بحیثیت بیوی میرا حق ہے۔ اب یہ ماں، باپ اور بہنیں سب کا اس کے کندھوں پر کیوں بوجھ پڑ گیا؟ خوب سمجھ لیجئے کہ اس میاں کے کندھوں پر یہ بوجھ پہلے سے تھا، اب تو نہیں پڑا۔ یہ آنے والی

لڑکی کی غلط بات ہوتی ہے کہ وہ خاوند کے ماں باپ کو اس کے سر کا بوجھ سمجھے۔ یہ وہ رشتے ناطے ہیں جن کو نبھانا ہوتا ہے۔ شادی کے بعد یہ تو نہیں ہو جاتا کہ بندہ ماں کو بھول جائے، بہن کو بھول جائے، باپ کو بھول جائے۔لڑکی یہ غلطی کبھی بھی نہ کرے کہ اپنے گھر کے ان افراد کو اپنے خاوند کے سر کا بوجھ سمجھے۔

(7) خاوند سے الگ مکان کا مطالبہ نہ کرے:

خاوند کو ہرگز یہ نہ کہے کہ مجھے الگ مکان چاہئے، یا یہ کہ مجھے میکے چھوڑ آ کر آؤ۔اپنی طرف سے کوشش یہی کرے کہ میں نے اس آباد گھر کو آباد رکھنا ہے۔۔۔۔ہاں یہ اللہ کا بنایا ہوا ایک نظام ہے کہ ایک بچے کی شادی ہوتی ہے، پھر دوسرے بچے کی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ایک بچے کا الگ گھر بنتا ہے، پھر دوسرے کا الگ گھر بنتا ہے، تو آنے والے وقت میں الگ گھر تو ہر ایک کا بننا ہی ہوتا ہے۔اگر یہ نہیں ہوتا تو جب ساس بوڑھی ہوتی ہے اور دنیا سے چلی جاتی ہے تو بہو کا ویسے ہی الگ گھر بن جاتا ہے۔اس بارے میں بہو کو اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔یہی سمجھے کہ جتنا خدمت کا موقع اللہ نے مجھے دیا میں اس سعادت سے اپنے آپ کو کیوں محروم ہونے دوں؟ تو اس طرح گھر کے لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

(8) خاوند سے جھگڑا نہ کرے:

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ساس کی وجہ سے یا نند کی وجہ سے بہو تنگ ہوتی ہے تو وہ اپنے خاوند کو شکایت لگاتی ہے اور خاوند کہتا ہے کہ اچھا ٹھیک ہے کوئی نہ کوئی بندوبست کریں گے، مگر یہ اپنے خاوند کے ساتھ الجھنا شروع ہو جاتی ہے، خاوند کے ساتھ جھگڑا کرنا بیوی کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے، اس سے بڑی غلطی بیوی اپنی زندگی میں نہیں کر سکتی کہ جو اس کے سر کا سایہ ہے، سپورٹ ہے، اس کی تقویت کا سبب ہے، اس کی عزت کا نگران ہے، اسی بندے کیساتھ جھگڑا شروع کر دے۔ تو بہو کی کوتاہیوں میں سے یہ ایک بڑی کوتاہی ہوتی ہے کہ معاملات تو ساس اور نند خراب کر رہے ہیں اور یہ اپنے خاوند کے ساتھ منہ بسور کے اور روٹھ کے بیٹھ جاتی ہے۔خاوند شادی کے ابتدائی دنوں میں محبت پیار کے موڈ میں ہوتا ہے اور بیوی صاحبہ نے شکل بنائی ہوتی ہے، اس طرح الٹا خاوند کے دل میں بھی یہ اپنے لیے جگہ کم کر بیٹھتی ہے، یہ غلطی بھی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

(9) ساس کو اپنا دشمن نہ سمجھیں:

بہو ہمیشہ ایک موٹی سی بات یہ سوچے کہ ساس اگر میری دشمن ہوتی تو مجھے اپنے گھر میں لاتی ہی کیوں؟ جب اس نے مجھے اپنے بیٹے کیلئے پسند کیا اور بہو بنا کر لائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ میری دشمن نہیں، بلکہ میری محسنہ ہے، اس کا میرے اوپر احسان ہے کہ اپنے اتنے اچھے ذمہ دار اور سمجھدار بیٹے کیلئے مجھے بیوی کے طور پر منتخب کیا۔اگر وہ ایسا نہ کرتی تو یہ رشتہ نہ ہو سکتا، اگر یہ رشتہ ہوا ہے تو اس میں ساس کا میرے اوپر احسان ہے۔جب بہو یہ ذہن لے کر آئے گی کہ ساس میری محسنہ

ہے تو یقیناوہ گھر میں آکر اس ساس کو ساس نہیں سمجھے گی، بلکہ اپنی ماں سمجھے گی اور ماں کے سمجھنے سے ہی سارے جھگڑے ختم ہوجائیں گے۔

(10) ساس کا دل خوش کرنے کی کوشش کرے:

بہو کو چاہئے کہ ایسے مواقع تلاش کرے کہ وہ اپنی ساس کا دل خوش کرسکے۔ بعض کام بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، لیکن اگر کسی کو Personal attention (ذاتی توجہ) دی جائے تو دوسرے بندے کے دل میں جگہ بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر: اگر ساس کوئی میڈیسن استعمال کرتی ہے تو وقت پر اس کو میڈیسن لاکر دے دینا، احتیاطی کھانا کھاتی ہے تو وہ بنا کر دے دینا، وضو کا پانی گرم کرکے دے دینا، مصلی بچھا کردے دینا، یہ ان کے چھوٹے چھوٹے کام ہوں گے، لیکن جب بہو ان کاموں کو کرے گی تو وہ سمجھے گی کہ یہ بہو نہیں، میرے گھر کی بیٹی ہے، تو یقینا ساس کا رویہ بہو کیساتھ ماں جیسا ہوجائے گا۔ یہ بہو کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ نئے گھر میں جا کر ساس کے دل میں اپنی جگہ بنائے۔ بعض اوقات چھوٹے چھوٹے کاموں سے انسان دوسرے کا دل موہ لیتا ہے۔ چنانچہ ایسے مواقع کو تلاش کرنا چاہئے کہ جس سے انہیں یہ محسوس ہو کہ یہ بیٹی بن کر ان کی ذاتی خدمت کو بھی اپنی سعادت سمجھتی ہے۔

(11) ساس کو ہرانا ماں کو ہرانے کے برابر سمجھے:

اور ایک بڑی اہم بات یہ کہ اگر کھینچا تانی کا ماحول بن گیا اور یہ بہو جیت بھی گئی تو یہ یہی سمجھے کہ میں اپنی ماں کو ہرا چکی ہوں۔ جب بہو نے یہ ذہن میں رکھا کہ اس کھینچا تانی میں ساس کو ہرانے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی ماں کو ہرادیا تو پھر اس کی عقل ٹھکانے رہے گی اور اس کھینچا تانی کے ماحول کو نہیں بننے دے گی۔

(12) ساس کے تجربات سے فائدہ اٹھائے:

بہو کو چاہئے کہ کوئی بھی کام کرنا ہو تو ساس کے تجربہ سے فائدہ اٹھائے، بلکہ اس سے مشورہ کرلیا کرے، یہ سوچے کہ اگر میں اپنی اس امی سے پوچھ کر اور مشورہ کرکے کام کروں گی تو یقینا میں غلطیاں کم کروں گی، جب بغیر مشورے کے کام کروں گی تو کوتاہیں زیادہ کروں گی، لہذا ساس کے مشورے سے کام کرنا چاہئے، اس کے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئے، بلکہ اس کے تبصرے سے سبق سیکھنا چاہئے کہ میں نے ایسے پکایا اور دستر خوان لگایا اور میری ساس نے ایسے کہا، تو میں نے آج کے بعد ایسے نہیں کرنا۔

(13) خاوند سے ساس اور نند کی برائیاں ہرگز نہ بیان کرے:

چغل خوری سے بچے خاوند کے سامنے اس کی ماں اور بہن کی چغلیاں کرنا، اللہ رب العزت کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ کام ہے۔ اگر وہ گھر کے اندر کوئی کمی کوتاہی دیکھے بھی سہی تو خاوند کے سامنے ساس اور نند کی برائیاں نہ بیان کرے، اس کو یہ نہ

بتائے کہ آپ کو کیا پتہ کہ آپ کی بہن کیا ہے اور کیا کرتی ہے؟ بھائی کے ذہن میں بہن کے بارے میں کوئی اس قسم کی بات بٹھانا اور اس کا تاثر خراب کرنا، اس کے کسی صریح گناہ کو اس طرح پیش کر دینا کہ بھائی کے دل سے بہن کی محبت ہی نکل جائے، شرعاً یہ بھی جائز نہیں ہے۔ اگر یہ اس گھر میں کوئی کوتاہی دیکھتی ہے تو اس کو چاہئے کہ یہ بھی دل بڑا کرے، نہ میکے میں بتائے نہ اپنے خاوند کو بتائے۔ تھوڑے ہی دنوں میں جب یہ اپنے گھر میں Adjust (سیٹ) ہو جائے گی تو پھر اللہ رب العزت اسے موقع دیں گے، یہ ماحول کو بھی اچھا بنا لے گی اور یہ گھر کے لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بھی پیدا کر لے گی۔ چنانچہ اس کو چاہئے کہ یہ ابتدائی دنوں میں خاموش رہے، بس جو دیکھے اپنی زبان کو بند رکھے۔ یہ بات سو فیصد سچی ہے کہ گونگی اور بہری بہو سے کوئی بھی لڑائی نہیں کرتا، ہر کوئی اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے۔ تو ہر بہو کو چاہئے کہ ابتدائی چند دن گونگی اور بہری بن کر گزار لے، تاکہ دوسرے بندے اس کے قریب ہو سکیں۔

(14) ساس سے لاپرواہی نہ برتے:

کئی جگہوں پر دیکھا کہ ساس بوڑھی ہے، نند گھر میں نہیں، تو پھر بہو گھر میں آتے ہی شیرنی بن جاتی ہے اور ساس کو Ignore کرنا شروع کر دیتی ہے۔

کئی گھروں کے بارے میں ہمیں یہ خبر ملی کہ ساس کو اپنے وقت پر کھانا بھی نہیں دیا جاتا، بس خاوند کو قابو کر لیتی ہیں اور اس کے بعد ساس کو ایک بڑھیا سمجھ کر کمرے کے ایک کونے میں پڑی رہنے دیتی ہیں۔ یہ چیز انتہائی بری ہے، شریعت نے ساس اور سسر کو ماں اور باپ کا درجہ دیا ہے۔ آنے والی بہو سوچے کہ اگر اس بوڑھی عورت کی میں خدمت کروں گی تو میں اپنے خاوند کو بھی راضی کروں گی، اپنے خدا کو بھی راضی کروں گی۔ اب اس کیلئے اپنی ساس کی خدمت کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔

(15) دوسروں کی ٹوہ میں نہ رہے:

نئے گھر میں آ کر لوگوں کے حالات کی ٹوہ میں لگے رہنا، تجسس میں رہنا کہ میری نند کہاں سے آتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ کس کے فون آتے ہیں؟ کسی سے اس کا تعلق تو نہیں؟ نندیں کیسے کیسے کپڑے پہنتی ہیں؟ میری ساس کیا کرتی ہے؟ میرا سسر کیا کرتا ہے؟ ساس اور سسر کے درمیان جھگڑے تو نہیں؟ اس قسم کی ٹوہ میں لگ جانا انتہائی برا کام ہوتا ہے اور یہ شرعاً بھی حرام ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ولا تجسسوا (الحجرات:12) اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو۔

دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانا عقلمندی نہیں ہوتی، اپنے کام سے کام رکھے۔

اور کئی دفعہ یہ غلطی بھی دیکھی کہ اگر ان کو نند وغیرہ کی کچھ اونچ نیچ معلوم ہو جاتی ہے تو پھر اپنے میکے فون کر کے فوراً پیغام پہنچاتی ہیں، بلکہ کئی مرتبہ اپنی ناراضگی کا بدلہ اسی طرح لیتی ہیں۔ مثال کے طور پر: نند سے رنجش تھی، اس کے رشتے کی بات چلی، جو رشتے والے آتے ہیں ان کی عورتوں کو فون کر کے اس کے بارے میں بتا دیتی ہے کہ وہ تو بہت ہی نکھٹو ہے، بہت ہی کام چور

ہے، بہت ہی ضدی ہے، اس کو تو کام ہی کرنا نہیں آتا۔ یا اس سے بھی بڑی بات کر دی کہ مجھے تو لگتا ہے کہ اس کے کسی نہ کسی کے ساتھ افیئر ز ہیں۔ اب اس طرح کی باتیں کرکے نند کے مستقبل کو خراب کرنا اور اس سے بدلہ لینا، اس سے بڑی نالائقی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اگر بہو گھر میں رہ کر ایسا کام کرے گی تو یقیناً اپنا گھر برباد کرنے والی بات کرے گی۔ دوسروں کے حالات کی ٹوہ میں رہنا اور دوسروں کے سامنے ان کے عیبوں کو کھولنا، شریعت نے اس چیز سے منع کر دیا ہے۔

(16) دوسروں پر رعب چلانے کے بجائے دل جیتنے کی کوشش کرے:

کئی دفعہ یہ بھی دیکھا گیا کہ بہو جب گھر میں آتی ہے تو یہ سمجھتی ہے کہ میں تو بڑے بھائی کی بیوی ہوں، لہٰذا اب میری نند تو میری خادمہ ہے، اس پر رعب چلاتی ہے۔ نند پر رعب چلانے سے پہلے اس کے دل کو جیتنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

بس یہ ہر ایک کے ساتھ محبت پیار کا تعلق رکھے اور اپنے خاوند کو پرسکون زندگی دے۔ بہو کو یہ بات سوچنی چاہئے کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں شادی کرنے کا بنیادی مقصد فرمایا: لتسکنو الیها (الروم:21) تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو۔ جو بیوی اپنے خاوند کو سکون دے ہی نہیں سکتی وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہی، اس لیے اپنے میاں کو جھگڑوں میں الجھا لینا اور ہر وقت اس کے سامنے یہی باتیں چھیڑ کر بیٹھ جانا انتہائی نالائقی کی بات ہوتی ہے۔

بیوی کو چاہئے کہ اپنے خاوند کو ایسا پرسکون ماحول دے کہ دفتر اور دکان پر بیٹھے ہوئے بھی اس کا جی چاہے کہ میں ابھی اپنے گھر چلا جاؤں۔ یہ نہ ہو کہ دفتر میں بیٹھا ہوا ایک کے بعد دوسری فائل کھول رہا ہو اور کام کرنے والے لوگ بھی پریشان ہوں کہ آج صاحب گھر ہی نہیں جا رہے اور کوئی پوچھے کہ جناب گھر کیوں نہیں جاتے؟ تو میاں بتائے کہ وہاں جا کر جو ہونا ہے اس کا مجھے پتہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ کچھ وقت اور یہاں گزر جائے تو اچھا ہے۔ گھر کے ماحول کو ایسا بھی نہیں بنانا چاہئے کہ خاوند گھر میں آ کر پریشان ہو جائے۔

(17) روز محشر لوگ اپنے گناہوں کے مطابق اٹھیں گے:

قیامت کے دن لوگ اپنے اپنے گناہوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ چنانچہ جو بندہ ناانصافی کرنے والا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو فالج زدہ شخص کی صورت میں قیامت کے دن کھڑا کریں گے۔ جو مخلوق سے سوال کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا بنائیں گے کہ اس کے چہرے کے اوپر ہڈیاں ہوں گی، گوشت ہوگا ہی نہیں۔ دور سے پتہ چلے گا کہ یہ اللہ کے در کو چھوڑ کر مخلوق سے مانگنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے کی اس رعنائی کو ختم کر دیا ہے۔

جو دنیا میں تکبر کے بول بولنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن چیونٹی جیسا سر عطا کریں گے، دوسرے لوگ اس کے اوپر اپنے پاؤں رکھ کر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مخلوق کے پاؤں میں مسل کر ان کو بتائیں گے کہ تمہارے تکبر کا ہم نے تمہیں یہ بدلہ دیا۔ جو لوگ دنیا میں جھوٹ بولتے ہوں گے قیامت کے دن ان کی زبان اونٹ کی طرح لمبی ہوگی اور لٹکی ہوئی

ہوگی۔ جو گناہوں بھری زندگی گزاریں گے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے جو نیکوکار ہوں گے ان کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ جو شخص دوسروں کی غیبت کرتا ہوگا، اس کے لمبے لمبے ناخن ہوں گے اور قیامت کے دن اپنے چہرے کی خارش کر رہا ہوگا، اتنا خارش کرے گا کہ اس کا گوشت کٹ جائے گا اور ہڈیاں نظر آنے لگیں گی اور جو شخص دوسروں کے ساتھ چغل خوری کا معاملہ کرتا ہوگا تو قیامت کے دن اللہ تعالی ایسا کھڑا کرینگے کہ اس کے ایک کی جگہ، دو چہرے ہوں گے۔ تو جیسا ہم دنیا میں کریں گے ویسا قیامت کے دن پائیں گے، اس لیے ہمیں چاہئے کہ ہم شریعت اور سنت کے احکام کو سامنے رکھیں اور گھر کے اندر محبت اور سکون کی زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چھٹی بات:

اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے بہت زیادہ بچنے کی کوشش کریں

(تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر: 51)

ساتویں بات:

اپنے سب دکھڑے اللہ کو سنانا سیکھیں

سسرال کے تمام مسائل کا پائیدار اور یقینی حل رجوع الی اللہ ہے ۔بعض اوقات بہو گھر داری خدمت تمام انتظامات بہت سلیقے اور ذمہ داری سے پوری کررہی ہوتی ہے، اخلاق کی بھی اچھی ہوتی ہے اس کے باوجود سسرال کی طرف سے آئے دن کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے، یعنی تعلقات نبھانے ،گھر بسانے کی ظاہری تمام تدبیریں ناکام نظر آتی ہیں، ایسے میں کامیاب عورت وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی مضبوط ہوا سے مصلے پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو اپنے دکھڑے سنانا آتا ہو، سجدوں میں آنسو بہانا آتا ہو، جن خواتین کو یہ کام آتا ہے برے سے برا سسرال ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی غیبی طاقت، قوت وقدرت سے فائدہ اٹھانا آتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ کی غیبی قدرت سے فائدہ اٹھانے کیلئے پانچ کام بہت اہتمام سے کریں قدم قدم پر کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی:

(1) استخارہ:

ہر چھوٹے بڑے کام میں بار بار استخارہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں

● جب بندہ اپنے تمام چھوٹے بڑے کاموں میں بار بار استخارہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتا، اللہ تعالیٰ ہی سے پوچھتا ہے، اُسی پر بھروسہ کرتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی اور مدد نہ کریں؟

استخارہ کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے حالات پیدا کر دیے جاتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں اُس کے لیے بہتری ہے۔

● اُس کے برخلاف جو شخص اپنے معاملات میں اپنے علم، تجربہ ہی کو بنیاد بناتا ہے، اسی پر بھروسہ کرتا ہے تو ایسے شخص کے کاموں میں نہ اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتے ہیں نہ مدد کرتے ہیں کہ جب بندہ نے اللہ تعالیٰ کو کچھ سمجھا ہی نہیں اُس کی رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تو اُس کی رہنمائی اور مدد کیوں کی جائے؟ (342)

● بسا اوقات اچانک کوئی کام سامنے آجاتا ہے اور فوری فیصلہ کرنا ضروری ہوتا ہے اتنی مہلت نہیں ملتی کہ باقاعدہ استخارہ کی دو رکعتیں اور طویل دُعا پڑھی جائے تو ایسے وقتی اور ہنگامی موقع کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے چند دُعائیں تلقین فرمائی ہیں ان میں سے جو دُعا یاد ہو اس وقت استخارہ کی نیت سے وہ دُعا پڑھ لیں۔

1) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دُعا تلقین فرمائی

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي

اے اللہ! میرے دل میں وہ ڈال جس میں میرے لیے بھلائی اور بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔ (343)

2) حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے

اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي

اے اللہ میرے لیے خیر/ بھلائی کا فیصلہ فرما دیجیے جو بات باعثِ خیر ہو اس کی رہنمائی فرما دیجیے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لیے چُن لیجیے، پسند فرما لیجیے۔ (344)

3) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ دُعا مانگو

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي

اے اللہ! مجھے (سیدھی راہ دکھا کر) ہدایت یافتہ بنا دیجیے اور میرے اعمال وافعال کو درست فرما کر مجھے سیدھا کر دیجیے۔ (345)

- مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا ساری عمر کا یہ معمول تھا کہ جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوراً فیصلہ کرنا ہوتا تو وہ چند لمحوں کے لیے آنکھ بند کر لیتے، اب جو شخص مفتی صاحب کی عادت سے واقف نہ ہوتا اُس کو معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ آنکھ بند کر کے آپ کیا کام کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ آنکھ بند کر کے ذرا سی دیر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مذکورہ دُعاؤں کے ذریعہ مختصر استخارہ کر لیتے تھے۔ (346)

(2) استعانت (اللہ سے مدد لینا)

(1) استغفار، توبہ

- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امانیں مجھ پر نازل فرمائیں (سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا گیا) **وما کان اللہ لیعذبھم...** الایۃ (یعنی اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ (1) آپ ان کے درمیان موجود ہوں اور ان پر عذاب نازل کر دے، اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا جبکہ (2) وہ استغفار کرتے ہوں گے اور معافی و مغفرت مانگتے ہوں گے۔

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

پھر جب میں گزر جاؤں گا تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار کو (بطورِ امان) چھوڑ جاؤں گا۔ (347)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔(348)

(2) تقویٰ، پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا

قرآن کریم میں ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (سورۃ الطلاق: 2,3)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔

(3) صدقہ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صبح سویرے صدقہ نکالا کرو کیونکہ بلائیں اس سے آگے قدم نہیں بڑھا سکتیں۔(349)

(4) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کی کثرت کرنا

- حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی واخروی) غم ہے۔(350)

- حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کر دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کثرت سے پڑھیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام ہے۔

چنانچہ قاصد نے آ کر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہو کر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف آ گیا، ان کی ماں نے کہا کہ ہائے! عوف (کیسے آ سکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا

ہوا مصیبت میں گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ ہنکا کر لانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاؤ۔ (351)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو مختلف پریشانیوں میں مختلف اعمال ارشاد فرمائے ہیں تاکہ اُمت کے لیے اعمال کے ذریعے اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے اور اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کا راستہ کھلے بلکہ اُخروی ہمیشہ کی ضرورتیں پورا ہونے اور وہاں کے ہمیشہ رہنے والے مصائب سے بھی چھٹکارا ملنے کی صورت بنے اور یہ وہ خصوصی راستہ ہے جو عام اسباب سے ہٹ کر ہے، اس راستے میں جس درجہ اعمال سے ضرورتوں کے پورا ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کا ارشاد خداوندی اور ارشاد نبوی ﷺ کی بنیاد پر یقین بڑھتا جاتا ہے اسی درجہ دنیا و آخرت کے کاموں کے بننے کے راستے اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلتے چلے جاتے ہیں، یہ راستہ عمومی طور پر آج اُمت میں مفقود ہو چکا ہے، اس لیے عام طور پر سمجھ میں نہیں آتا جبکہ سینکڑوں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی نصوص اور سینکڑوں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کے واقعات موجود ہیں، بس یقین کر کے عملاً مشق کی ضرورت ہے۔

(5) آیتِ کریمہ کا کثرت سے ورد کرنا

- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذُو النُّون (اللہ کے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہنچ گئے تھے تو اس وقت اللہ کے حضور میں ان کی دعا اور پکار یہ تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

میرے مولیٰ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جس سے رحم و کرم کی درخواست اور مدد کی التجا کروں تو پاک اور مقدس ہے، تیری طرف سے کوئی ظلم و زیادتی نہیں میں ہی ظالم اور گناہ گار ہوں۔

جو مسلمان بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں اللہ تعالیٰ سے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔ (352)

(6) درود شریف کی کثرت کرنا

- حضرت اُبی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لیے) اٹھتے اور فرماتے:

لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ پہنچی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت آ گیا) موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے، موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے، اس پر ابی بن کعبؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تمہارا دل چاہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو کہ تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ آدھا

کرلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔(353)

(7) دعاؤں کا اہتمام کرنا

خاص طور سے اچھے حالات میں دعا کرنا تا کہ برے حالات میں دعا جلد قبول ہو

(1) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہوں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کیا کرو۔(354)

(2) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔(355)

(3) حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تقدیر یعنی (ناپسندیدہ چیز) کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔(356)

(4) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیے کہ عافیت اور خوشحالی کے زمانے میں دعا زیادہ کیا کرے۔(357)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مصائب، پریشانیوں اور آفتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ان مصیبتوں سے اللہ کی پناہ مانگیں خود حضور ﷺ نبوت، رسالت بلکہ مقام محمود پر فائز ہونے کے باوجود قضا وقدر کے فیصلوں سے کتنے لرزاں وترساں رہتے تھے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ کا کتنا محتاج سمجھتے تھے۔اس کا اندازہ حضور ﷺ کی استعاذہ کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے جن میں دنیا وآخرت کا کوئی شر کوئی فساد، کوئی فتنہ، کوئی بلا اور آفت ایسی نہیں جس سے حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو۔ہمیں بھی چاہیے کہ ''اَعُوْذُ'' سے جو دعائیں شروع ہوتی ہیں ان کا اور ''مُعَوَّذَتَین''(سورہ فلق، سورہ ناس) کا اور صبح و شام کی مسنون حفاظتی دعاؤں کا خصوصی اہتمام کریں۔(358)

● شدت غم وفکر کے وقت ان دعاؤں کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے

(1) حضور ﷺ شدت غم وفکر کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔(359)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ اور بُردبار ہے،نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے عرشِ عظیم کا،نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا، پروردگار ہے عرشِ کریم کا۔

(2) حضور ﷺ نے فرمایا: غم زدہ کی دعا جس کو پڑھنے سے غم جاتا رہے، یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلبگار رہوں پس مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر(کیونکہ وہ میرا بڑا دشمن ہے اور عاجز ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ حاجت روائی کر سکے) اور میرے سارے کاموں کو درست کردے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔(360)

(3) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بھاری اور بہت مشکل معاملہ پیش آجائے تو کہو:

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے)(361)

(4) حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ(کسی سخت مشکل اور پریشانی میں مبتلا ہو اور) اللہ کے حضور میں عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِکْفِنِیْ کُلَّ مُھِمٍّ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَیْنَ شِئْتَ۔

اے میرے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! میری مہمات ومشکلات حل کرنے کے لیے تو کافی ہو جا اور حل کر دے جس طرح تو چاہے اور جہاں سے تو چاہے

تو اللہ اس کی مشکل کو حل کر کے پریشانی سے اس کو نجات عطا فرما دے گا۔(362)

(5) حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے علیؓ! جب تمہیں کسی بڑی پریشانی اور مصیبت کا سامنا ہو تو اللہ سے اس طرح دعا کرو:

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِکَنَفِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاغْفِرْ لِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَھْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ رَبِّ کَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَكَ عِنْدَھَا صَبْرِیْ فَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَامَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَیَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَأُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِیْنَ

اے اللہ! اپنی اس آنکھ سے میری نگہبانی فرما جو کبھی نیند اور اونگھ سے آشنا نہیں ہوتی اور مجھے اپنی اس حفاظت میں لے لیے جس کے قریب جانے کا بھی کوئی ارادہ نہیں کر سکتا اور مجھ مسکین و گناہگار بندے پر تجھے جو قدرت اور دسترس حاصل ہے اس کے صدقہ میں تو میرے گناہ معاف فرما دے کہ میں ہلاکت و بربادی سے بچ جاؤں تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے۔ اے میرے مالک و پروردگار! تو نے مجھے کتنی ہی ایسی نعمتوں سے نوازا جن کا شکر مجھ سے بہت ہی کم ادا ہو سکا اور کتنی ہی آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا اور ان آزمائشوں کے وقت مجھ سے صبر میں بڑی کمی اور کوتاہی ہوئی۔ پس اے میرے وہ کریم رب جس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں میں نے کوتاہی کی تو اس نے مجھے نعمتوں سے محروم کرنے کا فیصلہ نہیں کیا (بلکہ میری اس کوتاہی کے باوجود اپنی نعمتیں مجھ پر انڈیلتا رہا) اور آزمائشوں میں صبر سے میرے قاصر رہنے کے باوجود اس نے مجھے اپنی نگاہِ کرم سے نہیں گرایا (بلکہ میری بے صبری کے باوجود مجھ پر کرم فرماتا رہا) اور اے میرے وہ کریم رب جس نے مجھے معصیتیں کرتے ہوئے خود دیکھا مگر اپنی مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہیں کیا (بلکہ مجھ گناہگار کی پردہ داری فرمائی) اے ہمیشہ اور تا ابد احسان و کرم فرمانے والے اور بے شمار و بے حساب نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار! میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ اپنے بندے اور پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے خاص متعلقین پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ خداوندا! میں تیرے ہی زور پر اور تیرے ہی بھروسہ پر مقابلہ میں آتا ہوں دشمنوں اور جباروں کے۔(363)

● اللہ تعالی سے کیسے مانگا جاتا ہے؟ اس کیلئے خیر النساء صاحبہ کی چند مناجات ملاحظہ کریں۔

مایوس تو مجھ کو نہ کر مشہور ہے تیرا کرم

اے بادشاہ دو جہاں مجھ پر بھی کر فضل و کرم
ہو کر تری جاؤں کہاں کس سے کہوں یہ درد و غم

تجھ سے مری فریاد ہے اے بیکسوں کے داد و رس
مجھ کو نہ کر دنیا میں تو اب مبتلائے رنج و غم

تیر صفت رحمن ہے اور ہے صفت تیری رحیم
ضایع نہیں کرتا ہے تو محنت کسی بیش و کم

اپنے کلام پاک میں لا تقنطوا تو نے کہا
کیوں کر نہ تیرے قول پر یا رب رہوں ثابت قدم

آکر تیرے دربار میں کہتی ہوں روکر اے کریم
مایوس تو مجھ کو نہ کر مشہور ہے تیرا کرم

یہ سر سرِ دربار ہے اے مالک مختار تو
چاہے کرے لطف و کرم چاہے کرے یہ سر قلم

تیرا ہی یہ دربار ہے آتے ہیں سب شاہ و گدا
پھرتا نہیں خالی کوئی کرتا ہے تو سب پر کرم

ذرہ کو گر چاہے تو ہی پل میں کرے رشک قمر
تیری صفت یہ دیکھ کر کیوں حوصلہ ہو میرا کم

تو قادرِ ذی شان ہے شہرت ہے تیرے فضل کی
بہتر نہ اب غمگین ہو،اس پر بھی ہو تیرا کرم

جو مانگا ہے جو مانگیں گے خدا سے ہم وہی لیں گے

جو مانگا ہے جو مانگیں گے خدا سے ہم وہی لیں گے
مچل جائیں گے روئیں گے کہیں گے ہم یہی لیں گے

نہیں دشوار کچھ تجھ کو جو تو چاہے ابھی دیوے
کہ ہم محتاج تیرے ہیں تو جو دے گا وہی لیں گے

ترا فضل و کرم تیری عنایت دیکھ کر اس دم
رہیں گے پھر نہ ہم چپ یوں کہیں گے ہم ابھی لیں گے

نہیں گو ہم کسی قابل مگر تیری عنایت ہے
جو تیری شان کے لائق ہے ہم تجھ سے وہی لیں گے

کیا تو نے طلب ہم کو اٹھیں گے ہم نہ اس در سے
نہ جائیں گے نہ جائیں گے ابھی لیں گے وہی لیں گے

ارے بہتر نہ تو گھبرا جو مانگے گی وہ پائے گی
کہے گی جب تو یہ روکر کہ ہم اس دم یہی لیں گے

خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

الٰہی اب ہو تری عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں
یہ دور ہو اب تو غم کی حالت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

جہاں کے غم سے یہ دل مٹا ہے خیال کر کے کہ سب فنا ہے
الٰہی دل کو تو ہی دے راحت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

مٹا دے یارب یہ غم کی صورت اٹھاؤں کیونکر نہیں ہے طاقت
خوشی میں گزرے ہر ایک ساعت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

یہ میری اولاد بہرہ ور ہو، دعا یہ میری جو پر اثر ہو
رہے جہاں میں سدا یہ راحت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

یہ باغ عالم میں وہ شجر ہوں سدا جو سرسبز باثمر ہوں
اگر ہو مجھ پر بھی یہ عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

تو ہی تو ایک سے کرے ہزاروں، ہزار سے کردے چاہے لاکھوں ہے تیری قدرت ہے تیری عادت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں
اگر جہاں میں یہ دل حزیں ہے یہ بات بہتر کے دل نشیں ہے ابھی ہو تیری اگر عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

مقبول سب فریاد کر، یارب میری فریاد سن

مشکل کشا حاجت روا، یارب میری فریاد سن تیرے ہی در کی ہوں گدا، یارب میری فریاد سن
چپکے کہے یا زور سے یعنی کہے جس طور سے سنتا ہے سب کی غور سے، یارب میری فریاد سن
حاضر رہی ہوں روز و شب کرتی رہی ہوں میں طلب کیوں دیر کی، کیا ہے سبب، یارب میری فریاد سن
آکر صدا دربار میں دیتی رہی ہر بار میں پھر کیوں رہوں محروم میں۔ یارب میری فریاد سن
پھیلاؤں جب دست دعا آگے ترے رب العلیٰ بھر دے تو یہ کاسہ مرا، یارب میری فریاد سن
در کی ہوں میں سائل تری قدرت کی ہوں قائل تری مطلب ہوں سب حاصل مرے، یارب میری فریاد سن
جو جو کیا میں نے طلب مل جائے مجھ کو آج سب ہوں دور سب رنج و تعب، یارب میری فریاد سن
مجھ کو نہ تو برباد کر بہتر کو تو اب شاد کر مقبول سب فریاد کر، یارب میری فریاد سن

(8) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا

قرآن کریم میں ہے:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۔ (سورۃالنساء:147)

اگر تم شکرگزار بنو اور (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر آخر کیا کرے گا؟ اللہ بڑا قدردان ہے، اور سب کے حالات کا پوری طرح علم رکھتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب تک بندہ نعمتوں پر شکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے مواقع دیتے رہتے ہیں جب بندہ ناشکری کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ نعمت کو عذاب سے بدل دیتے ہیں اسی لیے اللہ والے شکر کو حافظ کہتے ہیں یعنی نعمتوں کا محافظ۔(364)

(9) سورہ یٰس: جو بندہ دن کے ابتدائی حصے میں یعنی علی الصبح سورہ یٰس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔(365)

(10) اشراق: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اے فرزندِ آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا۔(366)

تشریح: اللہ کا جو بندہ رب کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ

چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھے گا، ان شاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (367)

(11) صلوٰۃ الحاجت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثناء کرے اور اس کے بعد نبی ﷺ پر دُرود پڑھے، پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے: ''اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کر دے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے ارحم الراحمین! سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔'' (368)

(3) استعاذہ (پناہ لینا)

بسا اوقات انسان کے کاموں میں ارادوں میں کچھ رکاوٹیں (جسمانی، مالی، کاروباری، سفری) ایسی پیدا ہو جاتی ہیں یا پیدا کر دی جاتی ہیں کہ انسان کی زندگی انتہائی تلخ ہو جاتی ہے لہٰذا رکاوٹوں کے پیش آنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیے۔ (369)

(4) تدبیر کے ساتھ توکل

توکل کے لیے ایک ضروری دستور العمل

- جو کام کریں (کسی بھی چیز کا سبب اختیار کریں) کم از کم ایک ہی مرتبہ یہ ضرور سوچ لیا کریں کہ ''اے اللہ یہ کام آپ کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں گے تو ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔''

یہ ایسی سہل اور آسان بات ہے کہ اس میں کچھ مشقت بھی نہیں اور نفع اس کا کثیر ہے، چند روز کر کے دیکھ لو کیا رنگ لاتی ہے۔ (370)

- جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سچے

دل سے کہے یعنی فضیلت کے یقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے یقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا و آخرت کی) تمام پریشانیوں/غموں سے حفاظت فرمائیں گے۔(371)

(5) پسندیدہ نتیجہ پر شکر ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلے پر رضامندی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

(1)(الموسوعة الفقهية الكويتية، نكاح، فقرة 7)
(2)(سنن ابن ماجة:1849)
(3)(بخاری، رقم:5063)
(4)(جامع الصغیر، رقم:6808)
(5)(بخاری، رقم:5069)
(6)(ترمذی، رقم:1080)
(7)(سنن ابن ماجة، رقم:1846)
(8)(الموسوعة الفقهية الكويتية، نكاح، فقرة: 7)
(9)(المعجم الاوسط، رقم:7647)
(10)(بخاری، رقم:5066)
(11)(مسلم، رقم: 1403)
(12)(رسول اللہ ﷺ کا طرزِ علاج، محمد وصی بٹ:95)
(13)(سنن ابن ماجة، رقم:1847)
(14)(معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحب)
(15)(پاشا، مادة: 402، الموسوعة الفقهية الكويتية، نفقة، فقرة:6، عطر هداية:344)
(16)(جامع الاصول، رقم:1796)
(17)(جامع الاصول، رقم:52)
(18)(الموسوعة الفقهية الكويتية، نفقة، فقرة:4، الاحوال الشخصية، مادة:160، 379/1)
(19)(ترمذی، رقم:1084)
(20)(مخزن اخلاق، حکایات مفید:425-426)
(21)(نساء: 128 ابن کثیر، طبری، بغوی، قرطبی، سمعانی، تدبر قرآن)
(22)(مزید ایک اور قصہ کیلئے دیکھیں صفحہ:137)
(23)(جامع الاصول، رقم:8959)
(24)(بخاری، رقم:5063)
(25)(مسند احمد رقم:7891)
(26)(الدر المختار مع رد المحتار)
(27)(ترمذی، رقم:1075)
(28)(مشكاة المصابيح، رقم:3138)
(29)(مشكاة المصابيح، رقم:3139)
(30)(ترمذی، رقم:1284)
(31)(فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث:347)
(32)(تحفہ خواتین:399/2)
(33)(هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ سَالِمِ بْنِ جُنَادَةَ بِسَنَدِهِ، وَسَالِمٌ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، وافقه الذهبی، مستدرک حاکم:2679)
(34)(ترمذی، رقم:1655)
(35)(مصنف عبد الرزاق، رقم:10385)
(36)(مسند احمد، رقم 24529)
(37)(فیض القدیر، رقم الحدیث:4047)
(38)(ملفوظات حکیم الامت، جلد: 32، ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص:136)
(39)(الزهد لاحمد بن حنبل:79/1)
(40)(مسنون معاشرت:165)
(41)(ابو داود، رقم:5130)
(42)(ترمذی، رقم:1085)
(43)(ماثر حکیم الامت رحمہ اللہ:169)
(44)(تسہیل بہشتی زیور :33-2/34)
(45)(ترمذی: رقم 1655)
(46)(مسند البزار، رقم:712)
(47)(ترمذی، رقم:1161)
(48)(مسند احمد، رقم:19003)
(49)(سنن کبریٰ للنسائی، رقم:5324)
(50)(ابو داود، رقم:1664)
(51)(مستدرک حاکم، رقم:2684)
(52)(مصنف ابن ابی شیبة، رقم:17144)

(53)(ترمذی، رقم:1174،ابن ماجة، رقم:2014)
(54)(الزواجر عن اقتراف الكبائر:77/2)
(55)(بخاری، رقم:3237)
(56)(سنن کبریٰ للنسائی، رقم:9094)
(57)(جامع الصغیر:13477)
(58)(مثالی ازدواجی کے سنہری اصول:252)
(59)(بخاری،رقم:5205)
(60)(معارف القرآن کاندھلوی،سورۂ نساء:207/2)
(61)(ابو داود،رقم:2608)
(62)(حجة الله البالغة: حقوق الزوجية)
(63)(بخاری، رقم:2554)
(64)(مسنون معاشرت:387)
(65)(اسلام اور انسانی حقوق،زاھد الراشدی:87)
(66)(تفسیر بیضاوی ، ابن کثیر ، الطبری، الموسوعة الفقهية الكويتية،نشوز،فقرة:5)
(67)(مجمع الزوائد)
(68)(ترمذی،رقم: 1166 ،الموسوعة الفقهية الكويتية، زوج،فقرة:2)
(69)(نسائی/نکاح/ای النساء خیر، رقم:3233)
(70)(مثالی ازدواجی زندگی:218)
(71)(مثالی ازدواجی زندگی:307)
(72) (الموسوعة الفقهية الالموسوعة الفقهية الكويتية ، زوج ،فقرة:6،اورده الهيثمي فی مجمع الزوائد، احیاء العلوم ،کتاب النکاح)
(73)(بخاری رقم5191)
(74)(جامع الاصول،رقم:2955،خ،م،ط،س)
(75)(جامع الاصول،رقم:6686،خ،م،ت،س)
(76)(تحفہ دلھن:222)
(77)(تحفہ دلھن:223)
(78)(مثالی ازدواجی:289، الموسوعة الفقهية الكويتية ، زوج،فقرة:3)
(79)(ترمذی،رقم: 1160،الموسوعة الفقهية الكويتية، زوج، فقرة:3 السلسلة الصحيحه1898)
(80)(ابن ماجه،رقم:1853)
(81)(بخاری، رقم:3237)
(82)(مسلم، رقم:3540)
(83)(الترغيب والترهيب: 126/4، طبرانی،الموسوعة الفقهية الكويتية، زوج، فقرة: 5، انوثة ، فقرة : 28، نشوز،فقرة:6)
(84)(الموسوعة الفقهية الكويتية،نشوز 7،نفقه 7:عطر هدایه342 الاحوال الشخصية مادة:171،ص:1/399)
(85)(ترمذی،رقم:1163)
(86)(الموسوعة الفقهية الكويتية،زوج،فقرة:4)
(87)(جامع الاصول،رقم:9030،خ،م،ط،ت،د،س)
(88)(بخاری،رقم:2646)
(89)(بخاری،رقم:5195)
(90)(مجمع الزوائد)
(91)(مجموع الفتاویٰ)
(92)(ابوداود،رقم:5130)
(93)(مسلم، رقم:2566)
(94)(ترغیب،رقم:4568)
(95)(بخاری،رقم:1423)
(96)(مسلم،رقم:194)
(97)(بخاری،رقم:6041)
(98)(ابو داؤد،رقم:4681)
(99)(مسند احمد،رقم:19438)
(100)(مسند احمد،رقم:9198)
(100)(الموسوعة الفقهيه الكويتية، نکاح/فقرہ:34)
(101)(سنن کبری للبیهقی،رقم:13478)
(102)(کنز العمال،رقم:45148)
(103)(ابوداود،رقم:2050)
(104)(بخاری، رقم:3240)
(105)(جامع الاصول،رقم : 5976،الموسوعة الفقهيه

الکویتیۃ، نظر،فقرۃ:19)

(106)(کنز العمال،رقم:45057)

(107)(تحفہ دلھن:357)

(108)(رسالۃ المسترشدین:177)

(109)(بخاری،رقم:6064)

(110)(ترمذی،رقم:2510،نظرۃ/بغض/13)

(111)(مسلم،رقم:3645)

(112) (ترمذی،رقم:2512)

(113)(ترمذی:1780)

(114)(معالم العرفان،ھود،آیت:12)

(115)(بخاری،رقم:6943)

(116)(دارمی،رقم:85)

(117)(ابو داود،رقم:4860)

(118)(نسائی،رقم:2388)

(119)(مثالی ازدواجی زندگی:277)

(120)(مسند احمد،رقم:9198)

(121)(بخاری،رقم:3209)

(122)(مسلم،رقم:194)

(123)(رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب فضل کل قریب ھین سھل، رقم:2488)

(124)(معارف الحدیث)

(125)(تحفہ دلھن:168)

(126)(تحفہ دلھن:169)

(127)(الادب المفرد،رقم:594)

(128)(ابن ماجہ،رقم:4102)

(129)(بہشتی زیور ،حصہ پنجم میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ:283)

(130)(عشرۃ النساء للنسائی:129/1)

(131)(تحفہ دلھن:235)

(132)(مسند ابی یعلی،رقم:6550)

(133)(نظرۃ النعیم/طلاق الوجہ)

(134)(الطبرانی فی الصغیر واسنادہ حسن ، مجمع الزوائد:8/353)

(135)(اخرجہ الترمذی فی السنن 306/4، حدیث رقم: 1970، واحمد فی المسند:344/3)

(136) (ترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم:1956)

(137)(بخاری ومسلم)

(138)(ابو داود،رقم:4173)

(139)(نسائی،رقم:427)

(140)(مسلم،رقم:378/1 تحفہ دلھن:259)

(141)(ترمذی،رقم:1961)

(142)(تحفہ خواتین:110)

(143)(مجمع الزوائد،رقم:17115)

(144)(ابو داود:969)

(145)(ابن ماجہ1861)

(146)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، نکاح،فقرۃ:32)

(147)(الجامع الصغیر:5491)

(148)(مثالی ازدواجی زندگی کے سنہری اصول:120)

(149)(مسلم،رقم:5617)

(150)(مسند احمد:7421)

(151)(ابن ماجہ:1857)

(152)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ نکاح،فقرۃ:35)

(153)(الادب المفرد للامام البخاری،رقم:401)

(154)(بخاری،رقم:3209)

(155)(مشکوۃ بحوالہ بیہقی)

(156)(معارف القرآن:260/3)

(157)(درس قرآن،درس :412، ماجدی، کبیر ، کشاف ، مظہری،معارف القرآن)

(158)(معارف القرآن:260/3)

(159)(معالم العرفان،انعام:65)

(160)(معارف القرآن:260/3)

(161)(معارف القرآن:260/3)

(162)(معارف القرآن)

(163)(جامع الاصول،رقم:4784،خ،م،ط،ت)
(164)(معارف القرآن،انعام:65)
(165)(جامع الاصول،رقم:9352،ترمذی،رقم:2416)
(166)(مصنف ابن ابی شیبہ:19/307،رقم:36135)
(167)(مشکوۃ المصابیح،رقم:5103)
(168)(ترمذی،رقم:1961)
(169)(ابن ماجہ،رقم:4102)
(170)(بخاری،رقم:5079)
(171)(سلسلة الاسرة المسلمة السعيدہ:45/1)
(172)(التبليغ،دواء العيوب بتصرف:91)
(173)(اسد الغابة تذکرۃ حولاء العطارة:177/7)
(174)(ابو داود،رقم:1565)
(175)(نسائی،رقم:5142)
(176)(بخاری،النکاح،رقم:5191)
(177)(البخاری فی التاریخ الکبیر مختصرا:152/4)
(178)(ابو داؤد،رقم:5125)
(179)(بخاری،رقم 5228)
(180)(مثالی ازدواجی زندگی کے سنہری اصول:288)
(181)(مثالی ازدواجی زندگی کے سنہری اصول:283-287)
(182)(ترمذی ،الموسوعة الفقهية الكويتية، زوج، فقرة:2)
(183)(رهبان الليل:15/2)
(184)(بخاری ،مواقيت الصلاة،المرء مع الضيف والاهل، رقم:602)
(185)(بخاری،رقم:4939)
(186)(عالمگیر یہ، باب 22 فی تسمية الاولاد و کنا هم والعقيقة:365/5)
(187)(تحفہ دلھن:220)
(188)(مثالی ازدواجی زندگی کے رھنما اصول:267)
(189)(تحفہ دلھن210)
(190)(تحفہ دلھن:208)
(191)(30دل جیتنے کے طریقے،126)
(192)(در مختار جلد579/3)
(193)(بخاری،رقم:5361)
(194)(فضائل اعمال:126,125)
(195)(بخاری،رقم:5224)
(196)(فضائل اعمال:144,143)
(197)(بخاری،رقم:5182)
(198)(ابن ماجہ،رقم:1855)
(199)(ترمذی،رقم:3094)
(200)(شعب الایمان،رقم:8352)
(201)(طبرانی کبیر،رقم:7828)
(202)(مثالی ازدواجی زندگی کے سنہری اصول235)
(203)(مستدرك حاکم،رقم:7187)
(204)(مستدرك حاکم،رقم:61)
(205)(بخاری،رقم:5373)
(206)(مشکوۃ،الجهاد،آداب السفر ص:34،رقم:3925)
(207)(بخاری،رقم:2890)
(208)(حياة الصحابہ:610)
(209)(حياة الصحابہ:2/557،فضائل اعمال:138-139)
(210)(حياة الصحابہ:2/557)
(211)(حياة الصحابہ:2/559)
(212)(حياة الصحابہ:2/562)
(213)(ابوداؤد،منتخب احادیث:549)
(214)(دارقطنی، جامع صغیر بحوالہ منتخب احادیث:550)
(215)(مسند احمد بحوالہ منتخب احادیث:557)
(216)(فضائل صدقات:159)
(217)(اصلاحی خطبات:269/17)
(218)(اصلاحی خطبات:260/17)
(219)(تفسیر انوار البیان:645/2)
(220)(شعب الایمان،رقم:7687)
(221)(جامع الاصول،رقم2627)

(222)(بخاری ،رقم: 1418، ترمذی،رقم : 1915، مسلم،رقم:2629)

(223)(ابوداؤد،رقم:5146۔5222,7،ترمذی،رقم:1913)

(224)(ترمذی،رقم :1917، مسلم، رقم : 2631، مسند احمد:156/3)

(225)(مشکوۃ:رقم:4978،ابوداؤد،رقم:5149)

(226)(فضائل صدقات:160)

(227)(فضائل صدقات:160)

(228)(مسلم:1007،بشری:662)

(229)(مسلم:1007)

(230)(مسلم:1007)

(231)(مسلم:1007)

(232)(مسلم:1007)

(233)(مسلم:1007)

(234)(مسلم:1007)

(235)(مسلم:1007)

(236)(ترمذی:1956)

(237)(ترمذی:1956)

(238)(ابن حبان:3368)

(239)(ابن حبان:3368)

(240)(ابن حبان:3377)

(241)(ابن حبان:3377)

(242)(ابن حبان:3377)

(243)(بخاری:55،ترمذی:ص847،ابن ماجہ1962)

(244)(بخاری:2707،55)

(245)(بخاری:2891،2518)

(246)(بخاری:2518،بشری:ص1194)

(247)(بخاری:2891،2518)

(248)(بخاری:2518)

(249)(بخاری:2518)

(250)(نسائی، کبری:1985)

(251)(نسائی، کبری:1985)

(252)(نسائی، کبری:1985)

(253)(نسائی، کبری:1985)

(254)(نسائی:253،ترمذی:1953)

(255)(ترمذی:1963)

(256)(ابویعلی:2434)

(257)(ابوداؤد:5243)

(258)(بخاری-تاریخ:259/3)

(259)(مسلم:1553،بشری:1030)

(260)(بیہقی،شعب:3367)

(261)(بیہقی،شعب:3368)

(262)(ابن ماجہ:3430)

(263)(مسلم:1009،بشری:6620)

(264)(ترمذی:1963)

(265)(ابن حبان:3368)

(266)(ابن ماجہ:243)

(267)(تحفہ دلھن58)

(268)(قصص الانبیاء:268/1)

(269)(بہشتی زیور اختری:9،آٹھواں حصہ)

(270)(بخاری،رقم296۔4141)

(271)(مسلم،رقم:378/1،سیرت عائشہ:60)

(272)(مشکوۃ،رقم:4465)

(273)(جامع الاصول،خ-م-ت-س،رقم:8530)

(274)(بخاری،رقم:03)

(275)(بخاری،رقم:2731۔2732)

(276)(کنز العمال،رقم:455150)

(277)(حسن معاشرت:36)

(278)(صور من حیاۃ الصحابہ:119)

(279)(تحفہ دلھن:212)

(280)(مسند احمد،رقم:27561)

(281)(بخاری کتاب النکاح،رقم:5191)

(282)(سنن کبری للبیہقی:13473)

(283)(ابن ماجہ4217)

(284)(مستدرک حاکم،رقم:2771)
(285)(طبرانی کبیر،رقم:323/23)
(286)(بخاری،رقم:1052)
(287)(طبرانی کبیر،رقم:68/24)
(288)(الاحزاب:28انوار البیان)
(289)(تحفہ دلھن:192)
(290)(بہشتی زیور اختری:8،حصہ آٹھ)
(291)(مسلم،رقم:671)
(292)(مسلم،رقم:2963)
(293)(طبرانی کبیر،رقم:246/24)
(294)(ھم سے عھد لیا گیا ھے،عھد نمبر:274،ص:490)
(295)(ترمذی،رقم:1187)
(296)(مختصر المنہاج للمقدسی)
(297)(تحفہ دلھن:441)
(298)(حسن معاشرت:35)
(299)(مصنف ابن ابی شیبہ،رقم:37281)
(300)(بخاری،رقم:4415)
(301)(مطالب اولی النھی،مصطفی السیوطی الرحیبانی :10/5)
(302)(بخاری جمعہ،جمعہ فی القری،رقم:893)
(303)(ابو داود،رقم:1664)
(304)(تحفہ دلھن:373)
(305)(طبرانی کبیر،رقم:7844)
(306)(بخاری،رقم:788/2)
(307)(تحفہ دلھن319)
(308)(مستدرک حاکم،رقم:2684)
(309)(بخاری،رقم:4794)
(310)(مسلم،رقم:2182)
(311)(بخاری،رقم:1386)
(312)(مسند بزار،رقم:9518)
(313)(مجمع الزوائد،رقم:235)
(314)(مسند احمد،رقم:23943)
(315)(طبرانی اوسط،رقم:7405)
(316)(بخاری،رقم:3006)
(317)(مستدرک حاکم،رقم:387)
(318)(طبرانی کبیر،رقم:7830)
(319)(مسلم،رقم:2172)
(320)(مصنف عبد الرزاق،رقم:12544)
(321)(مصنف عبد الرزاق:،12547)
(322)(شعب الایمان،رقم:6326)
(323)(جامع الاصول،رقم:4794)
(324)(جامع الاصول،رقم:23)
(325)(حسن معاشرت:30)
(326)(جامع الاصول،رقم:2615)
(327)(جامع الاصول،رقم:9375)
(328)(البیھقی فی شعب الایمان)
(329)(ترمذی،رقم:2007)
(330)(جامع الاصول،رقم:7799)
(331)(رواہ طبرانی فی المعجم الکبیر)
(332)(مقدمہ صحیح مسلم)
(333)(جامع الاصول،رقم:4648)
(334)(مشکوٰۃ،رقم:1113)
(335)(مفھوم:معالم العرفان، السعدی، انوار البیان، تدبر و عمل، عثمانی حشر:9)
(336)(ملفوظات حکیم الامت:14،فیوض الخالق:53)
(337)(ابوداؤد،رقم:4895)
(338)(مسند احمد،رقم:22229)
(339)(جامع الاصول،رقم:4780)
(340)(حسن معاشرت:31)
(341)(حسن معاشرت:31)
(342)(معارف الحدیث بتغییر: صلوٰۃ/صلوٰۃ الاستخارۃ)
(343)(جامع ترمذی: 3405، معارف الحدیث: 287/5، دعوات: 248)
(344)(ترمذی: 3438،فتاویٰ دار العلوم زکریا:408/2)

(345)(مسلم: 4904، مظاہر حق: دعوات، جامع الدعاء: رقم 4)

(346)(اصلاحی خطبات: 167/10)

(347)(ترمذی، تفسیر القرآن، سورۃ الانفال، رقم: 3082، معارف الحدیث: 218/5)

(348) (ابوداؤد، الوتر، فی الاستغفار، رقم: 1518، مجالس الابرار: مجلس 41)

(349)(طبرانی فی الاوسط، مجالس الابرار: مجلس 41)

(350)(طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(351)(آدم بن ابی ایاس، مجالس الابرار: مجلس 41)

(352) (ترمذی، الدعوات، فی دعوۃ ذی النون، رقم: 3505، مسند احمد، سنن نسائی، معارف الحدیث: 153/5، مجالس الابرار مجلس: 41)

(353)(ترمذی، صفۃ القیامۃ، الترغیب فی ذکر اللہ، رقم: 2457، مجالس الابرار: مجلس 41)

(354)(ترمذی، الدعوات، من فتح لہ منکم باب الدعاء، رقم: 3548، معارف الحدیث 94/5، مجالس الابرار: مجلس 41، مظاہر حق: 45/2)

(355)(ابو یعلیٰ فی مسندہ: معارف الحدیث: 94/5)

(356) (ترمذی، القدر، ماجاء لایرد القدر الا الدعاء، رقم: 2139، مظاہر حق: 456/2)

(357)(ترمذی، الدعوات، ماجاء أن دعوۃ المسلم مستجابۃ، رقم: 3382، معارف الحدیث: 96/5)

(358)(معارف الحدیث: 187/5، 191 بتغییر)

(359) (بخاری، الدعوات، الدعاء عند الکرب، رقم: 6345، مسلم، الذکر والدعاء، دعاء الکرب، رقم: 6921، مظاہر حق: 576/2)

(360)(ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح، رقم: 5090، مظاہر حق 589، مجالس الابرار: مجلس 41)

(361)(ابن مردویہ، معارف الحدیث: 153/5)

(362)(مکارم الاخلاق للخرائطی، معارف الحدیث: 153/5)

(363)(مسند فردوس دیلمی، جامع الاحادیث: 23/319 معارف الحدیث: 153-5/154)

(364)(نضرۃ النعیم: شکر)

(365)(رواہ الدارمی مرسلا، معارف الحدیث: 80/5)

(366) (رواہ الترمذی، معارف الحدیث: 218/3)

(367)(معارف الحدیث: 218/3)

(368)(رواہ الترمذی وابن ماجہ، معارف الحدیث: 221/3)

(369)(انفال: 24، اعراف: 16-17)

(370)(خطبات حکیم الامت: تدبیر و توکل 120/21)

(371)(ابوداؤد رقم 5081)

خوشگوار ازدواجی زندگی کی سنتیں (بیوی کے لیے)

کیا آپ آج کا دن ایسا گزار سکیں؟؟ اگر معمول پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو X کا نشان لگا دیں۔

1. شکر کرنا

1

ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے کتنی خواتین اس نعمت سے محروم ہونے کی وجہ سے کیسے کیسے مسائل کا شکار ہیں آپ کو یہ نعمت حاصل ہے۔ لہٰذا ناشکری سے بہت بچیں، روزانہ اس نعمت کے شکریہ کے طور پر دو نفل شکرانہ کے پڑھیں۔

(ابوداؤد: 2774، مسند احمد: 1164، کویتیہ، سجود الشکر: 2، الشکر: 13، مسند احمد: 18449)

اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ۔

(مسلم: 2739)

2. خوش رکھنا

2

اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اس کو راضی کرنے کی نیت سے شوہر کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے آج کے دن پوری کوشش کروں گی کہ میں شوہر کی پسند ناپسند کا بہت خیال رکھوں۔ شوہر کی پسند ناپسند کو پہچاننے کی کوشش کروں، مزاج شناسی موقع شناسی سے کام لوں، شوہر کی پسند ناپسند کو ترجیح دوں، اس میں شوہر سے اختلاف، ضد، بحث نہیں کروں۔

(مسند البزار: 712، ترمذی: 1161، مسند احمد: 19003، سنن کبریٰ للنسائی: 5324، ابو داود: 1664، مستدرک حاکم: 2684، ترمذی: 1174، ابن ماجۃ: 2014، سنن کبریٰ للنسائی: 9094، 5324)

3. اطاعت کرنا

زندگی کے طویل سفر میں بدنظمی بدانتظامی سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے شوہر کو جو گھر کا بڑا قوّام، سربراہ اور ذمہ دار بنا دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر دل و جان سے راضی رہیں۔ (نساء: 34، بقرۃ: 228، انبیاء: 22، مؤمنون: 91، مجمع الزوائد، مجموع الفتاویٰ) شوہر کو اپنا بڑا سمجھیں اور اطاعت و فرماں برداری میں ان کے ساتھ بڑوں جیسا معاملہ بھی کریں۔ (نساء: 34، الکویتیہ، نشوز: 5، مسند احمد: 19003، مسند احمد: 1661)

3/1	آج کے دن اس بات کی پوری کوشش کروں گی کہ ہر جائز بات میں شوہر کی **موافقت** کروں، ہاں میں ہاں ملاوں، جی ہاں، جی اچھا، جیسا آپ کہیں کہوں۔ جو کام جیسے کہا ہے اسی طرح کروں۔ (نساء:34،ترمذی:1159،الکویتیۃ،زوج:2،نسائی:3233) نہ ہوسکے تو دلی **ندامت** اور شرمندگی کے ساتھ زبانی **معافی** کی **درخواست** کروں۔ کسی بات کسی کام میں شوہر سے **ضد بحث** نہ کروں (بخاری:5191) غلطی ہوجائے یا بتائی جائے تو **اعتراف** کروں **تاویلیں** نہ کروں۔ (جامع الاصول:2955،جامع الاصول:6686)	
3/2	خاوند کی ضرورت پوری کرنے سے انکار بے دلی، بے رغبتی، اور بے زاری کا اظہار نہیں کروں گی۔ (ترمذی:1160،الکویتیۃ، زوج:3،السلسلۃ الصحیحہ:1898،ابن ماجہ:1853،بخاری:3237،مسلم:3540)	
3/3	شوہر کی اجازت کے بغیر نہ کہیں آوں گی نہ کہیں جاؤں گی۔ (الترغیب والترھیب:4/126، طبرانی، کویتیة، زوج:5، انوثة :28، نشوز:6، مجمع الزوائد:4/315)	
3/4	جن سے ملنا ملانا جن کا آنا جانا شوہر کو پسند نہیں اور جن سے پسند ہے توان کی پسند ناپسند کا احترام کروں گی۔ (ترمذی:1163،الکویتیۃ،زوج:4،جامع الاصول:9030،بخاری:2646)	
3/5	نفلی عبادات بھی شوہر کی اجازت سے کروں گی۔(بخاری:5195)	

4. محبت کرنا

اللہ رسول کے حکم کی وجہ سے شوہر سے **محبت** کروں گی۔ (توبہ : 71،مسند احمد: 9198،کویتیة، نکاح: 34، سنن کبری للبیھقی : 13478،کنز العمال:45148،ابوداود:2050)شوہر سے **نفرت** اور **بغض** نہیں کروں گی۔(بخاری:6064، ترمذی:2510،نظرۃ/بغض/:13)

4/1	شوہر کی کمیوں، خامیوں کو نہیں خوبیوں کو دیکھوں گی، بولوں گی، سنوں گی، سوچوں گی۔(مسلم:3645،ابوداود:4860) اللہ سے یہ دعا مانگو گی کے میرے شوہر کے عیب اور خامیاں مجھے بھلادے۔	

4/2	اپنے شوہر کی کمیوں خامیوں کا دوسروں کی خوبیوں سے موازنہ نہیں کروں گی بلکہ شوہر کی خوبیوں کا دوسروں (بغیر تعیین کیے) کی خامیوں سے موازنہ کر کے، شکر ادا کروں گی۔ (طٰہٰ:131،حجر:88،نساء:32،ابراھیم:34،ترمذی:2512)	
4/3	اس بات کی کوشش کروں گی کہ ہر روز کسی نہ کسی طریقہ سے شوہر سے محبت کا اظہار ہو شوہر سے نفرت، لاتعلقی بے زاری کا اظہار نہیں کروں گی۔(بخاری،النکاح:5191،البخاری:152/4)	
4/4	اللہ کا حکم سمجھ کر اس بات کی بھرپور کوشش کروں گی کہ شوہر کے دل میں میری محبت پیدا ہو اور بڑھتی رہے۔جس کے لیے یہ اسباب اختیار کروں گی۔ (1) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادات، معاملات/ حقوق کی ادائیگی میں فرائض کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کروں گی۔(مریم:96،بخاری:3209) نیز ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کروں گی۔ (الادب المفرد:401،بخاری:3209،انعام:65،انعام:129،معارف القرآن:260/3،معالم العرفان،انعام:65،الھود:119،مائدۃ:14-64،مریم:96،جامع الاصول:4784)	
4/5	(2) شوہر کے لیے زیب و زینت، سجنے، سنورنے کا نیز گھر اور گھر کی چیزوں کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کروں گی۔ (مسند احمد:7421،ابن ماجہ:1857،کویتیۃ،نکاح:35) پراگندگی میل کچیل سے بچوں گی۔ (بقرہ:222،بخاری:5079،اسد الغابۃ تذکرۃ حولاء العطارۃ:7/177،ابو داود:1565،نسائی:5142)	
4/6	(3) شوہر کی پسندیدہ خوشبو لگانے کا اہتمام کروں گی۔ (ابوداود:4173،نسائی:427،مسلم:1/378)	
4/7	(4) شوہر کے گھر آتے جاتے پرجوش استقبال۔(الجامع الصغیر:5491) اور الوداع کا اہتمام کروں گی، سلام، مسکراہٹ اور خندہ پیشانی، خیر خیریت معلوم کرنے دروازے تک چھوڑنے، لینے جانے، سامان اٹھانے دینے میں مدد، فوری ضرورت (پانی پیش کرنا وغیرہ) کا خیال رکھوں گی۔ (مسلم:194،مجمع الزوائد:353/8،ترمذی:1970،مسند احمد:344/3،ترمذی:1956)	

4/8	(5)شوہر کے ساتھ گفتگو میں ہر وقت میٹھا اور نرم لہجہ اپنا وں گی۔ (آل عمران:159،ترمذی:2488،ابن ماجہ:1861،کویتیۃ،نکاح:32) تیز لہجہ، زبان درازی سے اجتناب کروں گی۔ (آل عمران:159،مشکوۃ:5103)	
4/9	(6)وقتاً فوقتاً شوہر کی پسند کے مطابق ہدیہ دینے کا اہتمام کروں گی۔ (الادب المفرد:594) شوہر کو اگر ضرورت ہو تو اپنا مال ان پر خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھوں گی۔ بخل سے کام نہیں لوں گی۔ (ترمذی:1961، رحمن:60، بقرۃ195) ہدیہ تحفہ کے بے جا مطالبے، ڈیمانڈ نہیں کروں گی۔ (ابن ماجه:4102، ابن ماجہ:4102)	
4/10	(7)شوہر کے بُرے رویے ، برے سلوک کا بدلہ اچھے رویے اور اچھے سلوک سے کرنے کی کوشش کروں گی۔ (فصلت:34-35)	
4/11	(8)اللہ تعالیٰ شوہر کے دل میں میری محبت ڈال دے اس لیے اوقات قبولیت میں کثرت سے ان دعاؤں کا اہتمام کروں گی۔ (1)اللھم حببنا الی اھلھا حبب صالحی اھلھا الینا۔ (2)رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٖ وَٱجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ (3) اَللّٰھُمَّ اَلِّفۡ بَيۡنَ قُلُوۡبِنَا ، وَاَصۡلِحۡ ذَاتَ بَيۡنِنَا وَ اهۡدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ (مجمع الزوائد:17115،الفرقان:74،ابوداود:969)	

5. عزت، اداب واحترام کرنا

اللہ تعالیٰ نے بیوی کے مقابلہ میں شوہر کو جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے۔ (النسا:34، بقرۃ:288، مسند احمد:22755، کویتیۃ، زوج:2) اسی مقام ومرتبہ کی وجہ سے ہمیشہ شوہر کے ساتھ ادب واحترام والا معاملہ کروں گی۔

5/1	بات چیت میں اچھے انداز ، اچھے القاب (آپ جناب) سے خطاب کروں گی۔ (رھبان اللیل:2/15،بخاری: 602،بخاری:4939)، بُرے انداز (تم ،تو حاکمانہ آرڈر والا، طنزیہ ناشکری والا لہجہ بے جا سوالات تحقیقات، کیوں، کیا، وغیرہ) میں خطاب نہیں کروں گی۔	

5/2	شوہرکو، ان کی باتوں کو، کاموں کواہمیت دوں گی۔ بات توجہ سے سنوں گی بولنےاورسنانے سے زیادہ سننے پرتوجہ دوں گی۔(توبۃ،61) جوکام بتائے ہیں انہیں نوٹ کروں گی ،لکھ لوں گی کہیں بھول نہ جاؤں غفلت نہ ہوجائے۔

6. خدمت کرنا

بیوی بچوں کی ضروریات،خواہشات،راحت واکرام کے لیے شوہرکتنی محنت اورقربانی دیتے ہیں ۔لہٰذا میں بھی حسب استطاعت وہمت شوہراوران کے گھر والوں کی خدمت کروں گی ۔ان کی ضروریات کاخیال رکھوں گی۔اس کواپنی سعادت اورنیک بختی سمجھوں گی۔خدمت کوبوجھ نہیں،ناگواری سے نہیں عبادت اورثواب کی نیت سے کروں گی۔

(بخاری:5361،شعب الایمان:7687،جامع الاصول:2627،بخاری:1418،ترمذی:1915،مسلم:2629،ابوداؤد:5146-7،5222،ترمذی:1913،ترمذی:1917،مسلم:2631،مسنداحمد:156/3،مشکوۃ:4978،ابوداؤد:5149)

گھرکے کام اتباع سنت کی نیت سے کروں گی۔اس نیت سے خدمت کروں گی کہ ان کو جب راحت اورآرام ملے گا تودین ودنیا کے کاموں میں ان کی کارکردگی اچھی ہوگی،فعال ہوگی۔اورتعاون کی وجہ سے میرا بھی حصہ پڑجائے گا۔

(اصلاحی خطبات:17/269،انوارالبیان:2/645،ابن ماجہ:1855،ترمذی:3094،شعب الایمان:8352،طبرانی کبیر:7828،بخاری:5224،بخاری:5182،مصنف ابن ابی شیبۃ:17144)

6/1	شوہرکی ضرورتوں(بروقت کھانے پینے)کاخیال رکھوں گی خاص طورسے بیماری پریشانی میں۔(قصص الانبیاء:1/268)
6/2	لباس ، پہننے اوڑھنے صفائی ستھرائی اور دیگر جسمانی ضرورت کی چیزوں کی بروقت فراہمی کاخیال رکھوں گی۔ (بخاری296-4141،مسلم:1/378،سیرت عائشہ:60)
6/3	شوہرکی موافقت کرکے(خاص طورسے دینی کاموں میں)پریشانی میں حوصلہ دلاکر،اچھی رائے،مشورہ۔دیکرمعاون بنوں گی۔ (بخاری: 03،بخاری: 2731-2732،کنز العمال: 45515 0،حسن معاشرت:36)

7. قناعت اختیارکرنا

قناعت اورشکرگزاری کاچونکہ ہم عورتوں کاخاص طورسے حکم ہے۔

(مسنداحمد:27561،بخاری:5191،سنن کبری للبیھقی:13473،ابن ماجہ:4217،زمر:7،مستدرک حاکم:2771،طبرانی کبیر:23/323)

اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں اوراللہ کی مخلوق بھی۔لہٰذا ناشکری اوراس کے اسباب سے بچوں گی اورشکرگزاری والی زندگی گزاروں گی۔

7/1	علم دین سیکھنے کے لیے یومیہ یاہفتہ واری وقت اہتمام سے نکالوں گی۔ (کویتیہ،علم:5،سنن دارمی،رقم:580)

7/2	ڈراموں،فلموں TV پر چلنے والے اشتہارات خاص طور سے جن سے انسان کی حرص بڑھتی ہے ان کے دیکھنے سے بچوں گی۔ (نور:30-31،مسلم:2657،شعب الایمان:7399،نور:31،کویتیۃ ،نظر:19،عورۃ:8)	
7/3	بازاروں،شاپنگ مال میں آنے جانے سے بھی بچوں گی۔ (احزاب:33،طلاق:6-1،کویتیہ،خروج:8) ترمذی:1173)	
7/4	مالی حیثیت میں اپنے سے اونچے درجہ کے لوگوں،ان کی چیزوں،ان کے لائف اسٹائل کے ساتھ اپنا یا اپنے شوہر کا اپنے لائف اسٹائل کا موازنہ نہیں کروں گی۔(مسلم:2963)	
7/5	سادہ زندگی اختیار کروں گی ہر وقت اچھے سے اچھے کے چکر میں نہیں پڑوں گی۔(ہم سے عہد لیا گیا ہے:490)	
7/6	شوہر کی طرف سے جو جو نعمتیں اور راحتیں ملیں اس پر انہیں جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا کہہ کر، دعائیں دے کر شکریہ ادا کروں گی۔(ترمذی:2034)	
7/7	شوہر کی حیثیت سے زیادہ اور فرضی ضروریات ، نام ونمود دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے بے جا بے موقع مطالبے نہیں کروں گی۔ (حسن معاشرت:35،مصنف ابن ابی شیبہ:37281)	
7/8	اپنی ضروریات کا مطالبہ بھی غلط اور بے ڈھنگے انداز (بے موقع،ضد کرکے، منہ بنا کر، ناراض ہوکر،فوری تقاضہ کرکے ،شکایت کا انداز ، استغنا کا مظاہرہ ٹھیک ہے آپ نہیں دیں گے،تو میں ابو سے لے لوں گی ، دھمکی کے انداز پھر میں بھی نہیں کرتی آپ کے کام) سے نہیں کروں گی۔(بخاری:4415) بلکہ شوہر کی اطاعت، خدمت ، محبت سے دل جیتنے کی کوشش کروں گی۔(آل عمران:31،کویتیہ،طاعۃ:6،الادب المفرد،رقم:596)	

8. خیانت نہ کرنا

امانت داری اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔(نساء:34،بخاری:893،ابوداود:1664) خیانت اووہ بھی شوہر جیسے محسن کے ساتھ بہت بری خصلت ہے بہت بڑا گناہ ہے۔لہٰذا شوہر کے ساتھ کسی قسم کی خیانت نہیں کروں گی۔

8/1	شوہر کے پیٹ پیچھے ان کی غیبت نہیں کروں گی۔(ابوداود:4860)	
8/2	شوہر کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی۔(طبرانی کبیر:7844،بخاری:2/788)	

8/3	شوہر کے مال واسباب چیزوں کی حفاظت کروں گی ان کی مرضی کے مطابق استعمال کروں گی۔ ضائع نہیں کروں گی۔(مستدرک حاکم:2684،مسلم:2182)	
8/4	اپنی عزت آبرو کی پوری پوری حفاظت کروں گی۔ (بخاری:1386،مجمع الزوائد:235،مسند بزار:9518،مسند احمد:23943،طبرانی اوسط:7405) بدنظری، نامحرم کو نہیں دیکھوں گی۔ (نور:31،رحمٰن:56،جامع الاصول:5976، کویتیة، نظر:19) جن سے ملنا جن سے بات کرنا شوہر کو ناپسند ہے ان سے نہیں ملوں گی۔ بات نہیں کروں گی۔ (کنز العمال:45057، بخاری:3006،مستدرک حاکم:387،طبرانی کبیر:7830، مسلم:2172،مصنف عبدالرزاق:12544،مصنف عبدالرزاق،12547:) کسی نامحرم کے لیے زیب وزینت اختیار نہیں کروں گی۔ (شعب الایمان:6326،فرقان:68-69،اسراء:32، بخاری:4477،کویتیہ،زنا:5) بے حیائی کی باتوں اور کاموں کے قریب بھی نہیں جاؤں گی۔	

9. ناگوار باتوں پر جذباتی ردعمل سے بچنا

9/1	نظر انداز کرنا سیکھوں گی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے والا مزاج ختم کروں گی، ہر بات کو مسئلہ نہیں بناؤں گی۔ (حم سجدہ:34،فرقان:63،نحل:125، بخاری:1127)	
9/2	تحقیق کا مزاج اپناؤں گی، سنی سنائی پر نہیں جاؤں گی، کسی کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے میں جلد بازی نہیں کروں گی، بلا تحقیق کسی کے بارے میں غلط رائے قائم نہیں کروں گی، بدگمانی نہیں کروں گی، شک نہیں کروں گی، بلا دلیل مفروضوں کی بنیاد پر کسی کو ظلم، ناانصافی، بدنیتی کا الزام نہیں دوں گی۔ (جامع الاصول:6142، بخاری:3150-788-450-352،مسلم:974)	
9/3	مسائل میں بحث مباحثے، شکوے، شکایتوں، سامنے والے کو غلط ثابت کرنے کے بجائے مسائل کے حل پر زور دوں گی۔ (بخاری:6475-595-4566-4282-5765-4325،معجم کبیر 8744 مسند احمد:20810)	
9/4	جہاں تک ممکن ہوا اپنے اچھے رویوں کے ذریعے دوسروں کے رویے بدلنے کی کوشش کروں گی۔(بخاری:6163،مسلم:2591)	

9/5	باتیں دل میں نہیں رکھوں گی ۔(حشر:10،ابوداود:3896،ابن ماجہ:4216) اچھے انداز میں کہہ سن کر، تبادلہ خیال کر کے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کروں گی ۔(نساء:128،بقرۃ:178) دوسروں کو سمجھانے کے لیے موقع محل دیکھوں گی، حکمت، بصیرت، نرمی اخلاص سے بات کروں گی، سامنے والے سے ان کی صرف خامیاں نہیں اس کی خوبیوں کا تذکرہ بھی کروں گی ۔(نحل:125) صرف سناؤں گی نہیں دوسروں کی بھی سنوں گی، دوسرے کی شکایات درست ہوں تو تسلیم کرنا، اعتراف کرنا سیکھوں گی، بے جا تایلوں سے احتراز کروں گی ۔(نساء:135،مسلم:91،ابوداود:4092،ترمذی:1999) اگر شکایات درست نہ ہوں تو اچھے انداز میں غلط فہمیوں کا ازالہ کروں گی ۔(نحل:125)	
9/6	اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کروں گی ۔(نساء:35) ہر حال میں فیصل شریعت کو بناؤں گی ۔(نساء:59،شوریٰ:10) پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ آئے اس کو قبول کروں گی اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کروں گی، شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہیں ہوں گی ۔(نساء:65)	
9/7	باہمی تبادلہ خیال اور ثالث کے ذریعہ تنازعات اور لڑائی جھگڑے حل نہ ہوں تو تکلیف واذیت سے بچنے کے لیے فریق مخالف سے احسن انداز سے کنارہ کشی اور علیحدگی اختیار کروں گی جبکہ علیحدگی کی صورت میں اس سے زیادہ بڑی کسی تکلیف پیش آنے کا اندیشہ نہ ہو ۔(بقرۃ:229)	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب ________________ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کورس کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ☐ بہتر ہے ☐ اعلیٰ ہے ☐

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ☐ مناسب ہے ☐ مہنگی ہے ☐

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ☐ نہیں ☐ کبھی کبھی ☐

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمائیے:

0331-2607207 - 03312607204

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اوراُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اوراُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اوراخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اورشرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اوران کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اوراس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

کیا آپ جاننا چاہتی ہیں؟؟؟

- شوہر اور بیویوں کے حقوق سے متعلق نبوی تعلیمات
- شوہر اور بیوی کی ذمہ داریاں حقوق وحدود
- ازدواجی زندگی کو شاندار اور رومانٹک بنانے کیلئے نبوی ٹپس
- ازدواجی زندگی میں رنجشیں لڑائی جھگڑے جدائی پیدا کرنے والی بری عادتیں رویے
- شوہر اور بیوی کی طرف سے پیدا ہونے والے جھگڑوں کے بنیادی اسباب
- میاں بیوی اور خاندانی اختلافات، تنازعات کے حل کیلئے رہنما اصول، طریقہ کار
- جوائنٹ فیملی سسٹم کے لئے حقوق وہدایات
- جوائنٹ فیملی سسٹم کی مشکلات اور ان کا حل
- مشترکہ خاندانی نظام کتنا فائدہ مند اور کتنا مضر؟
- سسرال کے مسائل کیسے حل کریں؟
- شوہر اور سسرال سے مبھانے کی 7 اہم بنیادی باتیں
- 10 معمولی غلطیاں جو ساس کو آپ کا دشمن بنا دیتی ہیں

تو آئیے!

اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں کو بھی خصوصا
جو ازدواجی زندگی شروع کرنے والی ہوں، اُن کو دیں

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer